صفحہ	سطر	خلاصہ
۱۹۰	۱	جاہلون کے بیان مین اور جبکہ عالم و عامل کا امتحان لیتے ہین۔
۱۹۳	۸	مار کے آگے بھوت بھاگے اسکی تشریح۔
۱۹۴	۱۲	تدبیر ملنے فقیر کامل کی اور انکا پرہیز دنیا دارون سے جنکو وہ جانور سمجھتے ہین۔
۱۹۶	۱۰	فقیر کی پہچان کو نظر چاہیے۔
۱۹۸	۶	ذات کل خاندان دولت و عمر کا غرور نچاہیے۔
۲۰۰	۹	نیک صحبتی کی تعریف کہ جسکو دین دنیا دونون جہان کا آرام حاصل ہے۔
۲۰۲	۱	دولت ولواحقان و ضعیفی کے بارہ مین۔
۲۱۷	۰	فصل چوتھی
۲۱۷	۱	بیدانت کے ادھکاری کے بیان مین۔
۲۱۹	۱۰	کرم کانڈی یعنی شرعی کا عذر اس بات مین کہ اس زمانے مین کوئی بیدانت کا ادھکاری نہین ہی اور نہ اب کوئی گیانی ہی نہ ہوسکتا ہی۔
۲۲۰	۱۸	پرم ہنس کا جواب نسبت ادھکاری باچک گیانی یعنی عامل بے عمل اور لکش گیانی کے بیان مین و کیفیت بیراگ۔

صفحہ	سطر	خلاصہ
٢٢٨	١٢	کرم کانڈی کہتا ہے کہ جگت سچا ہے۔
٢٢٩	۴	پرم ہنس کا جواب کہ جگت متھیا اُٹھا ہے یعنی خواب خیال ہے
٢٣١	١٢	گیانی کو مُول سمیت جگت کا ابھاو ہونا چاہیے تھا سو نہین ہوتا پس گیان سے بھی نہین ہوتا۔
٢٣١	١٣	پرم ہنس کا جواب مع تشریح گیانیون کی اوستھا کے۔
٢٣٣	١٥	کرم کانڈی کا عذر کہ جگت بھرم نہین ہے۔
٢٣۴	١٥	پرم ہنس کا جواب اور تشریح تین طرح کی ستیا کی طاقت۔
٢٣٧	٥	کرم کانڈی کہتا ہے کہ گیانی کے پاس تو کوئی نہین جاتا اور گیان کو ایسا معلوم ہوتا ہے اور برہم دیکھتا نہین اور برہم آکاش سا ہوا اور کرم کانڈ کی مہما وغیرہ۔
٢٣٨	١٠	پرم ہنس کا جواب۔
٢۴٨	١٥	کرم کانڈی کہتا ہے کہ جگت کا بھرم برہم مین نہین ہو سکتا۔
٢۴٨	١٧	پرم ہنس کا جواب اور ثابت کرنا اسکا کہ مایا انربچنی یعنی گونگو ہے۔
٢٥٠	١٨	شیثن سرشٹ جیو کیسے رچتا ہے اور جواب۔
٢٥١	١٥	کرم کانڈی کہتا ہے کہ مہاراج تاربھتی وریل ایسی چیزون کو کیسے اُنہوا سمجھون یہ تو بیشک سچے ہین۔
٢٥٢	٥	پرالبدھ یعنی تقدیر اور جتن یعنی تدبیر مین کیا فرق ہے۔

صفحہ	سطر	خلاصہ
۲۵۶	۷	جیو برہم کی ایکتا کے بارہ میں یعنی مہونا فرق کا بیچ روح انسانی اور ذات حق کے اور بیان لکشنا کا۔
۲۵۹	۴	گیان کیسے ہوتا ہے یعنے یہ کہ جیو کو یا انتشکرن کو یا کسکو
"	۵	اِسکا جواب۔
"	۱۹	پرلے کے بارہ میں۔
۲۶۱	۸	تین دیہہ اور پنچ کوش کے بیان میں۔
۲۶۳	۳	اہنگرہ آپاپنا اور نکار کی اور سمادھ کا برتن۔
۲۶۵	۶	بام مارگ شاکت مت اور ناستک مت کے بیان میں۔
۲۶۷	۱۰	جگت اور سپن سرشٹ دونوں برابر متھیا (جھوٹھ) ہیں اور موجب اختلاف باہم شاستروں کا۔
۲۷۰	۵	دربارہ بچن برہد و نکھشید یعنی لتا ودنا۔
۲۷۰	۱۷	برہم میں جگت کسطرح ہوا دہ یا وہ مایا کا بیج بھرم ہے۔
۲۷۱	۹	برہم کا گیان سروپ ہونا ایک ہونا اور جیو برہم کی ایکتا۔
۲۷۲	۱۸	ہونا جگت کا پھرنا یعنے خیال سے۔
۲۷۳	۱۹	اگیان سے جگت کسطرح پیدا ہوا۔
۲۷۴	۱۷	دربارہ پرالبدھ کرم گیانی کے۔
۲۷۶	۱۱	جگت کی آنیتت کے باب میں۔

صفحہ	سطر	خلاصہ
۲۷۶	۱۰	پہلے ہونا صرف ایک ذات حق کا۔
۲۷۷	۱۹	دربارہ مکت بکنیٹھ یعنی بہشت اور ارپن کرنا کرم کا ایشور کو یعنے کرنا عبادت و کارنیک کا براہ خدا۔
۲۷۹	۱۰	بیان استی بھاتی پریا جو برہم یعنی ذات حق کا سروپ ہے۔
۲۸۲	۱۷	بید شاستر مہاتماؤن کی ساکھ جیو اور برہم کی ایکتا کے بارہ مین۔
۲۸۸	۲	مہا اپاسنا اور بیان بھگتون اور پنج دیو اور اوتارونکا۔
۳۰۳	۱۲	ثابت ہونا اس باتکا کہ بغیر مدد گیان کے نہیں مکت ہوتی جیو کی
۳۰۵	۰	فصل پانچوین
۳۰۵	۱	دربارہ ناد کی اپاسنا یعنی شغل سلطان الاذکار کے۔
۳۰۷	۰	ایضاً بیراگ و سنتوکھ و قول فقرا نسبت عبادت وغیرہ۔
۳۱۵	۱۶	تشریح شبد یعنی ناد۔
۳۱۹	۱۶	تعریف منشی شیودیال صاحب معلی القاب حضرت سوامی جی کے بڑے بھائی مؤلف بہار بندرابن کے
۳۲۸	۸	مصنف کی استدعا جناب باری مین نسبت شائقین بہار بندرابن کے۔

لغت نامہ بہار بندرابن

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
الف		اَمِٹ	قائم	بیراگ	ترک عیش دنیا
اِچھا	خواہش	اَنیک	زیادہ ایک سے	براٹ	جمعیت کل ہیولیٰ
آتما	روح	اُتم	افضل	برہم	ذات حق
اَرپن	نذر کرنا	آگیا	اجازت	باسنا	خواہش
آدھین	قابو و عاجز	اَدھک	زیادہ	برہمنڈ	کل عالم
اِیشور	خدا	انتشکرن	جوہر باطنی انسان	بھرم	وہم و شبہ
اَنسار	موافق	آبھاش	سایہ	برہی	عاشق صادق
اَبھاو	ایک چیز کا نہ ہونا	اگیان	جہل نادانی	برکت	تارک الدنیا
اَدھرم	فعل خلاف شاستر	اَپروکش	ظاہر	بِدوان	عالم فاضل
اَدھکاری	طالب صادق	آکاش	خلاء آسمان	بیوہار	کاروبار
اَپادان کارن	مادہ اصلی	ابھمان	غرور	بھاشتا ہے	نظر آتا ہے
آدیسے	ظہور	**ب**		بندنا	تسلیمات
اَنس	حصہ	بھوگ	عیش و عشرت	بیاپک	جسکی انتہا کسی مقام سے نہو اور سب مقام میں موجود ہو
امین	اَمرت آبحیات	بیدانت	علم حق الیقین		
انترجامی	عالم الغیب	بِرتی	خیال		

لغت	معنی
بیگ	تیزی جلدی
بِسی	بل سانپ
بیج	کُل پیدائش
بانی شبد	کلام عارفان
باچک گیانی	عالم بے عمل
پ	
پنڈ	جسم
پرارابدھ	تقدیر
پورن	ہر جا موجود
پرایت	مکیسر
پوربا	پہلے
پریم	صوفی
پریمی	عاشق
پرش پرکھ	حق و انسان
پنتھ	راہ مذہب فرقہ
پرکرتی	طاقت قدرت عالم ذات و عنصر و شاستر
پرلوک	بہشت و دوزخ

لغت	معنی
بیج	کُل پیدائش
پران	نفس
پرمارتھ	عقبیٰ
پرمارتھی	دیندار
پیکھوں	دیکھوں
ت	
تل	مقام سویدا
ترکوٹی	مقام نور
تموگن	تاریکی و جہل
تتّ	اصل و عناصر
ج	
جگت	دنیا
جنم	پیدا ہونا
جاگت	ضمانت عالم سفلے غیر عقبیٰ کے
جیو	بندہ روح و حیوان انسان وغیرہ

لغت	معنی
چ	
چیت	دل
چیتن	روح و ذات حق
چیشٹا	ظہور
چرچا	تذکرہ
چنچلتا	بے صبری بے قیام
د	
دھیانی	شاغل
دھرم	فعل حسب شاستر و ثواب و ایمان
دیا و دھرم	رحم و ایمان
درشٹ	نظر
دھُن	آواز
ر	
رجوگن	خواہش
رہت	خالی
رکھیشور	عارف کامل
ونشیشور	و صاحب طاقت

س

لغت	معنی
سربس	کل
سروپ	ذات و صورت
سمادھ	شغل اولی
ستوگن	خلاف تموگن
سامرتھ	طاقت
ساگر	سمندر بحر قلزم
سرت	خیال و روح
سہس دل کنول	ہزار پتی کا کنول
سدھ و سدھتا	ثابت و حصول
ساکشی	گواہ
سمرن	ذکر و یاد
شیل و سنتوکھ	تحمل و صبر
سیوک	مرید
سکرم	فعل نیک
سگن	جو پیدا ہوا ہی
سکھپت	گہری نیند
سوارتھ	دنیا

لغت	معنی
سرشٹ	دونوں جہان
سواہا	دیوتا کی نذر کرنا
سیوا	خدمت
سدھ	صاف
سوپچ	خاکروب
سرب	کل
سرون	سننا
سماناکار	موافق
سپن	خواب و خیال یعنی وہ ظہور جو سونیکی حالت مین نظر آوے
سنکلپ بکلپ	خواہشین و خیالات

ش

لغت	معنی
شریر	جسم
شکت	طاقت
شانت	تشفی کامل و فرو ہونا

لغت	معنی
شبد یعنی ناد	آواز جس سے پیدائش عالم و ظہور وجود و شہود ہوئے یعنے عالم لاہوت و جبروت ملکوت ناسوت اور سلطان الاذکار مین شبد کو ہو واہ نشان یار ہی

ک

لغت	معنی
کلیش	رنج
کرم و کریا	فعل
کلپنا ماتر	خیالی
کلیان	بہتری و نجات
ککرم	فعل بد
کٹم	وابستگان

لغت	معنی
کال	وقت و شیطان و موت
کھنڈن	نسوخ
کارن	سبب
کارج	سبب و ظہور
گ	
گھٹ	جسم و گھڑا
گپت	پوشیدہ و غائب
گرہی و گرہستھ	عیال و اطفال دار
گگن	دماغ مقام نور و آوازِ ربانی
گرمکھ	مرید کامل
گن	صفت و ہنر
ل	
لیش	موجب نشان
م	
موکش	نجات
مکت	״
منڈل	مکان
مہاپرش	اولیاء کامل
من	دل یعنی قلب صنوبری
متھیا	نابود و جھوٹھ
ن	
نرگن	ذات حق
نابھ	ناف
نرتن	جامۂ انسان
نمت کارن	بمنزلہ آلہ
ناد شبد	آوازِ ربانی
ندھ دھیان	شغل حقیقت
نکٹ	نزدیک
و	
واستو	درحقیقت
ہ	
ہردے	دل
ہان	نقصان
ہیت	سبب
ہتیا	عذاب سخت مثل جان مارنے وغیرہ کے
ہتکاری	بھلائی کرنیوالا خیر خواہ

ایک اونکار ست گرپرساد

آدگرے نمہ
جگادگرے نمہ
ست گرے نمہ
شری گردیوے نمہ

دوہا

کروں بندنا عجز سے نانکشاہ محبوب ۔ دسوں دِشا میں رم رہے بیاپک سبھ روپ

دوہا

جس گھٹ میں پرگھٹ ہوئے ست گر نانک شاہ ۔ سنچے آنکی بنگمی نشنڈر ہے لوائے

تیری ہی ذات کو بقا ہے مدام ۔ ہونگے فانی تمام خاص و عام
تیرے ہی رحم سے ٹھکانا ہے ۔ اور جو کچھ کہ کون فسانہ ہے
کیوں نہ حافظ ہو اور تو موجود ۔ اپنے بندوں کے پاس اے معبود
تو غفور و رحیم ہے یارب ۔ ہم گنہگار ہیں سراسر سب
تجھکو ہی شرم و پاس ہے اسکا ۔ نحن اقرب جو تو نے فرمایا
ذات تیری میں عرض ہستی اُفد ۔ نیست اصل بلند و پستی ہے
علم ہے اور سرد رہ وافی ہے ۔ وحدہ لاشریک و کافی ہے

عرض و جوہر یہ ہر دو واحد ہے
یہ جو کچھ دیکھنے مین آتا ہے
کون سی شی سے تیری ہو تشریح
ناقص العقل ہین جو ناپون ہوتے
لیک پھر شان اسکی دیکھتے ہین
ہان بقا اور فنا شمار مین دو
ایک کہنا بھی دو کرے قائم
کون تجھ بن ہے کعبے مین روشن

بیخودی حرف اسکی شاہد ہے
بیخودی مین نشان نہ پاتا ہے
ایک زنجیر دوسری تسبیح
طشت کاغذ مین بحر ڈالتے ہین
دو مین اس ایک ہی کو دیکھتے ہین
مطلب ہر دو کا ایک ہی تو ہو
گو مگو چھوڑ کُل ہے دائم
ہے تو ہی بس پناہ بندرابن

تشریح

ذات محیط کی یہ تعریف ہے کہ جیسے ہر چیز عرض و جوہر رکھتی ہے اُسی طرح
اُس ذات کا عرض تو ہستی ہے اور علم اور سرور وغیرہ اُسکے جوہر ہین جیسے
کپڑا بذات خود تو جوہر ہے اور رنگ و صفائی و ملائمت وغیرہ اسمین عرض ہین
اسیطرح ذات کے بھی جوہر و عرض ہین گیاتا یعنی جاننے والا ہے اور چونکہ کافی و
فانی (?) ہے اُسکا سروپ ایسے آنند یعنی سرور سے مالامال ہے کہ منکر کا لیش نام ماتر (نشان ہی) (برابر)
بھی نہ کبھی ہوا نہ ہے نہ ہوگا اور وہ وحدہٗ لاشریک والا انتہا ہے کل مخلوق کا وہی ایک
خالق ہے اُسکی طرف سے کُل انسانون اور حیوانون کی پیدایش ایک ہی طرح ہے
سکے عضو ایک ہی صورت پر ہین اگر ہر ایک فرقہ کا پروردگار علٰحدہ ہوتا
تو یہ ممکن نہین ہو سکتا تھا کہ پیدایش ہر فرقہ کی ایک ہی طرح پر ہو ہان پیچھے
مذہبون کے پیشواؤن کی رائے کے بموجب بعضے بعضے کامون اور چلنون

مین فرق ضرور ہوا ہی ہنود کا لباس اور طرح کا مسلمین کی پوشاک اور طرز کی مگر خالق کی طرف سے فرق نہین پس خدا واحد ہی اور سب جسمونکا مادہ بھی واحد ہی اگر ذات کی ابتدا کو تلاش کیجیے تو باد کو مشت سے ناپنا ہی اگر اخیر کا غور کیجیے تو دریا کو چنگلون سے خالی کرنا ہی جب کوئی ابتدا مقرر کروگے اُس سے پیشتر بھی تو کچھ ہوگا اگر کوئی انتہا کہوگے تو اُس سے پیچھے بھی تو کچھ رہیگا پس وہ ذات لا انتہا ہی پس انسان کو عشق خالص اُسی ذات کُل محیط کی طرف شایان و واجب ہی اُسی ذات کو صرف قرار ہی وہ ذات حرف نفی سے مبرا ہی ہان بلند اور پستی کا جزو نیستی بیشک ہی اور جو ذات مین غرض و جوہر کہیے یہ کہنا بھی جب ہی کہ جب انسان کو ایسی نظر ہی کہ ایک خالق ہی اور دوسرا مخلوق ہی مگر جب انسان مین سے خودی جاتی رہی ہی تو عرض و جوہر دو ایک ہی ہین اور یہ سب تماشا اُسی وقت تک نظر آتا ہی جبتک دوئی ہی حالت جاگنے مین ایک دو نظر پڑتے ہین اور جب انسان سوتا ہی یعنی بیخود ہوتا ہی اُسوقت نہ ایک ہی نہ دو اِسیطرح بیخودی کے کمال مین ایک دو سب ہی غائب بلکہ نابود ہی اور چونکہ صرف ذات کو بقا ہی پس کونسی ایسی دوسری چیز ہی جس سے ذات کو بنظر تشریح تشبیہ دیجاوے کیونکہ ذات بمنزلہ تسبیح ہی کہ جسکے سُمرن سے نجات حاصل ہوتی ہی اور جو کچھ پیدا ہوا ہی وہ بمنزلہ زنجیر ہے کہ جسکو پیر مین ڈالنے سے پابند ہوجاتا ہی پس وہ ذات تشبیہ سے مبرا ہی مین اپنی عقل کے نقص پر شرمندہ ہوتا ہون کہ تو یہ کیا عقل آرائی کر رہا ہے کہین دریا بھی کا نمد کے تھال مین سما سکتا ہی مگر پھر جو بغور دیکھتا ہون تو نظر آتا ہی کہ جو کچھ کہا جاویگا وہ اُس سے خالی نہین ہوگا اور ایک کہیے خواہ دو اصل مین

ایک ہی ہے ایک دو جگہ ہو کہ دو ہوا پس دو مین وہ ایک مین وعن قائم ہی گر
بقا کیا تو بقا صرف ذات کو ہی اگر فنا کہا تو فنا پیدایش کو ہی پھر بھی صرف ذات ہی
رہی مگر ایک کہنا بھی دوئی مین داخل ہے کیونکہ ایک کہنے والا دوسرا ہوا جاتا ہے
پس ایک نہ دو جو کچھ ہی سو ہی سچ تو یہ ہے کہ کعبہ مین بھی وہی ہے اور بندرابن بھی
اُسیکا ہے ظاہر وہی باطن وہی اوّل وہی آخر وہی اگر عشق ہے تو سب عاشقون کا
وہی ایک معشوق ہے ہان کسی نے خلوت مین پایا کسی نے جوڑے کسی نے
بے لباس دیکھا کسی نے باللباس کسی نے بولتے دیکھا کسی نے چُپ دیکھا
جھگڑا صرف ظاہر ہی مین ہے باطن مین تو وہ ایسے ہی معشوق ہے ہان جنھون
نے دیکھا نہین اور دیکھون کی زبانی سُنا ہے یا کچھ اپنی عقل آرائی سے گڑھت
گڑھی ہے تو اور بات ہی مگر شاید ایسا ہو جائے تو عجب نہین جھٹ کھلے تجلی ہے
المجاز قنطرة الحقیقة یعنے مجاز سیڑھی ہے حقیقت کی اوّل ذات سرگن یعنی باصفت
کی طرف متوجہ ہووے بعدہ کچھ نسبت نرگن یعنی ذات بے صفت کے سمجھ
مین آتا ہے اما بعد التماس کرتا ہون کہ یہ چشمہ معرفت مشتمل ہے اوپر پانچ
فصل مفصلہ ذیل کے -

فصل پہلی - اس فصل مین ایسی نصیحتین درج ہین کہ جو انسان کو
خصوصاً بہ تعلق اس دنیا کے واجب العمل ہین اور عامل کو ذریعہ حصول معاش
یا صواب اور کسیقدر میسر آنا علم و عقل معاد بھی متصور ہے اور چند غزل
و شبد وغیرہ بھی درج ہین -

فصل دوسری - اس فصل مین اصل منشا یعنی سدھانت شاسترون بمنون

مہاتماؤں اور جینیوں دیگر مذہبوں کا نسبت موکش وغیرہ لکھا ہی۔

فصل تیسری۔ مؤلف کی رائے نسبت اختلافات جو باہم شاستروں اور دیگر مذہبوں مین واقع ہی و فائدہ ست سنگ یعنی صحبت فقرا و نقصان کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار یعنی حرکات خمسہ و فوائد دیا دھرم شیل سنتوکھ اُدارتا بیراگ وغیرہ۔

فصل چوتھی۔ اس فصل مین بیدانت کا علم حق الیقین کا ذکر جاری ہی۔

فصل پانچوین۔ جا بلبنا ناد کے دھیان کا برش ہین اور نسبت ناظرین کے راقم کی دعا جناب باری مین۔ اب مستدعی ہون کہ جو قصور عبارت و شعروں کے وزن و قافیہ مین ناظرین باتمکین کی نظر سے گذرے تو نظر بہ معرفت کرکے اُسپر توجہ کو کام نفرماوین کیونکہ عبارت آرائی دیگر شے اور معرفت کا جلوہ دیگر شے۔ بیت

شعر میگویم بِہ از آب حیات ٭ من ندانم فاعلاتن فاعلات ٭ مصنف کا مدعا منشا یہ ہی کہ شائقین اسکے مطالعہ سے یہاں پر آرام اور وہاں پر نجات حاصل کرین یہاں حتی المقدور عبارت آسان و مختصر تحریر ہوئی ہی بلکہ اکثر مثالوں مین بھی اختصار کیا گیا ہی اور ارادتاً تو کوئی سخت یا سست کلام یا کسی کی مذمت یا تعریف نہین لکھی ہی اور کانٹے ہون تو وہ خالی مطلب مفید سے نہوگی اُسکو ایسے معاف فرماتے جیسے کہ جیسے باغ مین گھاس پھوس اور کانٹے بھی ہوتے ہین مگر وہ گھاس کوڑا نہین اور کانٹا کانٹا نہین بلکہ بعض سخت بیماری کے لیے وہ کانٹا اور گھاس دوا کا کام دیتی ہی اور جو کہ حرف ہندی زبان کے خصوصاً جو بیدانت مین لکھے گئے ہین اُن سے یہ مراد ہی کہ سمجھنا بیدانت کا بغیر ہادی مشکل ہوگا اور سوائے بڈوان کے دوسرے کو سمجھانا مشکل بلکہ ناممکن پس اگر کسی سادھو یا پنڈت سے کچھ دریافت

کرنا ہو تو باآسانی صرف حروف ہی کے کہنے سے مطلب براری ہو جاوے اور
بلحاظ اسکے کہ کتاب کی ضخامت زیادہ ہو جاویگی اور فرصت نے بھی جواب
دیا پس اکثر مضمون باختصار تمام درج ہوئے اور واسطے ہندی جاننے
والون کے اسکا ترجمہ بھاشا مین تیار ہوا ہے اب دست بستہ میری یہ
غرض ہے کہ کاغذ مین معرفت تحریر ہوئی ہے سو اس طرح پر ہے کہ جیسے ریت
مین شکر پھیلی ہوئی ہے جو چینٹی ہے کہ یعنے اسکے ہجان کو چھوڑ کر شکر کھانا چاہیگا
اُسکو بیشک شکر خالص ملیگی اور بھائی ہاتھی کو ریت مین سے صرف شکر
میسر نہین ہو سکتی مگر چونکہ اسمین بہت کرکے شکر اوپر ہی وار دھری ہے
میری بہر نوع تشفی ہے کہ سب کا ہی منہ میٹھا ہوگا کیونکہ ریت بھی بار ریت
ہے مگر ہان جیسے شکر کھاتا ہو وہ شک کرکے نہ کھاوے اب شائقین و ناظرین
سے یہ آرزو ہے کہ جہان کہین سہو و خطا دیکھین عفو و اصلاح سے زیب بخشین

یا ہو

بہار بندرا بن

فصل پہلی

اس فصل مین وہ نصیحتین درج ہین کہ جو انسان کو خصوصاً بہ تعلق اس دُنیا کے واجب العمل ہین اور عامل کو ذریعہ حصول معاش باصواب اور کسیقدر متیسر آنا علم عقل معاد بھی متصور ہے اور چند غزل و شبد وغیرہ بھی درج ہین۔

بے نیازی تو شان ہوئی ہے
نیک خو با ادب نیاز شعار
نیک خصلت ہمیشہ خوشدل ہے
اوج عزت کا جو سرور ہیگا
دین و دنیا کا عیش حاصل ہے

آدمی کو نیاز اولے ہے
ہے وہ خوش رنگ پھول خوشبودار
بے تردد عزیز ہر دل ہے
وہ مودب سے کے بس حضور ہیگا
اِن کلامون پہ گر تو عامل ہے

تشریح

جو انسان نیک چلن ہی اور شیوہ ادب اور عاجزی کا رکھتا ہی حقیقت مین مانند ایسے پھول کے ہی کہ جسمین رنگ اور خوشبو دونون موجود ہین ایسا شخص آپ بھی خوش رہتا ہی اور دوسرے کو بھی خوش رکھتا ہی بلکہ سبکو پیارا معلوم ہوتا ہی اور چونکہ دل اسکا بباعث نیک چلنی اور نیازمند ادب کے دنیا کی کدورت سے صاف رہتا ہی اور برے کامون سے پرہیز کرتا ہی اسکو معرفت مین بھی ضرور رسائی میسر ہوتی ہی غرض دونون ہاتھ لڈو ہین۔

چاہیے سبکو بولو میٹھا بول	خرچ کوڑی منھ وسے انمول
جو تجھے اور مین برا دیکھے	چاہیے تجھکو تو نہ وہ سیکھے
غصہ دبتا ہی خوش زبانی سے	آگ بجھتی ہے جیسے پانی سے
جو نہ اقرار کو نبھاتے ہین	بولو تم جھوٹ یہ سکھاتے ہین
لاکھ دشمن کا خوف تو مت کر	گر ڈرے تو خوشامدی سے ڈر

تشریح

دیکھیے میٹھا بولنا کیسا اچھا ہی کہ اپنے تئین تو کسی طرح کی زیربار ی نہین اور دوسرے کو سرور حاصل علاوہ اسکے دوستی و محبت پیدا کرے بیشک میٹھا بولنا بمنزلہ آواز کوئل ہی اور تلخ بولنا ایسا ہی جیسے کوے کی آواز دیکھیے کوئل کیا دیتی ہی اور کوا کیا لے لیتا ہی مگر کوئل کی آواز سنکر طبیعت خوش ہوجاتی ہی کوے کی آواز سے نفرت ہوتی ہی اسی جگہ سے ظاہر ہے کہ انسان خلقت مین ایک ہی مگر عادت مین ایک بد دوسرا نیک ہی اور ظاہر ہی

کہ دوسرے کا برا بولنا نہایت برا معلوم ہوتا ہی بس آپ کو برا بولنے سے پرہیز لازم آیا اور دیکھیے کہ اگر کوئی دوسرا غصے مین ہو اور تمنے شیرین کلامی کی تو فوراً اسکا غصہ جاتا رہتا ہی مگر یہ سمجھنا ضرور ہی کہ میٹھا بولنے سے یہ مراد نہین ہی کہ تم جھوٹے جھوٹے اقرار کرو یا خوشامد کرو یہ دونون باتین تو نہایت ہی نربون ہین جو جھوٹا اقرار کرتا ہی وہ دوسرے کو سکھاتا ہے کہ تو بھی مجھسے جھوٹے اقرار کر جب ہی پورا پڑیگا بعضے آدمیونکی یہ عادت ہو جاتی ہی کہ خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ بے مطلب بنے ارادہ ہی اقرار کر دیتے ہین اور جس سے اقرار کرتے ہین اسکو اکثر ناحق تکلیف و حرج پیدا ہوتا ہے تمنے کسی شخص سے اقرار کیا کہ آج شام کو ضرور آؤنگا اب وہ شخص تمہارا منتظر رہا بلکہ وہ اپنے حیٰ حرج کرکے تمہاری راہ دیکھتا رہا اور تم گئے نہین نہ کیا نتیجہ ہوا آسا مرے نہ آسا جیے اسکو عذاب بے مزہ کہتے ہین فقط خوشامدی ظاہر مین تو خوش کر دیتا ہی مگر باطن مین نہ دین کا رکھتا ہی نہ دنیا کا کسی نے خوشامد کی تو خوشامد میں مبالغہ ہوتا ہی پس جسکی خوشامد کی اگر وہ بیوقوف ہو وے تو اسکے کلام سنکر طبیعت مین نہایت خوش ہو گا کہ حقیقت مین وہ شخص ایسا ہی ہی جیسا یہ کہتا ہی کہیے اب کدھر کے رہے اگر کچھ اپنے مین کمی کا خیال ہوتا تو آئندہ ترقی کرنے کی طرف متوجہ ہوتے اور اب تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت رہی جبکہ باتون کی بات مین ہی عرش تک جا پہونچے۔ اب غور کر لیجیے کہ ایسے شخص سواے خاک اڑانے کے اور کیا کرینگے۔

جو جوانی مین بار کش ہونگے	وہ ضعیفی مین کیون نہ خوش ہونگے

جھمیلی نمبر ۱۰

ایک تقصیر جو چھپاتے ہین	دو قصور اپنے سر پہ لاتے ہین
جو کہ سُستی کی سبحہ پھیرے ہے	لالچی ہے بڑھاپا گھیرے ہے
جب ٹلے چیز مُفت یا سستی	کیون نہ اسیرِ طمع رہے ہستی
علم سے شی کی کسکو فکر نہین	بیوقوفون کا اِسمین ذکر نہین

تشریح

ظاہر ہی کہ جب انسان نے اپنی جوانی مین محنت کی ہی اُسنے سرمایہ واسطے ضعیفی کے پیدا کیا ہی اب ضعیفی آسانی سے گذرتی ہی جوانی کے ایک دن کی محنت سے جو کام ہوجاتا ہی وہ ضعیفی مین ایک مہینے کی محنت سے نہین بنتا ہی اور جو دُکھ کہ جوانی مین محنت کے سبب سے سیر بھر معلوم ہوتا ہی وہ بڑھاپے مین من بھر سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہی فقط۔ تقصیر کا چھپانا نہایت بُرا ہی دیکھیے اول تو یہ کہ جو تقصیر کو چھپاتے ہین ایک اور دوسری تقصیر بڑھاتے ہین کیونکہ تقصیر کا چھپانا بھی تو قصور ہی ہی دوسرے جب کوئی قصور چھپایا جاتا ہی تو ایسا سمجھا جاتا ہی کہ کوئی بہت بڑا قصور ہوگا جو اُسنے چھپایا ہی فقط۔ سست آدمی ایسا ہی جیسے لنگڑا لُولا ہوتا ہی نہین لنگڑے لُولے سے بھی نسبت نہین ہوسکتی کیونکہ لنگڑے تو پانون نہین جو چلے مگر [illegible] کے تو فضل آلہی سے ہاتھ پانون بھی موجود مگر ہلاتے نہین ایک مثل ہی کہ ایک کاہل کہین ایک درخت کے تلے پڑا تھا اُسکی چھاتی پر اُس درخت پر سے میوہ آ پڑا آپ کھانا تو چاہتے ہین مگر اُٹھانے کا الکس اس درمیان مین کوئی شتر سوار جاتا تھا آپ نے شتر سوار سے کہا کہ بھائی ایک کام ہمارا بھی

کرتے جاؤ شتر سوار نے رحم کھا کر اپنے اونٹ کو ٹھہرایا اتر کر پاس حضرت کے آیا آپ نے کہا کہ یہ میوہ میرے منہ میں ڈال دو شتر سوار نے کہا کہ واہ یہ بھی کام تمسے خود نہیں ہوسکتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ واہ جی تم بڑے سست ہو تم اپنے سے کام میں تکرار کرتے ہو دیکھیے یہ کیفیت کاہلوں کی ہے الٹے چور کوتوال کو ڈانٹے

جبکہ انسان کو چیز مفت یا سستی ملے تو بہت سمجھ کر لینی چاہیے سوچ لے کہ کچھ دال میں کالا ہی طمع کو دور کرے ورنہ طمع ایسے موقع پہ کہتی ہے کہ میرے جال میں آیا فقط۔ علم کچھ مراد لکھنے پڑھنے ہی سے نہیں ہے علم کے معنی ہیں جاننا یعنی واقفیت اور تمیز نیک و بد یہ بھی علم ہی ہے اور بیوقوفی خلاف اسکے اسکو جہل کہتے ہیں۔ ع کہ بے علم نتوان بود غافلی۔ اول تحصیل علم بہت ضرور ہے جب تک تلوار پہ صیقل نہیں ہوتی نہ صورت درست نہ اس سے کچھ کار براری ہوسکتی ہے ع کہ بے علم نتوان خدا را شناخت۔

اچھی پوشاک اپنی دشمن ہے	گرچہ درزی کو رمز روشن ہے
چڑیا پہچانتے ہیں رنگوں سے	آدمی کو کلام ڈھنگوں سے
بیوقوفوں کی دل لگی دیکھو	جھوٹی امید جھلجھلی دیکھو
بیوقوفوں کا دل زبان پہ ہے	انکا ہمراز تہ زبان یہ ہے
شوکتا بوں کا ڈھیر رکھا ہے	بن پڑے کس طرح سے یکتا ہو

تشریح

جو شخص کہ شوقین وضع داری کی پوشاک کے ہیں بیشک وہ اپنے ساتھ بد سلوکی کرتے ہیں اگرچہ درزی کا گھر ضرور بھرتے ہیں دیکھیے

اول تو مزدوری بیش قرار دینی پڑتی ہے اور اگر ذرا کسی طرح کا نقص درزی
کے سینے مین ہو گیا یا ذرا تنگی فراخی مین فرق ہو گیا اب نہایت رنج پیدا ہوا
کپڑے کو پھاڑنے کا ارادہ کرتے ہین اور درزی کا سینہ چاک کیا چاہتے ہین
اگر کچھ عقل آگئی تو خیر ورنہ غصے مین کپڑے کو پھاڑ ڈالا اب دوسرا قطع
و تیار کراتے ہین اور اگر اُسی کپڑے کو پہنا تو ہر وقت طبیعت تنگ ہتی ہے
ماسوا بلحاظ وضعداری کے ہر وقت اُس کپڑے کی حفاظت کرتے ہین
نزاکت سے قدم اٹھاتے ہین ایک وضع کے ساتھ ہاتھ ہلاتے ہین
غرض دام خرچ کر کے جان و تن کے لیے چیتھڑے کھرڈا لیتے ہین
انسان کی عزت و ضعداری اور صورت نمائی پر منحصر نہین ہوتی
انسان کا طریقہ اور طرز گفتگو دیکھا جاتا ہے مگر ہان جانور کی قدر رنگ
اور خوبصورتی سے ہی ہوتی ہے فقط - نادان آدمی اپنے وقت کو مفت
ضائع کرتے ہین اور ناحق کھ رنج اٹھاتے ہین کام اُنسے ہوتا نہین جھوٹی
جھوٹی امید و بندش گڑھا کرتے ہین وہ پوری ہوتی نہین بس دُکھی ہوتے ہین فقط
بیوقوفون کے دل مین گنجایش نہین ہوتی جو دل مین آئی بغیر سوچے
سمجھے کہہ ڈالا اگر دوسرے نے کوئی بات کہی اور اسکو اُس بات کا ظاہر کرنا
منظور نہ تھا مگر نادان بغیر ظاہر کیے نہین رہتا کسواسطے کہ اُس بات کے
رکھنے کو اُسکے دل مین جگہ نہین پھر کہان رکھے زبان پر لا کر نکال دیتا ہے فقط
یہ سب خرابیان بے علمی کے سبب سے ہوتی ہین ظاہر کی آنکھین تو
دونون اندھی سی کھلی ہین پر اندر کی بند -

بولنا سچ اُسے نہ بھاوے ہے
مغز کو جسکے بھوت کھاوے ہے

جو ہیں صدق مین نہاتے ہین
جان و تن دونون زور پاتے ہین

بے ایمانون نے پال رکھا چور
بے ایمانی کھواوے لاکھ کرور

بعضی غفلت اگرچہ چھوٹی ہے
لیک بنیاد اُسکی کھوٹی ہے

جبکہ غافل ہوا ہے چوکیدار
کر دیا اُسنے چور کو ہشیار

تشریح

بے ایمانی انسان مین بمنزلہ ایسے بیوقوف چور کے ہے کہ جو اپنا گھر لوٹ کر دوسرون کے حوالہ کردے کل مدار انسانیت کا ایمانداری پر ہے اور جسمین کہ ایمانداری نہین وہ انسان نہین الاعمال بالنیات پس جبکہ انسانیت جاتی رہی سب کچھ جاتا رہا فقط ـ چوکیدار کی غفلت ذراسی بھی نقصان ہزار ہا کا کرا سکتی ہے اگر دیکھیے تو چوکیدار نے چندان بُرا نہین کیا صرف سو گیا مگر اُسکے سونے مین خزانہ اُٹھ گیا اگر چوکیدار نہوتا تو بہتر تھا کسواسطے کہ جہان چوکیدار ہے وہان اشتباہ ہوتا ہے کہ کچھ تو ہے جو چوکیدار مقرر کیا ہے ـ

گر کسی کو صلاح دینی ہے
دیکھ لو وہ صلاح ایسی ہو

صرف ظاہر مین چکنی چپڑی ہے
اصل مین فائدہ بھی رکھتی ہو

بات تو تھی بڑی نصیحت کی
پر ہوئی وہ بڑی فضیحت کی

کیونکہ نادان اسکو جانا کہ
چاند کی جگہ بتانا کہ

آزمایش بدون جو ہے کلام
روٹی بن پیٹ کد بھریگا نام

تشریح

کسی شخص نے کہا کہ چاند کے درشن کرنے سے سیتلتائی دل و نظر میں آتی ہی کسی نادان نے دوسرے سے چاند کی جگہ حرف سر کا کہدیا اب جس شخص نے یہ سُنا اسکو سر دیکھنے کا شوق ہوا اب اپنے سر کو دیکھہ نہین سکتا تو دوسرے کے سر کو دیکھتا ہی اسمین جو جون نظر آئی اُس جون کو بلو دل لگی پکڑا اور مار ڈالا دیکھیے کیسی غلطی ہی کہ بجاے ثواب کے عذاب گلے پڑا اسواسطے نادان کے کلام پر عمل کرنا بھی موجب نقصان ہی فقط - بعضے شخص کلام مسئلہ مسائل سیکھہ لیتے ہین مگر عمل کسی کلام پر نہین کرتے بس آزمایش مین ایک بات بھی نہین آئی اب ایسے سیکھنے سے کیا کچھہ مطلب براری ہوتی ہی پیٹ روٹی کھانے سے بھرتا ہی روٹی کے نام لینے سے سیر نہین ہو جاتا -

اصل مین آدمی جو ہی سچّا
نیک خو عالمون سے بہتر ہی
بطن اشراف پاک مسکن ہی
جسم و دل جسکے دونون ہین معقول
صاف دل کا وتیرہ یہ ہوتا

ظاہری کو وہ جانتا کچّا
نیک چلنون کو علم جوہر ہی
جیسے آئینہ صاف و روشن ہی
دیکھیے روشنی مین رکھا پھول
اور کی بہتری مین جی کھوتا

تشریح

جس آدمی کا چلن نیک ہی وہ بیشک پڑھے لکھے سے اچھا ہی اگر چلن نیک نہو اور علم خوب حاصل کرلیا وہ ایسا ہی جیسے جھوٹا موتی

ہان اگر علم بھی ہو اور چلن بھی اچھا ہو تو کیا کہنا ہی بس مشک ختن ہی
جس شخص کا بدن اور من دونو درست ہین وہ ایسا ہی جیسے پھول روشنی
مین رکھا چمکتا ہی فقط- جو صاف دل آدمی ہین وہ دوسرے کی بہتری مین
خوش ہوتے ہین اُنکو حرص نہین آتی سمجھ لیتے ہین کہ یہ بہتری اُس شخص
کی خدا کی مرضی سے ہوئی ہی اور جو اُسکی بہتری ہوئی ہی تو اُس سے کبھی
نہ کبھی اپنے کو بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہی ہوگا بلکہ ایسے شخص دوسرون کی
بہتری کے لیے اپنے جان و مال کو تصدق کر ڈالتے ہین اور بعضے شخص
دوسرے کی بہتری مین رنجیدہ اور افسردہ خاطر ہوتے ہین بلکہ حسد کے
جھگڑے کرتے ہین اور جو کوئی کام نیک دوسرے سے بنتا ہی اور اُنسے نہین ہو
سکتا تو از راہ مشیخت اُس نیک کام مین ہزارون عیب نشان دیکر
اپنی طبیعت کو سمجھا لیتے ہین اور اپنے ساتھیون مین ایسی ایسی باتین
کر کر اپنی سمجھ و رسوخیت کو قایم کرتے ہین اور اُس نیک شخص کی ہتک کے
درپے رہتے ہین اب اِس بیوقوفی کو دیکھیے کہ اول تو عمل خلاف مرضی
خدا کے ہوا کہ جو خدا نے کیا اُسکے کیے مین اپنے دل کو رنجیدہ کیا دوسرے
جسقدر اپنے کو میسر تھا اور اُس سے خوشی حاصل تھی اُس خوشی کو اپنے
ہاتھ سے کھویا مثل مشہور ہی پرائے اسگون کے واسطے اپنی ناک کٹائی
تیسرے نام حسدی پایا اب اس مرض کا کیا اچھا نسخہ ہی کہ نہ دام خرچ ہون
اور نہ کچھ پیسا پاسی کرنی پڑے اور آرام بخوبی ہو جاوے چار شخص برابر کے
حصہ دار ہوتے ہین ایک تو وہ جو روپیہ خرچ کر کر نیک کام کرے اور

دوسرا وہ جو اسمین تن و دھن سے شریک ہووے اور تیسرا وہ جو خرچ کرنے والے کی ہمت بندھاوے اور چوتھا وہ جو مَن مین ایسے کام کو دیکھکر خوش ہووے اسی طرح کار عذاب مین بھی سمجھ لینا چاہیے کہیے اب اِسمین کیا خرچ ہے جو من مین خوش ہو جاوے اور چوتھائی کا مالک بنے یہان بھی آرام اور وہان بھی آرام۔

جنکو لکھنے کا پختہ آیا نہ ڈھنگ		وہ دوات و قلم سے کرتے ہین جنگ
قفل جو بیچ کام کے رہتا		زنگ چڑھنے سے وہ بچا رہتا
بات جسپر عمل نہ کرنا ہو		فائدہ سیکھنے سے پھر کیا ہو
کام اپنے کو جسنے پہچانا		لوگ کہتے ہین اُسکو ہے دانا
وقت ہر کام کا مقرر کر		وقت پر کام ہووے تاکہ بسر

تشریح

دیکھیے لکھنا تو ایک حرف کا نہین آتا مگر قلم تراش تمام دن ہاتھ مین موجود لکھنے کے نام تو کبھی ایک صفحہ بھی نہین لکھتے مگر دس پانچ قلم کی خرابی تو روز آجاتی ہے اور دوات کا صوف سیاہی ہر روز بدلا جاتا ہی سچ ہے۔ ناچ نجانین آنگن ٹیڑھا لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل فقط جبکہ قفل کام مین آتا رہتا ہے اُسپر نوبت زنگ لگنے کی نہین آتی اس سے یہ غرض ہے کہ جو شئی کام مین آتی رہیگی وہ قائم رہیگی اور اس سے مطلب برآری بھی ممکن ہے جس راہ پر نہ چلنا اُسکے کوس کیا شمار کرنے جس کام کو نکرنا ہے اُسکے سیکھنے مین وقت ضائع کرنا ہے انسان کو چاہیے کہ جو کام اپنے ذمہ

کا ہو اُسمین ہی پیروی کرے تو حاصل اُٹھاویگا دیکھیے خدمتگار اگر خدمتگاری
کے کامون مین شعور پیدا کریگا تو اُسکی ترقی ممکن ہی اور اگر مالک کے کامونمین
دخل دیگا اور جو کام مالک کے ہین وہ کیا چاہیگا تو خراب ہی ہوگا جیسے
کوا ہنس کی چال چلا اپنی بھی بھولا اور جو کام خدمتگاری کے ہین وہ
مالک سے نہین ہو سکتے مالک کا ایک گھنٹہ دس پانچ روپیہ کی قیمت
رکھتا ہی خدمتگار کا ایک گھنٹہ برابر ایک پیسے دو پیسے کے ہوتا ہی پس
مالک کو ایک گھنٹہ اپنے کام مین لگانا ہوگا فقط۔ انسان کو چاہیے کہ
واسطے اپنے کامونکے وقت کو تقسیم کرے اور جو وقت جس کام کا مقرر کیا ہی اُس
وقت اس کام کو ضرور کرنا چاہیے اگر ایسی قید نہوگی تو کبھی وقت پر کام
نہوگا اور جب وقت پر کام نہوا تو وہ کام بھی درست نہوگا بلکہ آہستہ آہستہ
اُس کام کا کرنا بھی بند ہو جائیگا اسی واسطے بزرگون نے اکثر قید مقرر کی ہی
کہ بغیر قید کے نادانون سے مطلق کچھ نہو سکیگا اس مقام پر تذکرہ مفصل دلیل
بھی بہت ضرور ہی اکثر دیکھنے مین آیا ہی کہ جہان کسی شخص کو دو چار کام ایک
وقت مین درپیش آگئے اب وہ شب و روز تفکر مین ہی کبھی کسی کام کیطرف
توجہ کرتا ہی کبھی کسی کام کی طرف پورا کوئی نہین کرتا یہ بھی بڑی نادانی ہی
انسان کو چاہیے کہ جب ایسا اتفاق کہ جسکا ذکر اوپر آیا ہو جاوے تو تشویش
نکرے اور جسقدر کام کہ درپیش آویں اُنمین سے ایک ایک کام نمبروار حسب ضرورت
انجام دیتا جاوے بآسانی سب کام پورے ہونگے۔

یہ غرور اک طرح کی گھاس ہی بس		زہر رکھتی ہی جبکی ہر اک نس

کوڑے کرکٹ مین آپ لہراوین	باغ مین ڈھونڈھیے تو کب پاوین
بے محل بولنا چھلکنا ہے	سچ تو یہ آب کو ٹپکنا ہے
گفتگو اسکی آئے سب کو پسند	وقت خاموشی کہنا کردے بند
ہونا شرمندہ بے تمیزی ہے	زور والون سے پس قعر ہی بہتر

تشریح

سچ ہی غرور نہایت سخت زہریلی گھاس ہی دیکھیے زہر کا کھانا آدمی کو
کہ دنیا سے اُٹھاتا ہی مگر اسکا زہر ایسا برا ہی کہ دنیا اور دین دونون سے
خارج کرتا ہی یہان لعنت کھلاتا ہی وہان جہنم کی آگ مین جلاتا ہی یہان نیچا
دکھاتا ہی وہان سولی پر چڑھاتا ہی یہان نیک آدمیون سے علحدہ کراتا ہی
وہان شیطان سے جا ملاتا ہی حقیقت یہ ہی کہ یہ گھاس کمینون کے دل مین
کہ جو بمنزلہ تودہ کوڑے کرکٹ کے ہین پیدا ہوتی ہی اشرافون کے دل مین
کہ بمنزلہ باغ ہی اسمین اُسکا پتہ بھی نہین یہ غرور ہی آدمی کی زبان کو خراب
کراتا ہی آتا کچھ نہین مگر جوش کی انتہا نہین حقیقت مین ایسے بولنے
سے اپنی آب کھوتی ہی دوسرے سمجھ لیتے ہین کہ صورت بہت اچھی مگر
سیرت کے نام خیر و عافیت اور جس شخص مین غرور نہین ہی اُسکی گفتگو
بہت معقول جب کہ چپ رہنے کا وقت آوے چپ ہوجاتا ہی اپنی تعریف
نہین کرتا اور اگر کا شکلے کوئی کلام جا بیجا نکل جاوے تو پھر شرمندہ
ہوتا ہی پس نیکبختی کے نشان چہرے پر جھلکتے ہین اور جاہلون کی
یہ صورت ہی کہ قصور بھی کرین اور نادم نہوین چوری و سینہ زوری —

خرچ کرنے کو جب بڑھاؤ ہات　　اپنی تھیلی سے پہلے کر لو بات
درجہ اوسط سے جو گذرتے ہین　　مان نیکی سے وہ اترتے ہین
جبکہ دنیا ہی جلد تو دیوے　　یا ہو جلدی ہی جواب مین اسکے
جسنے پایا ہی نیک خدمتگار　　مل گیا مفت صحبتی غمخوار
سچے نوکر کی قدر کیا تو لو　　اپنے گھر کی فصیل تم بولو

تشریح

تھیلی سے بات کرنے سے یہ مراد ہی کہ انسان اپنے گھر کو دیکھ لے جسقدر پونجی ہووے اسکے بموجب خرچ کرے اگر زیادہ خرچ کریگا تو ملامت ہوگی خواہ قرض لانا پڑیگا یا چرانا پڑیگا ایسے خرچ کرنے والے کو شہ خرچ نہین کہا جاتا ہی اسکا نام فضول خرچ ہی شہ خرچ وہ ہی کہ بخیل نہین ہی اور اپنی استعداد کے بموجب خرچ کرتا رہتا ہی مگر جو اپنے درجہ سے گذر جاتے ہین وہ بیشک نیکی سے مقابلہ کرتے ہین ایسے شخصونکے پاس نیکی نہین ٹھہر سکتی جبکہ زیادہ خرچ کیا ہی بے شبہہ ایمان مین فرق آویگا اور بہ نسبت آرام کے تکلیف زیادہ پاویگا وہی فضول خرچ کہلاتے ہین سچ ہی جسقدر چادر ہو اسیقدر پیر پسارنے چاہیین ورنہ خواہ چادر کو نقصان پہونچیگا یا پیر کو کہی سردی اثر کریگی پس زیادہ پیر پسارنے سے کیا حاصل ہوا فقط اگر خدمتگار نیک ہی حقیقت مین وہ بجاے دوست غمخوار کے ہی اور جیسے شہر پناہ سے شہر کی حفاظت متصور ہی اسیطرح نیک خدمتگار گھر کی پناہ ہی سچ ہی آدم کمیاب ہت۔

جب کہ انسان غصہ کرتا ہی	مار دہن آنکھ کو جھپکتا ہی
چڑھ تو غصہ کی جان نادانی	اسمین ہوتی ہی اپنی ہی ہانی
ہی غلط جو ہنسی کو جانے دلیل	کھل کھلانا کریگا اسکو ذلیل
جو بچا چاہے ہان قصوروں سے	کر لے پرہیز وہ فتوروں سے
روپیہ لالچی کو آنا ہے	بلکہ کچھ گھر سے اسکو جانا ہے

تشریح

ظاہر ہی کہ غصہ والے کو دور اندیشی نہین رہتی جو چاہتا ہی سو بک اٹھتا ہی بس نظر بند ہوئی زبان کھلی اور اگر غصہ والے کی صورت بھی دیکھیے تو بھی ایسی ہی حالت ہوجاتی ہی کہ مارے غصہ کے آنکھ تو بند کر لیتا ہی اور زبان ٹرٹر چلی جاتی ہی اور غصہ صرف نادانی سے پیدا ہوتا ہی اور اپنا صریح نقصان کرتا ہی فقط ۔ بعضے شخص کا ایسا دستور ہوجاتا ہی کہ جب اسکو کسی بات کا صحیح کہنا ہی تو بجائے زبان سے کہنے کے وہ ہنس دیتا ہی وہ اپنی ہنسی اور کھل کھلانے کو یہ سمجھتا ہی کہ اس سے ثابت ہوجاویگا کہ مجکو اقبال ہی ۔ مگر یہ غلط ہی اور ایک طریقہ بیہودگی کا ہی فقط ایک بیہودگی نشست و برخاست کی اور دیکھیے کہ قصور کرتے ہین اور عزت چاہتے ہین مثلاً زید واسطے ملاقات بکر کے گیا اب بکر اپنے مکان مین گدی تکیہ لگائے بیٹھا ہی زید کہ جسکی طبیعت مین کچھ رعونت زائد ہی بکر کے پاس ہو پہنچا ابھی سلام بندگی بھی پوری نہین ہوئی کہ آپ برابر تکیہ کے جا بیٹھے اور امیدوار ہین کہ بکر انکی کچھ تعظیم و تکریم بڑھکر کرے دیکھیے اب

آپ کو سر پر بٹھالے یا کہ تیون سے ٹانگ دے یا کھونٹی سے لٹکا دے
کیا کرے ماسوا اب حضور اپنے کاموں اور چالاکیوں کی ثنا خوانی کرنے
لگے اور امیدوار ہیں کہ بکہ کچھ بڑھکر تعریف کرے آپ اپنے منہہ سے میر العل
موتی تو بنگئے کہیے اب کیا باقی رہا اب بکہ کو اینٹ پتھر گننے کی بیٹھک جگہہ
چھوڑی ہی جب حضور تشریف فرما ہونے لگے تو کھڑے دیکھتے ہیں کہ پہلے
بکہ سلام کر لے تو ہیں سلام کہکر چلوں یہ سبب عونت ہو یا کیا چاہیے یہ تھا
کہ جو بکہ گدی پر بیٹھا تھا تو آپ نیچے گدی کے بیٹھتے تو بکہ تعظیم کرکے اپنی
گدی پر بٹھاتا آپ زید کی بھی عزت ہوتی اور بکہ بھی نہایت خوش ہوتا اگر
زید اپنی تعریف آپ نکرتا تو بکہ کہتا عجب مزہ دونوں کے ہاتھ آتا۔

جب کسی دکھ ضرر کا خوف آوے	گر تو ہمت وہ خوف ڈرجاوے
زیادہ اس دکھ سے اسکا ڈر مارے	پھر وہ دکھ آپ بھی بکھڑ چھاڑے
جو سہارین ہیں دکھ کو راضی سے	ہیں ہراتے وہ شیر بازی سے
حاسدوں کی نکر تو فکر اے مرد	وہ حسد خود بنا دے اسکو زرد
حاسدی بغض کا رکینہ ہے	جس کسی کا سیاہ سینہ ہے

تشریح

اکثر دیکھنے میں آیا ہی کہ بعضے آدمی پیش از مرگ واویلا شروع کر دیتے
ہیں اور جس بات کا خوف کرتے ہیں وہ ظہور میں نہیں آتی ہیں ناحق کچھ
عرصہ تک رنج اٹھاتے ہیں یہ وہی مثل ہی کہ آب ندیدن موزہ ازپاکشیدن
اور بعدہ اگر وہ دکھ بھی آگیا تو اب دکھ ستاتا ہی دیکھیے ایک دکھ دو بار

اُٹھایا اگر ہمت کرکے اُسوقت خوف کو ہٹایا جاتا تو خوف کے دکھ سے تو
بچ جاتے فقط - اور جو شخص دُکھ کو راضی سے برداشت کرتے ہین وہ حقیقت
مین شیر کو شکست دیتے ہین جبکہ دُکھ آوے تو انسان کو سمجھنا چاہیے
کہ اگر سُکھ نہ رہا تو دُکھ بھی نہ رہیگا مگر ہمت کو زور و بازو دونون چاہئین
حقیقت مین حاسدون کی طرف کی دل مین فکر لانا کچھ ضرور نہین کیونکہ
اُنکی جان کو وہ حسد خود جَرا کرتی ہی حاسدونکو مردہ سمجھنا چاہیے حاسد یہ
افسوس اتا ہی آپ کو دُکھ پاتا ہی اور دوسرون کا برا چاہتا ہی اُسکی یہ آرزو
رہتی ہی کہ دوسرے بھی اسی کے موافق ہوجاوین بلکہ یہ کہ اگر کسی کی
تعریف ہوتی ہی تو وہ چاہتا ہی کہ اُسکی مذمت ہووے ہان اگر ایسا حسد
ہووے تو چندان مضائقہ بھی نہین کہ اگر انسان ایسا چاہے کہ جیسا
دوسرا ہی مین بھی ہوجاؤن تو خیر اسمین دوسرے کا برا تو نہ چاہا اپنے ہی
گھر مین آگ لگی رہی اور جو قسمت والے ہوئے تو با امید اپنی ترقی کے نیک
کامونکے کرنے مین مصروف ہوئے -

جا بگتے جسکو سینا دیکھنا ہو
جوئے بازی کا جسکو شوق ہوا
پہلے لیوے ہی چور کے خانہ
پھر گدھے کی سواریان چڑھتے
بیر من بیڑی ٹوکری دھرتے

ہو سرو گنجفے کا شغل کرو
شرعی بیچ عیب ہے وہ موا
بعد ملتا حرام کا کھانا
دیکھا بہتون یہ ہدتیان پڑتے
عاقبت مین بناکے گل جھڑتے

تشریح

دیکھیے جسوقت انسان چوسر گنجفہ شطرنج وغیرہ کھیلتا ہی اگر بازی جیتا بس نہ معلوم حضور کے ہاتھ کیا نعمت لگی نہایت خوش پھولے نہین سماتے مگر ظاہر تو یہی دیکھنے مین آیا کہ زمین مین ہاتھ رگڑ رگڑ کے پڑے آنکھین نیچی کرنی پڑین اور جب اٹھے تو ہاتھ جھاڑ کر اٹھے مگر حضرت کے دل سے پوچھیے تو گویا بادشاہت ہی ملی اصل مین تو کاٹھ کے کھلونے یا کاغذ کے پرچے ہی کو بادشاہت نام دی ہوئی تھی مگر کھلاڑی سے وہ بادشاہت اپنے ہی کو مانی پر کیا ہوا کمبین خیم کے درودری کا بھی پیٹ بھرا ہی ہان جلگتے سینے مین تڑپتا ہی کہو اگر اتنی دیر مالک کا نام لیتے بھجن کرتے معرفت کی کتاب کو دیکھتے یا کسی دوسرے ہی کا کام کر دیتے یا اپنا ہی کچھ دنیا کا کام کرتے تو کیا درودری ہی بنے رہتے نہین سچے شاہنشاہ ہوتے اور حضرت اعلی کی طرف سے کہ جنکے گلے مین ہار شکست کا پڑا ہاتھ ہی دھو بیٹھیے کاٹیے تو خون نہین نہ معلوم کہانسے اسقدر خشکی آگئی کہ جو حوصلہ سمائی مین بھی گنجایش نرکھے واہ ایکدم بھر کی جھوٹی خوشی کے للچ ہزار ہا تیج دم کھو کر بیدم ہو بیٹھے اور اگر کاشکے کسیقدر نمی رہ گئی تو نیچے گردن کر کر رونا رونا کرنے لگے واہ اچھے کرم ٹھوکے —

نشہ بازون کی راہ مت سیکھو انکی صحبت کو ترک کر دیجو
دم لگانا جگر جلانا ہے دم نہین منہ پہ دم لگانا ہے
نشہ پینا خراب کرتا ہی دل کو غم سے کباب کرتا ہی
سونگھنا عطر کا عذاب نہین پر کریگا خراب تیرے تئین
کیونکہ بنیاد خرچ و عیش کی ہی جڑ مرض کی ہی اور طیش کی ہی

تشریح

جسوقت یار نے دم لگایا اور پھر دھواں زور سے اوپر کی طرف منھ کر کر چھوڑا بس ایسا معلوم ہوا کہ جانے انکے پیٹ میں سے منھ کی راہ دم نکل گئی ہوئی اب ڈر لگا کہ کہین سینگ بھی نہ نکل آوین مگر چوپائی سمرتھ کو نہین دوش گسائین ۔ زب سُر سُر یا وک کی نائین ۔

جسنے دولت زمین مین گاڑی	جیتے جی جہان گور مین ڈہالی
اندھے لوٹے یہ جو کہ ہنستے ہین	ہنسکے ناحق بلا مین پھنستے ہین
رئیس کرنے کی راہ مین پڑنا	اپنے ہاتھون سے آپ ہے مرنا
بیوقوفون کا یہ وتیرہ ہے	مال کھوٹا گویا ذخیرہ ہے
دنیا دنیا مین سُر خرو کرتا	گویا بیکنٹھ کو گرو کرتا تھ

تشریح

بس بخیل کی دنرات گڑھیلے ہی مین چارپائی ہے اگر چرتے ہین تو وہان اگر لید کرتے ہین تو وہان مرنے پیچھے چارپائی تو گئی پکالی کالی صورت لمبی لمبی دم کرکہ سکڑ سکڑ اگر وہان ہی موجود فقط ۔ اندھے لوٹے پر ہنسنا گویا خدا پر ہنسنا ہے مثل ہے کہ میٹھے دوش کہ کمہارے دوش جب خدا پر ہنسے تو ناحق بلا مین پھنسے اب موت سامنے ہی کھڑی ہے نہین اپا ہجون کی مدد کرو انپر رحم کرو خدا سے انکی آرام کے لیے منت بھی ہو فقط ۔ اِس بیوقوفی کو دیکھیے کہ بالشت بھر زمین ہے اُسپر کوئی دوسرا ابھی دعوی کرتا ہے اب آپ کہتے ہین کہ سارا گھر پھونک دونگا

پیر زمین نہ ہونگا اب فوجداریان کچہریان ہونے لگین مگر صاحب ایسے لوگ اپنی زبان کے بڑے سچے ہوتے ہین حقیقت مین اپنے ہاتھ سے وہ دو پہرے اپنے گھر مین آگ لگاتے ہین اب دیرات قانون قانون پکارتے ہین اُسکو وے اِسکو وے اُسکی ہتھیلی گرم کر اسکی ہتھیلی گرم کر قیدیونکی طرح کچہری مین حاضر کھڑے ہین سچ پوچھو تو گھر ہی مین آگ نہین لگاتے بلکہ اپنے تن کی جھوپڑی کو بھی پھونک دیتے ہین واہ رے بیگانہ پن کیون نہو تن دھن جاتا رہا پر بالشت بھر زمین نچھوڑی کسی نے سچ کہا ہے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے ایسے ہی ہوتے ہین چھٹانک بھر کا نقصان اُٹھانا تو برا سمجھا اور دو چار من کا بوجھا بہت خوشی سے اُٹھاتے ہین بے شبہہ لدو ہین۔

جوکہ عورت پرائی کو دیکھے ‏ نام بد اور نرک وہ دیکھے
بچھو چھونے سے ڈنک مارے ہے ‏ فاحشہ کی نظر ہی جارے ہے
عورت اور شیشہ دونون خطرے مین ‏ چھونا کیا بھاپ لگنے جھگڑے مین
عیش دنیا کے گر کیے ہین ترک ‏ لگتی ہے بہشت چھوٹا نرک
گالی اور مارنا کہا ہے عذاب ‏ کر دیا ہاتھ اور زبان کو کباب

تشریح

فاحشہ سے بچو اور نہین بچھو نے کھایا بعضے کہتے ہین کہ دیکھنے مین کیا ہرج ہے ہم کچھ اُسکی صحبت تو نہین کرتے پھر اسی سمجھ کے بموجب اس سے کلام بھی کرتے ہین پر کہتے ہین کہ بولنے سے کچھ ہوا جاتا ہے غرض آہستہ آہستہ دیکھتے بھالتے کنوین مین غڑپ ہیچ ہے گر بہ کشتن روز اول باید اسیطرح

نیک عورت کو بھی خطرہ ہی صحبت بد کے پاس نہ گھڑی ہووے جیسے
بھاپ سے آئینے میں کدورت آتی ہی ایسے ہی عورت کی عزت بات
کی بات مین جاتی رہتی ہی۔ گالی دینا اور مارنا بہر حال برا ہی اور اپنا
عوض آپ لینا خلاف حکم حاکم دین و دنیا ہی۔

جو مذمت سنین ہین اوروں کی	کان ہین رکھین کہان بجز دو تلی
بد بیگانے سے نیک بیگانہ	عاقلون نے اسے بھلا جانا
ہی دیا اور دیا یہ دونوں ایک	جب دیا تب کرے دیا ہی انیک
صبر والے کو روز ضیافت ہی	اسکا کھانا بدون آفت ہی
دم کا کرکے بھروسہ کون بسے	جبکہ دم بھر نہ خود ہو صبر اسے

تشریح

جو شخص دوسرے کی مذمت اپنے حظ دل کے واسطے سنتا ہی وہ اس
شخص کے عذاب کہ جسکی مذمت ہوتی ہی اپنے سر پر لیتا ہی اور کلام مذمت
جسکے کان سے میں پہونچے گویا بھنگے و مچھر کان مین گھسے دیزات چین نہین لینے
دیتے۔ ضیافت اچھے کھانیکو کہتے ہین اور اچھا کھانا وہ جس سے طبیعت خوش
ہووے پس صبر والے کے آگے جو کھانے کو آیا اسمین شکر بھیجتا ہی کہیے ضیافت
ہوئی یا نہین اور جو بے صبرے یا زبان کے چٹورے ہین وہ کھاتے جاتے ہین
پر روح نہین بھرتی دیکھیے کتے کو ہزار پیٹ بھر کے بھی کھانا کھلا دو پر نیچے
زمین مین دیکھا بھالی سونگھا سانگھی ہی کرتا جائیگا انسان کو واجب ہی کہ دوسرے
کی تیل کو نہ دیکھے ہان اپنی تیل کی گھیان اڑادے ورنہ نہ یہ رہیگی

نہ وہ ملیگی فقط۔ غور کی جگہ ہی کہ انسان ایسے بے بنیاد قلعہ کے اوپر بن چڑھا رہا ہی کہ جسکے قیام کا ایک لحظہ اعتبار نہین انسان اس دنیا کے اور عیش مین ایسے مست و بیہوش ہو جاتے ہین کہ انتہا نہین اور مرنے کا نام تو انکی یاد سے مطلق سہو ہو جاتا ہی یہ نہین جانتے ہین کہ موت دونون کانون سے بہری ہی جب آویگی کچھ نہ سنیگی غور کیجیے کہ ایک روز جانا ہی اس سفر کے سامان کی فکر کیون نہین ہوتی اور جب تک اسکی فکر نہین ہی نیک کام بننا دشوار کیا ہوا جو بڑے آدمی ہو گئے ایسے ہاتھ سے تو چنیٹی بھلی۔

جب کہ حاکم خلاف عدل کرے	ظلم کا بوجھ اپنے سر پہ دھرے
بخشش و صاف صاف ہو نہ کبید	بدلے لینے کے چھوڑ دو تم صید
مت کرو جلدی یار رچنے مین	ہان کرو جلدی بد سے بچنے مین
اچھے کامون مین اصلا دیر نکہ	بد عمل ترک کر اور دیر نہ کر
ان پڑھا نیک خوب اچھا ہی	علم والا کثیلا کچا ہی

تشریح

حقیقت مین جو حاکم کی طرف سے عدل نہو تو آسنے اپنے ہی ساتھ تو بے انصافی کی کیونکہ یہان نام بد پایا اور وہان جور خدا کا ہو فقط ایک نظر سے تو یہ صحیح ہی کہ نیکی بدیگران و بدی باخود باید کرد اور دوسری نظر سے یہ کہ نیکی باخود و بدی بدیگران دیکھیے پچھلے قول کا یہ مطلب ہی کہ خدا نے انسانکو اسواسطے بنایا ہی کہ نیک کام اور عبادت کر کے بہشت کا عیش حاصل کرے پس اگر انسان نے خلاف اسکے کیا تو اپنے ساتھ بدی کی یا نہین پس ایسا

چاہیے کہ اپنے ساتھ نیکی کرو جو کہ بہشت مین پہونچا وے اور بدی کہ وہ اپنے
دلکے ساتھ جو دل چاہے سو نہ کرو دل پہ سوار رہنا چاہیے نہ دل کو اپنے
اوپر سوار نہ کرانا چاہیے یہ نفس امارہ او رہی آدرتم او ر جو دیکھو تو تم
کہتے ہو کہ میرا دل سکھی دکھی ہے تو تم اپنے کو دل کا مالک نبانتے ہو کہ دل تمھارا ہی
جو تمسے علیحدہ ہوتا تو یون کہنا تھا کہ مین مال دکھی سکھی ہون سو کوئی نہین
کہتا فقط ۔ اگر کوئی اچھا کام کرتا ہی اُسکی بنیاد اُسیوقت ڈال دینی چاہیے
کہ شاید سہو نہو جاوے اور جو کسی ضرورت سے کوئی بڑی بات مین شامل
ہوتا ہی تو ٹالا بالی ضرور ہی کہ شاید وہ بباعث دیر ہونے کے ٹل جاوے نقط
جس شخص مین علم ہی اور چلن اچھا نہین کہتا وہ ان پڑھے نیک چلین سے بہر حال بُرا ہی ۔

جو بزرگون کے خدمتی ہونگے	بے تردد وہ جنتی ہونگے
جو کہ رکھتے ہین علم سے بھرا	انکو آرام و عیش سے گہرا
لو ہا ترتا ہے کاٹھ کے ہمراہ	نیک صحبت مین تر گئے گمراہ
ہان زبان اپنی بس کرو تم قید	قید سکو کہین کرائے نہ زید
ہاتھ اپنے کو روک کر رکھو	بس مزہ زندگی کا تم چکھو

تشریح

ہاتھ روکنے سے یہ غرض ہی کہ غیر کے مال پر نظر نہ کرو پرایا حق ایسا ہی
کہ جیسے سینے کے اندر سانپ مگر سننے مین ایسا آیا ہی کہ رشوت کھانیوالے
دنیے کو حلال خور کہتے ہین اور جو رشوت نہین لیتے انکو نادان اور
کم نصیب د کمتر کہتے ہین اور اپنے تئین نصیبہ ور و دانا دہ تصور فرماتے ہین

انکا بیان ہی کہ بدون مرضی خدا بھی کچھ مل سکتا ہی ہمارا لینا ہوتا ہی سو
لیتے ہین اور کچھ مفت بھی تو نہین لیتے جسکا کام کرتے ہین اُس سے
لیتے ہین ہمکو بہت سی تدبیرین کرنی پڑتی ہین حاکم کو سودھی راہ کہانی
پڑتی ہی جب کچھ ہاتھ آتا ہی کہیے یہ حلال خوری ہی یا نہین ہان صاحب
بیشک مگر بید شاستر قرآن انجیل وغیرہ یہ تو امتناع واسطے لینے رشوت
کے خلاف ہی مرضی خدا کے کرتے ہونگے کیونکہ کہتے ہین کہ لقمہ طیب
باید خورد عدل باید کرد شیر و بکری دونون ایک گھاٹ پانی پیٔین حق
برا یا نا انکا اُس سو رآس گا سے مگر خدا اپنی مرضی کو ان راشی صاحب
کے کان مین آکر کہہ جاتا ہوگا واہ ری قسمت خدا بھی مل جاے اور
حرام کا مال بھی ہاتھ آجاے اور بعضے ہنود مین سے ایسا بھی کہتے
ہین کہ ہمنے پہلے جنم مین دیا تھا اب پاتے ہین اُنسے سوال ہی کہ پہلے
جنم مین آپ نے کیسے دیا تھا خیرات کیا تھا یا کہ جس شخص سے اب تم جسطرح
لیتے ہو اُس شخص کو اُسیطرح دیا تھا اول خیرات کا تو واپس لینا کسقدر
زبون ہی اور ما سوا خیرات کے دینے کا عوض تو مالک کے یہان سے ظاہر
ہوکر ملا کرتا ہی اب اگر لینے والے نے زبردستی و فریبا لیا تھا سو تم عوض
مین اب زبردستی و فریبا لیتے ہو تو آپ ہمکو اب اتنا سمجھا دیجیے کہ یہ
کسطرح اعتبار ہو کہ پہلے جنم مین تمسے اُس شخص نے زبردستی لیا تھا
سو اب تم لیتے ہو شاید ایسا ہو کہ تم ہی اب زبردستی لیتے ہو کیونکہ
دونون مین سے ایک کا لینا زبردستی سے تو تمھارے ہی قول کے

بموجب ثابت ہے میری سمجھ مین توچوری کرنا جوا کھیلنا وغیرہ اس رشوت
لینے کی نسبت تو بہت اچھے ہین یہ راشی دن دو پہرے آنکھ مین دھول
ڈالتے ہین بڑھکر کے جو عذاب ہی سو یہ کماتے ہین اور جبکہ انکی کمائی غلیظ
ہوتی ہی اور ونکو دکھدائی اور انکو تو نرک جیتے جی ملگیا ع مال حرام بود بجائے
حرام رفت + خوب عیاشی کی اچھی پوشاک پہنی پکوان حقہ لگایا دھوم
دھام سے شادی کی مکان بنوایا سواریون پر چڑھے دو چار حرام خورو نکا
پیٹ بھرا کہ جس سے اسامی تلاش کر کر لاوین مگر انکو یہ نہین معلوم دو بلی
کبیر دُربل کو نہ ستائیے جاکی موٹی ہاے + مناجیو کی کھال سے سار بھسم
ہو جاوے + بعضے صاحب فرماتے ہین کہ کیا کرین بغیر رشوت کے تو کام
ہی نہین چلتا دس روپیہ مہینہ کے نوکر گھر مین دس آدمی کسطرح روٹی
کھاوین اور عزت رکھین آپنے پوچھا جاوے کہ جنکو صرف پانچ روپیہ ماہے مین
اور گیارہ آدمی گھر مین ہین انکا گذارہ کسطرح ہوتا ہی یہ انسانون عجب
غفلت کا پردہ پڑا ہے کہ ناحق و ناروا اپنی عزت کو جو دس روپیہ کے لائق رکھنے کے
تھی برابر پچاس روپیہ والے کے رکھا چاہتے ہین کیا دس پانچ روپیہ مین شادی
نہین ہو سکتی کیا نایل کلی گرگری بنیا حقہ نوشی نہین ہی کیا زمین اور بانگ
کی چارپائی پر سونا نہین ہی۔ ع۔ چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک۔ کیا
دال روٹی سے پیٹ نہین بھرتا کیا موٹا کپڑا جھاڑے کھاتا ہی کیا چھپر مینہ کو
نہین روکتا ہی کیا پیرون چلنا بیمار کرتا ہی واہ ایک ذراسی سمجھ کی کسر ہی ورنہ دن
رات اسی سامان سے عیش و عشرت مین گذر سکتی ہی اور دن اور رات کے

کاٹنا باری کی فکر سے رہائی ہوتی ۔ آنرا کہ حساب پاکست ستاز محاسبہ چہ باک
مگر عقل و ایمان بیش چنین مردان کی باید ۔ اور جو رشوت کی دولت سے دولتمند
ہوا چاہتے ہین وہ ہزار رشوت لیوین اور ہزار سر مارین ایک نہ ایک دن ایسی
آپڑتی ہی کہ سب کسر نکل جاتی ہی اور کنگال ہی دیکھتے ہین اور انکے نوکرون
تنکے کو رستے جھاڑو ہی نظر آتا ہی بس روز مین سختی و سوم دونون برابر ہو جاتے
ہین اور دیکھیے کہ کیا عزت آدمی کی رکھی رہتی ہی ہان وہ بڑا عزت والا ہی جو اپنے
حق کو اپنے کام مین لاتا ہی بعضے کہتے ہین کہ ہزارون آدمی رشوت کھاتے ہین
کچھ بھی نہین ہوتا کوئی ایک دو کی شاید خرابی آگئی آگئی ورنہ خیر اے
صاحب یہان کے حاکم کو صرف کمرے کے اندر ہی کا دیکھتا ہی اور کسی کو
رعایت بھی ہو جاتی ہی مگر خدا کو تو سارے مین دیکھتا ہی مثل ہی کہ کسی
اُستاد نے اپنے دو شاگردون کو دو کبوتر دیے اور کہا کہ جہان کوئی نہ دیکھے
وہان انکو مار لاؤ ایک شاگرد تو کوٹھری مین گھس کر مار لایا اور استاد کے
روبرو رکھدیا دوسرے شاگرد نے اِدھر اُدھر پھر کر کبوتر کو زندہ واپس لاکر
اُستاد کے روبرو رکھا اُستاد نے دریافت کیا کہ کیون نہین مارا اُس
شخص نے جواب دیا کہ آپ نے ایسا فرمایا تھا کہ جہان کوئی نہ دیکھے وہان
ماریو چنانچہ ایسی جگہ مجھکو کوئی نہ ملی کیون کہ خدا سارے مین حاضر و
ناظر ہی استاد یہ سنکر بہت خوش ہوئے اب دیکھیے کہ کیا ہوا اگر شرارت
راشیون کی یہان کے حاکم کو نہ معلوم ہوئی مگر حاکم مطلق سے تو نہین
چھپ سکتی اب بعضے بیحیا ایسے بھی کہہ دیتے ہین کہ خیر وہانکا کچھ مضائقہ نہین ہے

کون جانے کیا ہوگا اور کیا نہوگا اور جو کچھ ہوگا تو دوسرا تو نہ جانیگا اور
اب تو مرنے سے گذرتی ہی فرمایئے یہ دلیلین علامت خاکہ و بی کی ہین
یا نہین اور اُنسے پوچھیے کہ وہ مر کر کہان جاوینگے یہان ہی تو رہینگے
کیا غلاظت اور موری مین کیڑے نہین ہوتے اے صاحب انکو دوکہ
جانے کی تکلیف مطلق نہین ہوگی گھر کے گھر ہی مین کل بلا یا کرینگے
اِن ہتیا. وان کی جان گرو گھاٹ تک نہین جا سکیگی لاش پہلے ہی
چلی جاے بعضے صاحب فرماتے ہین کہ ہم جو رشوت لیتے ہین تو مین بھی
کر دیتے ہین دیکھیے اسنے تو گلے کاٹے اور دو چار کا پیٹ بھرا بھائی یہ
راشی اپنا ہی گلا نہین کاٹتے دو چار خون اور بھی کرتے ہین جس سے
رشوت لیتے ہین نیم بسمل تو اُسے کر ڈالتے ہین اور شاہنشاہ کو داغ
لگاتے ہین اور حاکم اُن داتا کو گالیان کھلاتے ہین اور جو اصل مین رشوت
نہین لیتے انکو بھی بدنام کراتے ہین ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کرے
مگر ہزار ہوا ایماندار کا بال بیکا نہین ہوتا ایسا ذکر سُننے مین آیا ہی کہ ایک
مخبر نے کسی تحصیلدار متدین کی نسبت صاحب کلکٹر بہادر سے اطلاع رشوت
کھانے کی کی صاحب کلکٹر نے تحصیلدار کو بلا کر فرمایا کہ ہمنے سُنا ہی کہ تم رشوت
لیتے ہو تحصیلدار نے کہا کہ ہان حضور سچ ہی یہ سُنکر صاحب کلکٹر بہت گھبرائے
اور فکر مین پڑ گئے اُسوقت تحصیلدار نے عرض کیا کہ حضور کچھ فکر نفرماوین
اصل اسکی یہ ہی کہ جو شخص اصل مین رشوت لیتے ہین انکو طلب فرماکر
پوچھیے سب کا یہی جواب ہوگا کہ کبھی نہ لی نہ لیتے ہین اگر مین بھی یہی

جواب دتیا تو شامل اسی ذیل کے ہوتا اسواسطے میرا جواب آپ سے مختلف ہوتا ضرور ہوا صاحب کلکٹر بہت خوش ہوئے اور رخصت فرمایا مگر صاحب جنکے منھہ مین خون لگ گیا ہی وہ ہزار کہو کب سنتے ہین کہین ڈبڈھے طوطے بھی قرآن پڑھتے ہین ہان اگر نہی ہو دمین اس دریا کے پانی کی آب ریزی ہوئی تو یقین ہی کہ پھل میٹھا آوے اور مجکو تو یے صاحب ضرور ہی برا بھلا کہینگے سو مین خود ہی کہتا ہون کہ مین دیوانہ ہوگیا ہون دنیا کے عیش کو رنج سمجھا ہی بقول ولی۔

ریختہ

ہمن سے مت ملو لوگو ہمن خبطی دیوانے ہین
خوشی کی راہ چھوڑی ہی دکھی ہین آسمانے ہین

ہمن دن رین روتے ہین سو غمسے جان کھوتے ہین
شولی کے بیچ سوتے ہین برہ کی یہ نشانے ہین

تجی خدمت وزیری کی پائی لذت فقیری کی
چڑھے کشتی صبوری کی نفر کے یہ ٹکانے ہین

مراحق یار او جانی پیا ہر نام کا پانی
کہ اکثر ہوینگے فانی ولی راے سمانے ہین

شبد

ارے رنگ جو جی لاگا سو ئی لاگا

ہنسا کی گت ہنسا جانے		مرم نجانے کاکا

گھایل کی گت وہ کیا جانے برہی کی گت وہ کیا جانے سوردا اُسی جبہ رنگ نہ لاگا	جاتن گھاؤ نہ لاگا گھاے سویا نہین جاگا سونر نیٹ ابھاگا
سب سے صورت جنہین کی ہی برہم جو نہووے برہی تو کیون نہ کھین نیک صحبت مین چلکے جو جاوین دوسرونکے جو دکھ مین ہووین خوش رحم کرنا بڑی ہی نعمت ہی	شوق شیشہ سے بناوہی ہردم کالے بالونکا رنگ کیون بیچین آم کا پیڑ پیر کو گاوین ہین قصائی کہاوین مردم کش نکرین جو اُنھونکی شامت ہی

تشریح

اچھا صاحب فرمائیے جو انکی صورت مین نقص نہین ہی تو کیون بار بار لحظہ لحظہ مین بندر کی طرح صورت کو آئینہ مین دیکھتے ہین افسوس ناحق وقت ضائع کرتے ہین کیا ایک دو بار کا دیکھنا تمام دن مین کافی نہین ہو سکتا اور اسمین یہ ہرج کمال ہی کہ جنکو صورت آرائی کا شوق ہو جاتا ہی پھر اُنسے اور کوئی اچھا کام نہین ہوتا اُسی مین اپنا فخر سمجھکر شاد رہتے ہین ای صاحب صورت آرائی کام عورتون کا ہی اور سیرت آرائی کام مردونکا فقط نیک صحبت مین جانے والے کے قدمون کو درخت انبہ کہنا چاہیے کیونکہ جب صحبت نیکون اور بزرگون مین گیا بیشک شیرین پھل پیدا ہوگا۔ شعر۔

ہر وہ لی را نوح کشتیبان شناس	صحبت این خلق را طوفان شناس

فقط اگر دوسرا رنج مین ہی اور انپے تئین خوشی ہوئی بیشک قصائی بنا ہی

چاہیے کہ ایسی تدبیر کرین کہ اسکے رنج مین تخفیف ہووے نہ کہ اور اسکے
رنج کو بڑھاوے اگرچہ قصائی جانور کو مارتا ہی مگر چونکہ فوراً جان نکال ڈالتا
ہی جانور کو دُکھ عرصہ تک نہین بھوگنا ہوتا مگر ایسے شخص کہ جو وہ سر کے
رنج بڑھایا چاہتے ہین وہ آدمی کو بسمل کی حالت مین رکھتے ہین یا
مار ڈالنے سے بھی بہت ہی برا ہی فقط۔ رحم کرنے سے یہ غرض نہین ہی
کہ قصور والے کو سزا نہ دو اگر چہ کو سزا ہوگی تو عدل نہ ہیگا اور جب
عدل نہین ہی تو ظلم ہوا پس رحم کا مطلب یہ ہی کہ رحم یا عدل ہو جیسے
خدا کو رحیم و عادل کہا جاتا ہی انسان کو بھی دونون صفتون سے
موصوف ہونا چاہیے اور یہ بات اُسوقت حاصل ہوگی جبکہ انسان کی
طبیعت مین یہ خواہش ہووے کہ مخلوقات خوشی رہے ایسے آدمی
سے رحم و عدل دونون باہم عمل مین آوینگے جیسے دانا باپ بیٹے
کی طرف رحم و انصاف دونون عمل مین لاتا ہی ایسی صفت سے اکثر
انسان جو عقیل ہوتے ہین موصوف ہوتے ہین اور اپنے غور نظر مین
جناب صاحب والاشان عالی حشم حضور مسٹر رڈل صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر
جنرل پوسٹ آفس ہندو مسٹر بیٹی صاحب بہادر پوسٹ ماسٹر جنرل
سمت مغرب و شمال ایسی ہی صفت سے موصوف ہین اور ایک عالم
ثنا خوان ہی یہ کل صفتون انسانیت مین عمدہ صفت ہی۔

اگرچہ بہت تلخ یہ پند ہے	پر انجام کو فائدہ مند ہے
اسے گوش دل سے سُن اے مہربان	اسی سے بشر کو ہے امن و امان

اگرچہ دوا تلخ دیوے حکیم	تو بیمار پر ہے وہ بار عظیم
شفا اُس دوا سے جو بیمار پاے	تو پھر اسکا دل خطا نہ کیونکر اٹھاے
یہ بندرابن ای شافی ہر مرض	ہو نسخے مین اسکے اثر الغرض

تشریح

غرض یہ ہے کہ صاف وسخت کہنا اگرچہ بُرا معلوم ہوتا ہی مگر فائدہ بہت رکھتا ہی اور للو چپّو کی بات ظاہر مین تو پیاری لگتی ہی مگر اصل مین نہایت ہی بُری ہوتی ہے جیسے اندراین کا پھل دیکھنے مین تو بہت خوبصورت مگر ذائقہ مین نہایت تلخ اور صاف کہنا مصری ہی دیکھنے مین سخت اور مُنھ مین ڈالیے تو بس آپ سے آپ گھُل جاتی ہی زبان بھی شیرین اور جگر ومعدہ کو بھی فائدہ بخشے اب چند غزل وریختہ وشبد درج ہوتے ہین آرزو رکھتا ہون کہ توجہ کو کام فرماکر عرض معروض بندہ پر التفات فرمائیے کہ دولت لازوال حاصل ہووے۔ فقط۔

یہ دنیا جاے قیام نہین دو روزہ مین یان سے جانا ہی
کیون مال خزانہ جمع کیا کسواسطے تنبو تانا ہی
کیون دام مین دنیا کے آیا سودائی ہی دیوانہ ہی
ہان صاف نکل اس پھندے سے ایمان اگر مردانا ہی

سب کام تیاگ جپ نام سمجھ واہ گرو کہہ مندر کہن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

کامنا ۱۲

کیون حرص و ہوا مین جاکے پھنسا ایدل کیا تجکو سودا ہی

ہی خوف کی جا دھوکے کی جا اس جا پہ نہایت کھٹکا ہی
کل امر ہین دنیا کے بیجا سب چھوڑ تجھے یہ زیبا ہی
اس کام مین سب کچھ بہتر ہے گر عقل سے تجھکو بہرا ہی

سب کام تیاگ جپ نام نسمبھو واہ گروکہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن من

بے سود ہی ایدل خواہش زر اور ہیچ ہی یہ آرایش تن
بیکار ہی خوبون کی الفت بیرنگ ہی گلگشت گلشن
بیفائدہ اسپ و فیل و شتر بیجا صل تعمیر مسکن
گر عقل ہی اک ذرہ تجکو دنرات جپا کر یہ سمرن

سب کام تیاگ جپ نام نسمبھو واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہی سارا تن من

بھوساگر گھور کٹھور ہوا نہین سوجھت وارا پارا ہی
سنگھی جہان ایک نہین اپنا تہان نا کچھ اور ادھارا ہی
نیا جھنجھری پانی گہرا کیفیت ڈگمگ مجھ دھارا ہی
سوامی میرے پار لگا دین دوسر کون سہارا ہی

سب کام تیاگ جپ نام نسمبھو واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھ چین بڑھے اور پاک رہی سارا تن من

منزل دور راہ ہی آٹ پٹ سر اوپر بوجھا بھارا ہی
کام کرودھ مد گھیر لیو ہے بھاگیو نہین آبارا ہی

بیت مولانا ے روم - چیست دنیا از خدا غافل بدن + نے قماش و نقرہ و فرزند و زن -

جب کھین ملین بھبھوت من کوئی سُنے نہ تیری پکار راہی
چھن مین تن دھن لوٹین تیر آتے اب یہی بچار راہی

سب کام تیاگ جب نام سُمبھر واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سُکھ چین بڑھے اور یاگ رہے سارا تن من

دُرلبھ جنم ہے یہ تیرو کیون واہ گرو نہین گاتا ہے
پچھتائی ہے پھر او نر جو کے من مایا مین بھرماتا ہے
جب کال بھونگم آکے ڈسے تب کوئی سنگ نہ جاتا ہے
ہو ہوشیار ذرا اٹھ بیٹھو سُنو سُگم اِک باتا ہے

سب کام تیاگ جب نام سُمبھر واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سُکھ چین بڑھے اور یاگ رہے سارا تن من

جو دور کی کہنے والے ہین اور اس کوچہ مین وہ رہتے ہین
وہ سچ بہت کچھ کہتے ہین گو رنج و مصیبت سہتے ہین
جب کہتے ہین حق کہتے ہین گو بحر الم مین بہتے ہین
جو مرد حقیقت مین ہین ابدال وہ دم بدم یہ کہتے ہین

سب کام تیاگ جب نام سُمبھر واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سُکھ چین بڑھے اور یاگ رہے سارا تن من

جو کل کرنا ہے آج کرو اب جلدی کرنا اچھا ہے
گھڑی مین کچھ ہے گھڑی مین کچھ ہے کل کو کسنے دیکھا ہے
تو دل مین اپنے سوچ ذرا ابلیس تو دشمن سب کا ہے

میدان ہی اور گوے ہی اب جھٹ پٹ آگیا عصا ہے

سب کام تیاگ جب نام بشمبھر واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھہ چین بڑھے اور پاک رہی سارا تن من

گھٹ مین تیرے بسا ہے انہد سُنا کرو تم اُٹھو جام
سُنتے سُنتے انکھہ لگیگی سُنت بتاوین اِسکو نام
دھیان ہے جسکا وہی ملیگا نہین ہے اسمین ذرا کلام
متھیا بھرم وہی تو خود ہے مجکو بھایا ہے یہ کام

سب کام تیاگ جب نام بشمبھر واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھہ چین بڑھے اور پاک رہی سارا تن من

ہونٹھ بند کر نین میچ لے کان مُوند کر دے از از
خیال سہسم طرف رہت کے مقابل ابرو سُن آواز
سوہنگ دوارا یہی مین سب کچھہ اور جگت کو کھیدیسا نہ
یہی معرفت یہی حقیقت اِسی پہ مجکو ہیگا ناز

سب کام تیاگ جب نام بشمبھر واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سکھہ چین بڑھے اور پاک رہی سارا تن من

گر عیش کی تجکو خواہش ہو تو جنت ہے تیری منزل
ورگر تمنا نہین ہے تیری دربن سارکھہ اپنا دل
محو ذات جیون موج بدریا نور مین نور سے ہو واصل
تسبیح یہی اور ذکر یہی ہے وہی بس اپنا آپ وگل

سب کام تیاگ جب نام بشمبھر واہ گرو کہہ مندرابن
بس نکمت پائے سُکھ چین بڑھے اور پاک رہی سارا تن من

۱۲
کل محیط واحد تھا حقا کوئی نہ تھا مقام یا چیز
پیدایش تیری کہان سے آئی اپنے دلمین کرو تمیز
انا الحق ہی قول حقیقت سمجھ یہی ہر قلب عزیز
ورد یہی سمرن مین یہی اور یہی گزارش ہی دل نیز

سب کام تیاگ جب نام بشمبھر واہ گرو کہہ مندرابن
بس نکمت پائے سُکھ چین بڑھے اور پاک رہی سارا تن من

۱۳
نفس امارہ از بس ناقص مطیع جو ہوگا اسکا تو
دوزخ پائے آگ کے جھٹکے سڑے بدن آوے بدبو
بچھو بھونرسے سانپ چھپکلی تن مین لپٹین سیاہ ہو رو
حفظ مین رکھ ای حق تعالی تو یہی ہی دلمین گفت و شنو

سب کام تیاگ جب نام بشمبھر واہ گرو کہہ مندرابن
بس نکمت پائے سُکھ چین بڑھے اور پاک رہی سارا تن من

۱۴
جس کوچہ مین جو جاتا ہون سنتا ہون وہان چرچا ہی یہی
افسوس وہ دنیا تجتا ہی سمجھا و چلو اچھا ہے یہی
غریب ہوا وہ لاکھ کہین تقدیر کا یہان لکھا ہے یہی
کہین گوکہ یگانہ بیگانہ بر دل کو میرے بھایا ہے یہی

سب کام تیاگ جب نام بشمبھر واہ گرو کہہ مندرابن

بس مکت ملے سُکھ جین بڑھے اور پاک رہے سارا تن مین

اِن لوگون کی مگر سُنتے ہو یہ کام سے اسر بار تو ہے
ہے حال یہان گمراہی کا ہشیار رہو اسپاڈر ہے
اس کام مین جلدی لازم ہے تجویز یہی اچھی گر ہے
زنہار کسی کی اب نہ سنو جو دل مین سمائی بہتر ہے

سب کام تیاگ جپ نام سنبھو واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سُکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن مین

بیفائدہ ناصح بکتا ہو سُنتا ہون کسی کی کب مین بھلا
کیا جانے کوئی اس لذت کو جو کچھ کہ اُٹھایا دل نے مزا
کسطرح سے مین مشتاق نہون افلاک سے آتی ہے یہ صدا
مین کان سے اپنے سُنتا ہون فرماتا ہے خود رب میرا

سب کام تیاگ جپ نام سنبھو واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سُکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن مین

یہ ناصح کچھ دیوانہ ہے کیا فائدہ ان تدبیرون سے
ہم بندا اُسکو کہتے ہین جو بند ہو تیرتا تیرون سے
یان ظرف نہین اپنا ایسا جو بحث کرین بے پیرون سے
بندرابن نانک گن گاؤ کیا حاصل ان تقریرون سے

سب کام تیاگ جپ نام سنبھو واہ گرو کہہ بندرابن
بس مکت ملے سُکھ چین بڑھے اور پاک رہے سارا تن مین

۲ - غزل

گرو تیغ بہادر نے بنایا ہے سبھی کام — کاٹے ہیں جگت پھند لکھایا ہے گرو نام

ہیں ڈال بھرے میوہ گل یاد صنم سے — جھک دیتے ہیں پتھر کی عوض پستہ و بادام

رہتے ہیں الگ حالت درویشی میں مصروف — دنیا کی خرابی سے ہوئے فارغ مادام

سوتے ہیں جہاں خاک کی مسند سا بچھا ہے — رہتے ہیں شب و روز بہت عیش و آرام

کعبہ میں پھریں سیر کریں بندرابن کی — ہستی کے سبق لیتے ہیں امرت سے بھرا جام

۳ - ریختہ

۱
گرو کی ٹہل کرتا نہیں
گرو کی رضا جانی نہیں
من مت سے تو ڈرتا نہیں
سیوک ہوا تو کیا ہوا

۲
راگی الاپے راگ کو
انہد کی دھن جانی نہیں
بھرتا سروں اور گرام کو
راگی ہوا تو کیا ہوا

۳
دھیانی جو دھرتا دھیان ہے
سوہنگ شبد کی گم نہیں
تن کو کیا جو خاک سے
دھیانی ہوا تو کیا ہوا

۴
گیانی جو کہتا گیان ہے
سرتی آہنگ برہم اٹھی
بیراگ سم دم نا ہوا
کہتا پھرا تو کیا ہوا

۵
سادھو جو پڑھتا پوتھیاں
تن میں نہ سادھا آپنا
بانا جو رکھتا پنتھ کا
سادھو ہوا تو کیا ہوا

۶
گرہی جو رکھتا ہے گرہ
بھوکھا پیاسا پھر گیا
در کو کھلا رکھتا نہیں
گرہی ہوا تو کیا ہوا

۷ برکت جو رہتا دیس مین
الک لکھا نہیین آپ مین
اندری کا سنگ چھوڑا نہین
بھرمت پھرا تو کیا ہوا

۸ برہی جو بن بن مین پھرا
دیکھا نہیین گھٹ آپنا
اور دیس بندرابن پھرا
برہی ہوا تو کیا ہوا

۴ - راگ کافی تال کہروا

تو پھیر اسے مجھے یہ آیا شول

۱ اسی جگت کو ایسی گت کو دیکھ رہا تو بھول
۲ جال کال مین پھانس لاکھ مین یہی نرک کا مول
۳ بار بار تجکو سمجھایا مت تو پایین جھول
۴ اب بیچ گھومرن ست گرکی اسکے رکھو نہ ڈھول
۵ سرت شبد مین راکھ کے بندرابن گھٹ جھول

۵ - غزل جھنجھوٹی

غرور کر ایسا رتن انمول پھیکا جائیگا
عقل ساری گم ہوئی ایسی سمجھ کیونکر ہوئی
تان کے چادر کو سوتے ہو اس جہان جب یہ
یہ دمونکی ڈاک کیا ہے نام شمرن جائیگی
تجکو جو نازدا ہے یہ دھن تک ہے آرام کا
تجکو تن مثل بندرابن ملا شہ بھاگ سے

کیا بھلا مشک ختن اس تن تو لاجائیگا
دیکھ کیا تن ہے کہ اٹھ ڈال نا یا جائیگا
یاد رکھ یہ لاکھ ہو ایسی ہی بھوگا جائیگا
ہاے چہرہ مہر کا لی جم سے چھپایا جائیگا
واہ گر ہے گہنے سے تو بالکل صفا جائیگا
کیا عبث درشن بنا اسطور چھوٹا جائیگا

۵۸ جواہر آزاد اردو م ۱۲

۶ - ریختہ

کرون تجویز کیا اِسکی کہ اپنا حال بھولا ہون
نہ چھتری شُدر مین ہونگا برہمن بیس مین نا ہون
نہ لنکا اور بھرت کھنڈ سے نہ کابل شام سے مین ہون
نہ کشمیری نہ پنجابی نہ برمھا چین سے مین ہون
نہ پورب سے نہ پچھم سے نہ اُتّر سے نہ دکھن سے
نہ دیوت اور نہ پچھمی سے نہ بیکنٹھی نہ سُورگی ہون
بنا گھر ہر جگہ میرا جہان آرام ہے تیرا
سِوا اک واہ گُرو بن اب نہین کچھ اور جانون ہون
نہ بندرابن نہ کعبے سے نہ ہندو اور مسلمان ہون
نہ دھرتی آسمان سے ہون نہ دن سے رات سے مین ہون

۷ - شبد راگ کافی یا جھنجھوٹی

ری سُن سُن من تو انہد دُھن
کِنگری بین پکھاوج گھنٹا
او انگ سارنگے وارے پار کے
مِردنگ ڈربین پار پد پرست
بندرابن پورن گرو درشت

تیرے گھٹ بھیتر مین ہو رہی دھن
ہو وے استھر تو تا مین گُن
مُرلی دُھرمُدھر دُھن سُن
گرم جھرم سب جر بھئے بھن
مٹ گئے آون جاون چُن

۸ - غزل

درد بھی دیکھا بید دیکھی آس یار کی
شکل جو رب نے دکھائی دیکھ لی ہر بار کی

سر کے اندر رہی صدائے یار کی بانا زکی
گوش کو جب بند کر آواز سن خوش پیار کی

اُسکے در پہ جھانجھ نقارہ نفیری باجتے
ساز ستار بانسری اور بین بیاج رنگ سار کی

دل کے اندر نام اُسکا رم رہا بار گر خوف
بند لب کو جب کیا سمرن ہین پھیر ایچار کی

ہٹ رہی دنیا کے لہو لعب سے ای ہائے دل
بان ہی یہ خشک کو آن باولی بر جا ہر کی

جھوٹا عالم ہو گیا سچا کہو کیونکر یہ کیا
جھٹکی تو نے ڈالدی ہی جابجا بیان انہار کی

نگر بندرابن کسا اندر سا نور ایمان ہو آیا
ٹک نگاہ غور سے صورت جو دیکھو اُس یار کی

۹ ۔ تلانا

سُرت یا تھارے گھر جاب لو

گھر بچھڑت رہی بھول تن من سنگ
جیت بدھ اور اہنکار موہ بس

سُکھی دُکھی بھو ہو سے لو

کدرکٹ کرکٹ دُھن جیت نا متا
لڑ لڑ دھانگ لڑ لڑ دھانگ

سمٹ سمٹ یگ نور بھر گونج تک
باجا تیرتہ تیم تو گاناگا سے لو

آگے چل سن جہان دھن سال
سن سن من ماین ہر کھ پات

تا را گگن بیچ در سے
جلت یون سن نن سن نن نن

بندرابن جہان لیت دھیر
تہان سہج رمیا پاے لو

۱۰ ۔ راگ دیس

جانا جی تھارہ بھیس

بھاسے جھوڑ جھوڑ

۱	مان منی کی چادر اوڑھی		نسے ہوا بھے پور

۲ سیل دھرم تم سب ہی تیاگے — کیسی مت ہوئی تھوڑ ھو
۳ پرمارتھ کی بات نہ ہیری — لوگے سر پر گورو
۴ پل چل ہر بندرابن ہیرو — نرتن جات ہو ڈھورو

۱۱ - غزل دیس

کبھو صبر نہیں بات یہ گھبرانے کی — اب ضرورت ہی بڑی قلب کے سمجھانے کی
تلخی صبر کو زنہار نہ کڑوا سمجھو — جبکہ امید تمہیں شیرین ہی پھل کھانے کی
ہی حقیقت میں یہ کڑوا بھلا تم کو عظیم — یہ ہر اسانی کی معجون نہیں کھانے کی
سمجھو تو جھوگے ذرا اصل حقیقت اسکی — یہ سمجھ ہوگی دوا طاکے امان پانے کی
بے رضا اسکے کبھی کچھ نہیں ہوتا ازل — پھر نہیں جا وہاں پیر کے پھیلانے کی
اپنے اللہ کو تم عادل و منصف سمجھو — پس رضا اسکی اصح وہ نہیں ٹہٹ جانے کی
اپنے مالک کو اگر حاضر و ناظر جانو — کیا ضرورت رہی بندرابن جانے کی

۱۲ - شبد راگ کافی

تو مدھ ماتا رے ماتا
پیارے واہ گرو نہیں گاتا

۱ رین دوس اس تن کے کارن — نئے نئے رنگ بناتا
چھن چھن موت پڑی سر کھیلے — تا کو بھجے نہیں لاتا
۲ نت دکھ سہے مرتم میں پاوے — مارین جسم کے کھاتا
مت بھنگ ہوئی جاوے تیری — ایسی کون پلاتا
۳ دھن سمپت بادر کی چھا ہیں — سو تو حرص بڑھاتا

	پھل اسکا کچھ اور نہین ہے		نا حق جگر جلاتا
۴	منو راج کا کھیل نا کر		دیکھ دیکھ مسکاتا
	اک چھن بیتے بھنبھو لنگلا		یون آرام نہ پاتا
۵	بالو بھیت رنگی بھو رنگ ہے		بندرابن کہہ گاتا
	گرے اچانک باد ہی جاوے		اب کیا کرے بدھاتا

۱۳ - ایضاً

جیتا واگھٹ بسیورے
جو گھٹ سادھ درو ہی ہووے

دیکھ سادھ کو ہاتھ نہ جوڑین دینے کو کچھ نا ہین رے
ایسے نر کو کر سم جانو ہمیو متی ہٹا ئے
کوڑی کوڑی مایا جوڑی کھاوین نہین کھلاوین رے
دن مین رات کری ہے گھگھو بلمو متی ہلا ئے
بھو کھے کی کچھ تراس نہ لاوین دیکھو بڑے قصائی رے
پانی مین جیون آگ لگی ہے بجھیو متی بجھا ئے
بھجن سمین تو پریت نہ لاوین واہ گرو نہین گاوین رے
بندرابن ایسے گھٹ اندر رہیو چھپے چھپا ئے

۱۴ - بہاگ

بھجن بن باتی ہوئیان سکھیان

روپ بنایا بندا ناہین چام بنا کیا ہڈیان

سُوانس ڈھک نسدن کھویا داوگر ہو ہے چھایاں
اب پچھتاوے جب کیون سو یا لٹ گئی تیری ہنڈیاں
سُرت بسائے پھلدانا ہین یہ دہ جھڑ جھڑ بریاں
سُن نگر بندرابن پایا چھین ہین ہیں سر جٹھیاں

۱۵ - بلانا

ست سنگ من رنگ پھل پائی

۱	منج سُرت کو پاوے انہد	سنت شبد جھن جھن جھنن
۲	پل پل بیہ بیا گئن سُن باگی	جھاک رہی یدما ہین
	مہر مو ہینگ شبد سُن کھت	سار یم سار یم سُن سُخن
۳	آٹھت شور دُھن گھور مدہر یا	دیکھ جبیو یہ بشش دابہین
	میل کرم نندرابن جھوٹی	کشن جسال ہم ہم ہنن

۱۶ - شبد راگ رام کلی

نس دن باجے بجین رسال
جب تب پوجا رہا نہ کال

۱	گنگا جمنا سنگم نت	ارچا پوجا سوارتھ ہت
	کرم بڑھا دین بڑی دالید	آنکو سکہ نہین تینون کال
۲	پریم اکھاڑے مین نہین کھیلا	نام بھگت جی بڑا سو ہیلا
	چھاپا تلک بیتیا مدھو تی	سر پہ راکھے ناحق بال
۳	گھر چھوڑین اور نہین جاوین	اچھا اگن پڑی جھ کاوین

سوانگ دکھا کر بن بھیل کھاوین — کیون تیاگی تم روٹی دال
۴ کام کرودھ موہ نہین تیاگی — موڑ منڈاے بھئے براگی
چادر رنگ کے بھیس بنایا — پھروں دھوئی تن کی کھال
۵ بھئے گرہستی پاپ کماوین — ٹھگو بھے کبھی نہ ٹکہا پاوین
بھجن بندگی نیک نہ جانی — کوڑی کوڑی جوڑین مال
۶ نسدن چنتا من مین آنے — پیسے کو بھگوان بکھانے
ست دارا سے نیہہ بڑھاوین — انکا نام دھرو بکرال
۷ تن کو چھین چھین پرکھ نہارین — مرنے کی نہین بات بچارین
تیل پھلیل سگندھ لگاوین — انکو کہیے سسا سیال
۸ دکھ سکھ دونون اتر بیاپین — برہم گیانی نام الاپین
کرتا کو چھوٹا کر گاوین — جگت بتاوین خواب خیال
۹ انتر برتی چھین نہین جو وے — برہما کار کہو کیس ہووے
ایسے گیانی کلجگ ماہین — انکی گتھ مت پوچھو حال
۱۰ دیکھ دیکھ کلجگ کی ریتی — گرے پل پل بنتی گیتی
داہ گرو تو دھن نانک — سب دکھ سنج دیا ہے ٹال
۱۱ اس تن کو بندرابن جانو — گھٹ اندر درشن پہچانو
سکھ آرام جو کہہ جیسے — اپنی سرت گگن پر ڈال

۱۲ — شبد راگ رامکلی
جکبر سرت گوئیان شبد سن

دھن کُٹ گھٹ مین دھن رسال
رہیان پہ کھیان کرت ہو

جہان جہانجہ مجیرا باجت ہو وہن شرت اڑیان
ناد کا سواد تھو تم ٹھہرے دھیان ہرتیان ترت ہو

جھانگ جوت جھل مل نہار ورگ سُورج کرن نُمان
مندھر دھر مرلی دھن ہو دھر کھیتان بھرکھیان بھرت ہو

بندرابن گھٹ مین نہار شبد رس لیان
شرت دوی سن مین چڑھا دعرشیان علشیان کرت ہو

۱۸- پربند

تروار مین بج دھامی نرت مرتنگ

تین انگا دہ دھن بندھ بھون سُن	لکھ گھر جا کرا انوپ کرتنگ
دھر تکیے کرم دُکھ جاایک	بج سرو پت گر بہہ گیانی جانی
جب دو دھر چانی رس ان گانی	تب جانی ست ہرتنگ تو ٹھہند منگ
تیت سمات پد نیتھ ہو بن جھن	لہین دھن ناگر چراہ مرتنگ
لکھ سنیے کرم سو ہا ایک	پک بلوک مندر دھر دھامی سوامی
بج منتر جانی ہوا کامی سے ارامی	کین ہر کھنگ بندرابن ترت ترتنگ

۱۹- ہولی

ایسی ہوری کھیل جا مین ست سنگ رنگ رنگو ہری

۱	جھن جھنکار سنو مری پیاری	صورت سنگھ گھوری

۲	دھیان گلال ملویا تن سے ہوت آواز گگن تر سے مین	تو شبد سے کے رنگ جھکوری نا دکو ساج بنو رہی
۳	چیت سے چیتا ناگھ سکھی ری نیتی دھوتی جب تپ ہو جا	تو اک رس ٹھاٹ ٹھٹوری کتنے رہی بھانت کر دوری
۴	من ختا نا ہین جھٹ پٹ کو کھٹ شاستر پڑھیا مہہ سیکھی	تو انہد شبد سنوری تو پنڈت نام دھروری
۵	مان منی کی چادر اوڑھی باچک گیان کو ہان بھیو سارشبد گہہ جگ جیون سے	تو نا دکی آد ڈھکوری بندرابن اس جنم بجیوری تو ست پد نام ملوری

۲۰ - ایضاً

پھیر گگن مٹھ دھاوری
صورت بن آئی

گنج کنول کو دھار گے + انہد بجائی	جھنگا شبد جھنکار کو + پرکھو چیت لائی
سنکھ مردنگ دھن گھو پش + آگے چل جائی	پورب باسا چاند کی + پچھم نہیں بھائی
جوت سروپی دیکھ کے + مرلی تس دھن بھائی	اس مندر کے پار سے + پرماتم پائی
سوہنگ شبد سمجھا گے + تہاں سرت لگائی	بندرابن گھٹ جو لکھے + ہنسا ہو جائی

۲۱ - یک تالا

۱	میرے انہد کی لاگ دوسری نہ کوئی
۲	من کا سنگ بھول دھا سرت سار کھوئی

۳	اب راگ لارے پھیل رہی تکت کون بھانت ہوئی
۴	جوت نبھان چھیب نہار او انگ پار سوئی
۵	بندرابن سوہنگ مانہہ شرت نت سموئی

۲۲ - ایضاً

ست چیت آنند نت پار برہم ہوئی
اہنکار بپ کو دھار جیوہان کھوئی

اہنگ مم کو تیاگ جیو بھاش ناش جوئی
بدھ نکھید ایکسار ہیجیے سم کوئی

بندرابن جگت بھاش کلیت پن سوئی

۲۳ - ٹیپ

	مینڈے حال رہندیان وے بھرم جال
۱	ست سنگ کی گل جب درساوے وے دور بھیو کرم کال
۲	یہ جگ جھوٹ ست گر دکھیے وے انھوا تنبو بال
۳	یہ دکھ سانون ست دکھاوے وے جیون لاگی سپنے بھال
۴	واہ گرو سے نیہہ لگاوے وے لے آرام کمال
۵	بندرابن منو راج دکھاوے وے جھوٹا اندرجال

۲۴ – ہمیر

گھورے ڈھر رین جتن مارے نت متیا

۱ کام کرودھ مد لوبھ کو مارو
دھن رسال پرکھو جتن کارا
۲ شیام سیت ورگ کنول نہارا
بندرابن درش پرش درسانو

جار دواہنگ موہ کی چھانا
امر بھئے رس پیتا
رمتا رام سبن سے نیارا
ہمہ کہہ ہر کہ ہر کھیتا

۲۵ – ٹھمری

راہ گرو نت جیت رہون
پل چھن مین توری چاکریان

۱ من سے کہو لگو سادھن سے
بھجن بنا کی سار رہی ہے
۲ تن سے کرو ٹہل سادھن کی
چھا گرہی ہار سبھی ہے
۳ دھن سے پیٹ بھرو بھوکن کی
کام کرودھ مد چھوڑو یوہی
۴ میٹھا بچن کہو یا سکھ سے
بندرابن یون مکت ملی ہے

ستم دم شم دھا جاگریان
ہوئی لہر بہر کی باوریان
دیا دھرم نہین آکریان
لئی صبر کی چادریان
بھجن کرو رس باسریان
ملین گرو تو وہ حاضریان
سکھ ہوے سبکی خاطریان
کھل گئی دل دی انکھڑیان

۲۶ – تلانا کھماج

جی پر جاگ سمرن بلاسے

کچھ کہو تو اسکے ڈھنگ ڈھال
دیکھا جی کس وہارن سے
۱- کیا جل تھل بیچ برچھ مین
یا سن پتال پون مین
یا مین نا اسکا ابھی ہین
کرم آیا سن جوگ گیان سے
۲ وہ ایک انیک چھپا ہی عیان
کہین سوتا ہی کہین بیٹھا ہی
کوئی ست چت آنند بتانے ہی
کوئی رنگ نہ روپ بتاتا ہی
۳ دیکھا جی سب مارگ سے
جیون پوستی معجون بتاتے ہین
کرم آیا سب جوگ
جب درپن سامنے رکھا ہی
۴ جیون بالک کو سمجھاتے ہین
جل تھل ہردے بیچ دکھایا
اب سنکلپ کرم جوگ نہین بنتا
نامی نام ابھید بتایا
۵ اک سمرن ہو سے سمجھایا سے

کیا روپ رنگ کچھ اور پتا
ہان پایا بڑا وہ نہیلا ہی
یا چاند سورج کوئی تارے مین
یا پورن دیکھا سارے مین
یا ہردے گگن مین پایا ہی
کم مارگ کہو سو سہیلا ہے
کہین رام رحیم وہ کہلاتا
کہین کھڑا ہاتھ سے رتیا ہی
کوئی سیت شبھ رنگی بتاتے ہی
جب آپ ہی آپ اکیلا ہی
پھر سنسار دکھا استے ہین
آخر سا روپ ہو جاتے ہین
یہ من کو نشچل کر لاوینگے
تب آپی درشن میلا ہی
پڑھ آچھر پنڈت کہلاتے ہین
من بدھ ایکاگر ہو جاتے ہین
سرب ایاس مین نکھ سمرن سنتا
دیکھ رام نام کا میلا ہی
دو جا سوانس سے ہوتا ہی

تیجے سُرت نادسے لاگی
ساسیپ ہو ارس پاوے ہے
بندرابن اب او لاہیو ناگو لاہے

یہ شبد ب برجھ کھلاتا ہے
جیون آولا جل ہوجاوے ہے
سارے اک رس پانی پھیلا ہے

۲۷ - امین

دھن جمنا رس پیجیے

جہان نہین شول بسال شبد سُن
بھاری لالا آیا پانی
ڈھیانی جانی جی بھاگھا

پدپہ بین برت آدھیندسے
جانی دسے راگا تالا
پورا جانی سوراوے

گھڑکٹ جھجیر اجھن ننا + دہا دھر کٹ دھم دھر کٹ دھا دھم دھر کٹ
دھم دھر کٹ چیت نامتا - آگی ہاتھ اگی ہاتھ + جیون جھبکسا مرگ
مرگ مرگ لاری رگ رگ پاگا -

دھن عجب مرلی کی نادسے
سُرت بندرابن دھرجانے دیجے

تن مرتک من مرتک جہان جم مرتک تم مرتک بھیدشامتا

۲۸ - شبد راگ بھیرون

من میرا اگلر پالے
مین منہاری بیپاگی رے

ست سنگ دھارا جات ہی ہے
گدا اُٹھ باٹ بہہ سنگم سنے ہین
جگ بھرلے گا تین اُجھگی

لاگے نہ ڈول رسن یارے
دھر سر نام انڈلیا رے
تو سیج ہے ہوسے اُغیا رے

تو نہین بالک چالیس گنا کے — مت کھو لاج نگر یارے
جھٹ پٹ تو گھٹ سر لیوے — ہووے جیٹھ بدر یارے
لے گرہ کر پا نام سون لاگو — یہی ہے سودھی ڈگر یارے
بندرابن من کو سمجھایا — کر سیتل میری جگر یارے

۲۹ - ایضاً

دم چلا گرا کر گا گری

بھائی بند کٹم سب رووین — چلیو میت اب تیاگ ری
ہاہاکار سبھی من اُپجا — دھنیہ دھرو جب آگ ری
جگ جلتا آنکھوں سے دیکھین — آپ نہ چیت ابھاگ ری
دھن پروار کٹم اور دیہی — یہ نہین ساتھی جاگ ری
یاد کرو بندرابن جانا — گر چرنن شرن لاگ ری

۳۰ - دُھر پد بھیم پلاس

۱ تیرے ناہین شبد سار — جا مین پنٹھ لے دیدار
تاہی ماہنہ سرت گاڑھ — جا یین جاپو نام کو
۲ آپا چھوڑ رین کو توڑ — سُرت موڑ گرہ سے جوڑ
یہی ہے سو پنتھ چلو — جا سے ہووو کام کو
۳ گنگا ہے نگر ماہنہ — نہاے برت کو سنوارے
تیرے ہی نام سون نستار — دیکھ نرکھ رام کو
۴ جال توڑ بھرم چھوڑ — کرم گھوڑا موڑ چھوڑ

بندرابن کو ہلو رے ۔ یا ییو دھام کو

۳۱ - شبد تال کہروا

داہان تل باہان تل دونون ایک ٹھابن رہے

شیاما تل کی یاد ستے تالی ۔ جو تو سُرت لگاوے رے
آلٹے نینن نرکھت رہیو ۔ سو تل تجھے دکھاوے رے
نال نیک کی کھڑکی دیکھے ۔ جھینا رستہ اندر پیکھے
وہان تو بل بل سُرت جمیو ۔ جھانک جوت درساوے رے
ایسی بدھ سے سُرت چڑھاو ۔ جو چاہے سو پاوے رے
جو اچھا سدھی کی ہووے ۔ تجکو وہ مل جاوے رے
جو تو چاہے مکتا ہووُن ۔ آگے سُرت بڑھاوے رے
بندرابن کا پنیڑا نیارا ۔ سَت سَت کہہ دے گلے رے

۳۲ - شبد ہولی بھیرون

سمپت رتن سکھی یہ چلی رہی

سوانس گنے مل مٹھ ہوئے رہتے ۔ ڈے ہے گرڈھ اک چھن نہ لگی رہی
مات پتا بندھو سب رووت ۔ اب یہ شندر دیہ جلی رہی
مرگیا لوگ سبھی اس گاوت ۔ گھومر رہی گل پھانس ڈلی رہی
مرکر جاوین شوئی بڑھا گی ۔ جو مرہے او چھے کرم بلی رہی
جتنے سُرت شبد مین رکھتے ۔ وہ بندرابن گئے لگن گلی رہی

۳۳ - راگ جیت سری

کاہے آپن پو بسرائیو

جو جو بھرم کیے بالک سم	تن سے آپ ڈرائیو
دھیر نہ دھرے بھرم سون بھیپیو	بھوتا رُوگ لگائیو
ان ہو ابھی ہردے بیچ دھارن	دور کرن کو دھائیو
جتن سبھی سوچے من اندر	سوان چھپایا بھوبکائیو
لکھ بندرابن گیان انجن من	نا حق دُھرم مچائیو

۳۴ - راگ گوری

پیارے بکھین مت لپٹانو

لوبھ موہ بسرو گھر دھن کو	مانو بکھ ڈھل کانو
کھیم کشل اپنی تم چاہو	بھجن کرو بھگوانو
بھوکھ پیاس کو سہے تو نیتا	جب تو ست پہچانو
نسدن آٹھ پہر تم جاگو	رہو شبد لولانو
بندرابن یہ چھیل ڈر ابھ ہے	کوئی برلا جانو

۳۵ ٹپہ

نام رس پیجے رہی اب مت بھولو رام
بھولے بھول کو جات بھیو ہے تیری مت بھی شام
سوانسا سوانس ترنگ اٹھاوے یہ بدھ آٹھو جام
من کی گت اس رنگ پہچانو جیسے گرگٹ جام ہا
ترکوٹی مدھے باس یوہی جب ہا آہ ہام

گھٹ اندر ساگر لہراوے جہان بندرا بن دھام

۳۶ - شبد

جو نہیں رام نام بھیو چیرا

شو تم جانو نیٹ ابھاگی
کراسنان نام کے ساگر
دھن لچھمن دھن بھرت شترہن
دھن اجودھیا ہی بندرا بن

جا سے پڑے جم گھیرا
پایو سیتا رام نبیرا
دھن سیتا جن رام اگھر ہیرا
جمن چرن رام نے پھیرا

۳۷ - شبد

شام سندر چھب موہ شہائی

مرلی للت مندر سندر دھارے ادھر سجائی
مور مکٹ پیتامبر سوہے لٹک لٹک درگ سین بجھائی
دیکھ روپ برکھبھان دلاری جھکے نین سدھ بدھ بسرائی
کرت کلول کام بن باہین بندرا بن گھر بجت بدھائی

۳۸ - راگ کلیان

نام رس پیجے جی پیجے جی پیجے جی

ان سرو ور گھاٹ منوہی جھٹ پٹ غوطہ لیجے - کر اسنان بنی کھو چھیجے
سیتل انگ کر لیجے - من جیار جیون دیس دیکھے آنند پل پل کیجے
شبد کی اور سرت کو راکھو من شبد سنیجے - واہ گرو درسو بندرا بن اپار نتر پرتی کیجے

فصل جو پہلی ہوئی تمام - تن من سے جپو نام - پورا ہووے تیرا کام - کوڑی لگے نہ دام
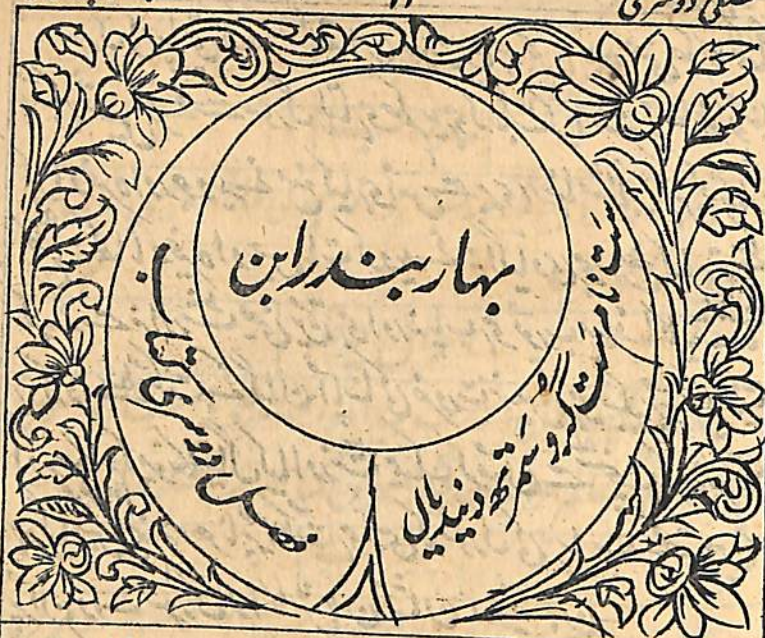
اس فصل مین اصل نشا یعنی سِدھانت شاسترون سَنتون بِشنومَت اور مذاہب عیسائی و اسلام و صوفی و ناستِک وغیرہ نسبت مُکت و پیدایش عالم درج ہی —

موافق پُورب میانسا

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہی اور کس جتن سے مُکت پراپت ہوتی ہی —

جواب

سورگ کی پراپتی کو مکت کہتے ہین وید مین جو بچن ہدہ یعنی حکم کا لکھا ہو اسکی تعمیل کرنے سے سورگ ملتا ہے حکم یہ ہے کہ جگّ کرنا منتر کے ساتھ پوجن کرنا وغیرہ اور جو وید نے منع کیا ہے اُس سے بری رہنا مثلاً برہمن کو بنوماز کا نیچ نہ کھانا وغیرہ اور جس بات کو وید نے نہ اگیا دی ہے نہ منع کیا ہے تو اسکے کرنے سے نہ ادرشٹ یعنی پُنّ ہے اور نہ پاپ ہے تو پرب میمانسا کا یہ سدھانت ہے کہ واسطے مُکت کے گیان آتما کی ضرورت نہین ہے جبکہ برے کرمون اور سکام کرمونکا تیاگ کیا اور نت نیمتک کرمون سے سنچت کرمونکا ناش ہوگیا بس جنم نہ دھرنا پڑا مکت ہے اسی کو سورگ کی پراپت کہتے ہین مگر پران والے سورگ کو آکاش مین نشان دیتے ہین۔

سیاہ کرم ۱۲ ابوزر ۱۲ گذرے جنمونکا ۱۲ عوض ۱۲

نت کرم اشنان ترپن وغیرہ ہین برت وغیرہ نیمتک کہلاتے ہین یا پراچھت کرمون سے حال کے اور پچھلے پاپون کا ناش ہوتا ہے۔

	سوال دوسرا	

مین کیا ہون اور جیتنے لیئے آدھین یا پرار بدھ یا ایشور کے ہے۔

خدا ۱۲ تقدیر ۱۲ اختیار ۱۲ شریر ۱۲

	جواب	

تو جیو ہے جیتنیہ ہے اندریونکے ساتھ ملکر دکھی سکھی رہتا ہے اور ادرشٹ کے انسار اور یہ سُروپ باسنا کے بموجب ہوا اندریون سے علٰحدہ کرنا اور بید باک کے بدھ کرم مین لگانا یہ جیتن ہے سو تیرے ا ور ادرشٹ کے آدھین ہے جیو بیاپک ہے اور سب جیو علٰحدہ علٰحدہ ہین۔

پچھلا کرم ۱۲

	سوال تیسرا	

سرشٹ کا کرتا کون ہی اور کہان ہی اور کیا ہی اور مایا کیا ہی۔
دنیا ۱۲ خالق ۱۲ قدرت ۱۲

جواب

جگت کا کرتا جیو کا ادرشٹ ہی اور جیو کی طاقت یعنی اناد باسنا کو مایا کہتے ہین۔

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہی یا است ہی سپن سرشٹ یعنی عالم خواب اور جگت مین کیا بھید ہی کسکو بھاشتا ہی۔

جواب

جگت اناد ہی ست ہی اور سپن سرشٹ است ہے دونون جیو کو بھاشتے ہین یعنے نظر آتے ہین۔ ہمیشہ

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہی اور کیون ہوتا ہی اور مرنے کے بعد جیو کہان جاتا ہی۔

جواب

دکھ سکھ جیو کو ہوتا ہی ادرشٹ کے موافق اور ادرشٹ کے بموجب مرنے کے وقت باسنا ہوتی ہی اور باسنا کے موافق دوسرا شریر پاتا ہی۔

سوال چھٹا

پر لوک کہان ہے ست ہے یا کیا۔

جواب

سورگ اور نرک ست ہین حسب پران اور اکثر میمانسک
جگت کے دکھ سکھ ہی کو نرک اور سورگ کہتے ہین۔

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے
یا کیا اور شبد کیا ہے اور سب مین اُتم کرم کون ہے۔

جواب

سب نام برابر ہین بید پاک مکھ شبد ہے اور جگت سب
کرمون سے نا تم کرم ہے اور پورب میمانسا کا یہ سدھانت ہے
کہ منتر ہی دیو روپ ہے اگر ایک دیوتا کا ہونا تصور کیا جاوے
تو جس وقت لاکھ آدمی نے ایک سمے سواہا کہا تو ایک دیوتا اُس سمے
سب کے پاس کسطرح پہونچ سکتا ہے اور منتر سب کے پاس ہے
پس منتر ہی دیوتا ہے اور جیو سب علیحدہ علیحدہ ہین ایشور کا اعجاو

اور جو بید مین بشن وغیرہ دیوتاون وغیرہ کے نام لکھے ہین سو
جیسے قصہ کہانیون مین نام لکھے جاتے ہین ویسے ہی یہ نام ہین
اصل مین کوئی بشن ہین نہین اور مورت پوجا سادھارن کرم ہے

دوہا

کرم پردھان میانسا بھاکھو نج مت جوے۔
بندرابن سب دیو کو یا کو متھیا سوے

موافق نیاے اور بیسیکہ شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے۔

جواب

اکلیس[٢١] دکھونکا اتینت[٢٢] یعنی ہمیشہ کو ناش موکش ہے واسطے حاصل
ہونے موکش کے کرم و اپاسنا گیان کا ہیتو ہے اور آتما کو ١٦ پدارتھ
کا گیان ساکشات موکش کا ہیتو گنگا اسنان جگ[باعث٢٣] وغیرہ یہ کرم ہے
پرماتما مین من لگانا اپاسنا ہے[عشق مالک حقیقی کا]۔ نیاے شاستر اشیاے
مفصلہ ذیل کو پدارتھ کہتے ہین اور لکھا ہے کہ سارا پرپنچ ان سے ہے

پدارتھہ مین ہی۔ برہان پرمی ششے پریوجن وٹرسانت
جس سے دیکھیے ۱۲ جو دیکھے ۱۲ شبہہ ۱۲ مطلب ۱۲ مثال ۱۲
اومیب سدھانت ترک نرنے باد جلپ بی تنڈا
انگ عضو ۱۲ نتیجہ خلاصہ ۱۲ اعتراض ۱۲ فیصلہ ۱۲ تعت کا جاننا ۱۲ اپنا کہنا ۱۲ جھگڑنا کہنا
ہتیو آبھاس چھل جات نگرہ استھان۔
جو فروش گندم نما ۱۲ فریب ۱۲ خراب جواب ۱۲ ہار جانا ۱۲

	تفصیل اکیس دکھہ کی	

چھ اندریان۔ چھہ اندریون کے گیان۔ چھہ اندریون کے بشے سکھ دکھ دیہہ۔

	تفصیل سات پدارتھ کی	
درب گن کرم	سامان بشیکھ	سم بائے ابھاو

	سوال دوسرا	

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا ایشور کے یا پرالبدھ کے

	جواب	

تو جیو آتما ہی بیابک ہی دھرم ادھرم والا ہی جتن ایشر آدھین ہے نیابک پرتھی آپ تیج بایو چارون تتوکو نت انت مانتے ہین
خاک ۱۲ آب ۱۲ آتش ۱۲ باد ۱۲ عناصر ۱۲ سچے ۱۲ جھوٹھے ۱۲

کارن روپ یعنی ہیتو کیشم بیج روپ نت ہین اور کارج روپ
یعنے استھول انت اور آتما آکاش کال دشا اور من یے
پانچون نت ہین اور آتما آکاش کال دشا یے چارون بیاپک
ہین اور من ایک دیسی ہی مگر اسکا گن بیاپک ہی فقط
شنکا ہوتی ہی کہ ایک جگہ مین اتنی چیزین کیسے سب بیاپک ہو سکتی
ہین مگر دیکھو آکاش کال دشا تینون بیاپک ہین جب ہین بیاپک
ہوسے تو اور کے بیاپک ہونے مین کیا سندیہ اور دیکھو ایک لوہے
مین روپ رس گندھ تینون بیاپک ہین -

سوال تیسرا

سرشٹی کا کرتا کون ہی اور کہان ہی اور کیسا ہی اور مایا کیا ہی -

جواب

ایشور ہی جو بیاپک ہو گیان اسکے آسرے ہی اسکا سروپ گیان
نہین ہی انون کی کریا مایا ہی انون مین سے پیدا ہوئی -
انون اسے کہتے ہین کہ جو ذرے جھروکے مین چمکا کرتے ہین اسکا
چھٹا حصہ فقط - ایشور جیوون کے کرمون کے بموجب سرشٹی کی
اتپت اور ناش کرتا ہی جیوون کو پھل کا داتا ہی اگر اسکی اچھا سرشٹی
کی جاوے تو ایشور مین دوش آویگا کہ اسکو کچھ مطلب ہوتا ہی جب اتپت

اور ناش کرتا ہی پس جیوون کے کرم کے بموجب آتپت اور ناش ہی اور جو اُتپن ہوتا ہی سو ناش ہوتا ہی استھول کاج آتپت ہی سو ناش مان ہی اور جو سوچھم روپ ہی سو آنادی ہی اُسکی آتپت نہین کہہ سکتے اگر آتما کو اُتپن ہوا کہا جاوے تو ناش وان ٹھہریگا اور آتما ناشوان نہین ہی سو تین پرمان ہین ایک اَنُو پرمان دوسرا مدھم تیسرا پرم مہت جسکا آتما کا کوئی ناش کرنے والا نہین ہی پس آتما پرم مہت پرمان ہی اور پرمانون کا اَنُو پرمان ہی اور جو دیکھتا ہی وہ مدھم پرمان ہی سو ناشوان ہی اور آتما گیان سروپ نہین ہی اسکو گیان ہوتا ہی اور بدھ آتما کا گُن ہی۔

سوال چوتھا

جگت کیا ہی کہان سے اور کب پیدا ہوا ست ہی یا اَست ہی سیشٹ سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہی اور کسکو بھاشتا ہی۔

جواب

اَنُو پرمان جو ہی اُسکی کریا پورب دیس تیاگ اُتر دیس سنجوگ یہی جگت کی اُتپت کا کارن ہی جگت جیو کو بھاشتا ہی جیو آتما مین چودہ گُن ہین بدھ* سکھ دکھ اِچھا* دویکھ* جتن* سنکھیا* پرمان* پرتھکت* سنجوگ بھاگ* بھاونا دھرم

وزن ۱۲ علٰحدہ ہونا ۱۲ ملاپ ۱۲ تقسیم کرنا ۱۲ یقین ۱۲ ایمان ۱۲

پہلی حالت کا ذکر ۱۲

اَدھرم اور پریم آتما مین وہ آٹھ گُن ہین جنپر ایسا نشان ✻ بنا ہے سیے پایا نی ۱۲

سوال پانچوان

دُکھ سُکھ کیسے ہوتا ہی اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے۔

جواب

دُکھ سُکھ جیو کو ہوتا ہے اور دشٹ سے کے مطابق جیسا ادرشٹ ہوتا ہی ویسا ہی سریر پاتا ہی بسیکہ مت پیتے کو پر دھان کرتا ہی (ویتت ۱۲) کہ جب جس بات کا سمے آتا ہی تب وہ کام ہوجاتا ہی — سمے اٹیو کُروٹ پلاُیلنگ - یعنی وقت پر زور ہونا کم زور ہونا سب بات منحصر ہے جب سمے آتا ہی ویسا ہوتا ہی یہ نیاے شاستر کا سدھانت نہین ہے مگر اور باتون مین سِدھانت نیاے شاستر اور ویشیکھ کے بہت سمان ہین — (یکسان ۱۲)

سوال چھٹھا

پرلوک کیا ہے ست ہے یا کیا۔

جواب

پرلوک ست ہے۔

سوال ساتوان

نام کیا ہی اور کون نام سرب اوپریہ ہی اور نام نامی ابھید ہی یا کیا اور شبد کیا ہی اور سب مین اُتم کرم کون ہی۔

جواب

رام کرشن آدک نام سرب اوپریہ ہین پرمیشور کی شکت سے ہی نام نامی ابھید گنگا اشنان وغیرہ اُتم کرم ہین مورت پوجا سادھارن کرم ہی۔

دوہا

نیارے بیسکھ کومتو ایشور بیایک ہوے
بندرابن اکیس ۲۱ دُکھ نسے مکت کہہ سوے

موافق پاتنجل و سانکھ شاستر کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہی اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہی۔

جواب

پرکرتی اور پرش کا سامتیہ یعنی سمادھی اوستھا مین ہو جانا یعنی ملے

ہونا جڑ کا رج کا اسنیہ کارن ہین اور چیتین کا چیتین ہین جب چت مین بندہ موکش
ہو چیت شدھ ہووے تب گیانی ہووے جب گیانی ہوا مکت ہوا چیت کا
نرودھ نکنٹ ادھکاری کا کریا یعنے اشٹانگ جوگ سے ہوتا ہی اتم ادھکاری
کو کریا یعنے اشٹانگ جوگ کی ضرورت نہین ہی اتم ادھکاری کو اول بیراگ
اور بعدہ ابھیاس جتن ہی ابھیاس اسکو کہتے ہین کہ اپنے کو جڑ سے سنگ
چیتون کرتا رہے ابھیاس دو طرح کا ہی ایک نجانندی دوسرا پرانندی جب
ایسے ابھیاس کیا کہ مین چیتین اسنگ ہون یہ نجانندی کہلاتا ہی اور جب
اسطرح ابھیاس کرے کہ ایشور چیتین اسنگ ہی اسکو پرانندی کہتے ہین
سو دونون طرح سے ایک ہی مطلب نکلتا ہی جاتی بھید نہین ہے
بلکہ بھید ہے جسنے اول اشٹانگ جوگ کیا ہی اور پھر بیراگ ہوا ہی اسے
ابھیاس خوب آسانی سے بنتا ہی پاتنجل اور سانکھ شاستر کا یہ مت
ہی کہ پرش اور پرکرتی دونون سدا قائم رہتے ہین گیان کے ہونے پر
بھی پرکرتی کا ناش نہین ہوتا مگر پرکرتی کا ایسے ابھاو ہو جاتا ہی کہ جیسے
دو آدمی سوتے ہین ایک کی خبر ایک کو نہین ہوتی پس دونون مین سے
ایک دوسرے کی ہان نہین کر سکتا ہی اسطرح مکت اوستھا ہی پرش
آپکو سمادھ مین رہا پرکرتی آپکو سمادھ مین رہی فقط
پرکرتی اسے کہتے ہین کہ جس دسا مین ست رج تم سمان رہتے ہین
پرکرتی جڑ روپ ہی اور پرش کیول چیتین روپ ہی پاتنجل کا سوتر ہی
چت برت نرودھا تد درشٹو سروپے اوستھانم برت ساروپ سترت ...

اشٹانگ جوگ ویراگ سے پرکرتی مین لی ہوتا ہی جیتین مین نہین ہوتا
سانکھ کا سوتر ہی بیراگ بات پرکرت لی جو پرکرتی مین لی ہوتا ہی اسکو
بھی مکت سا کہتے ہین مگر بہت کال پیچھے پرکرتی سے اُٹھان ہوجاتا ہی (پیدا ہونا ۱۲)
یعنے جنم رکھنا پڑتا ہی اسواسطے ابھیاس کرکے جو مکت ہووے گا
وہ پھر جنم نہ دھریگا پس اصل مکت یہی ہے ابھیاس کرنے والا
خواہ ایشور ج مان ہو یا نہو مکت مین شک نہین سوتر جوگ بھاشیہ
کا ایشور و وا انیشور و سر تتھا بھوگ کشتے ۔ اشٹانگ جوگ یہ ہی۔
۱ یم ۲ نیم ۳ آسن ۴ پرانایام ۵ پرتیاہار ۶ دھارنا ۷ دھیان ۸ سمادھ
پہلے پانچ بہرنگ (اوپری ۱۲) کہلاتے ہین اور پچھلے تین انترنگ (باطنی ۱۲) کہلاتے ہین
یم دیا اور ست بولنا نیم پوتر رہنا آسن سکھ آسن پرانایام حبس دم
پرتیاہار تھوڑا کھانا بہ تی کو روکنا اوّل سمادھی پاد واسطے اُتم
ادھکاری کے ابھیاس ویراگ کر کر چت برتی کا نرودھ کرنا دوسرا
سادھن پاد یعنے اشٹانگ جوگ کرنا تیسرا بھبوتی پاد سدھی دکھانا
چوتھا کیول پاد پرت پادن سروپ کا۔
صحیح بیان ۱۲

سوال دوسرا

میں کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا ایشور کے یا پرالبدھ کے

جواب

تو ایشور ہی نہ بکار ہی ہیا ایک ہی جتن اپنے آدھین ہی اور پر البدہ والیشور کے آدھین بھی ہی حسب ادھکار کے نقط - سانکھ و پاتنجل کے سب سدھانت ملتے ہین صرف اتنا بھید ہی کہ پاتنجل ایشور کو ٹھہراوے ہی اور سانکھ ایشور کو نہین ٹھہراوے ہی یعنی سانکھ نرایشور ہی مگر پاتنجل شاستر لکھتا ہی کہ سانکھ نے ایشور کو دور نہین کیا صرف موکشی کے بنانے کے واسطے ایسا بیان کیا ہی کہ جس سے موکشی کو ایشور ج کی اچھا نہو آوے جب ایشور نہین سمجھیگا تو ایشور ج کی چاہ نہوگی اور بیراگ آپتن ہوگا کیونکہ ایشو ج لوک پرلوک دونون کا موکش کا بندھک یعنے روکنے والا ہی -

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہی کہان ہی کیسا ہی اور مایا کیا ہی -

جواب

پُرش و پرکرتی کا سنجوگ جگت کا کرتا ہی مایا اور پرکرتی ایک ہی ہی اُسکا سروپ رج تم ست ہی اناد ہی ناش کبھی نہین ہوتا پرکرتی کو پورب جینتا ہوئی رجوگن کی اُدھکتا پرکرتی کا پرنام ہی سنجوگ کا کارن اُبدیا ہی - پہلے جنم کے سنسکارون کو اُبدیا کہتے ہین - اُبدیا خواہش سے مراد ہی -

سوال چوتھا

جگت کیا ہی کہان سے اور کب پیدا ہوا اَسَتّ ہی یا اَسَتّ ہے
سُپن سرسٹ اور جگت مین کیا بھید ہی اور کسکو بھاشتا ہی۔

جواب

بھرم ماتر جگت ہی چیتنّ اور پرکرتی کے سنجوگ سے بھاشتا ہے
انادی ہی جیت کو بھاشتا ہی جگت اور سُپن سرشٹ مین کچھ بھید
نہین ہے فقط۔ پُرش مین جگت کا بھان اَسَت ہے پرکرتی
مین سَتّ ہے۔

سوال پانچوان

دُکھ سُکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہی

جواب

جیت کو ہوتا ہی اور شبد کے بس برتی انسار جنم مرن ہوتے ہین
اور برتی دھرم ادھرم کے موافق ہوتی ہی اور دُکھ سُکھ گیان اگیان
انتہ کرن کا دھرم ہی اور چیتن پرکرتی سے بھن ہی پرکرتی پُرش کے

بھوگ کے لیے انیک کام کرتی ہی اگرچہ پرکرتی جڑ ہی مگر طاقت کام کرنے کی رکھتی ہی مثلاً شیر جڑ بیدارتھ مگر گاے کے تھنون مین خود بخود جمع ہو جاتا ہی اسی طرح پرکرتی جڑ ہی مگر کارج کرنے کو سامرتھ ہی جگ کا اپادان کارن (اصل مادّہ) پرکرتی ہی جیسے گھڑے کا اپادان مٹّی ہی اور کمھار چکر وغیرہ نمت کارن کہلاتے ہین —

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے یا کیا۔

جواب

وستوتے پرلوک کچھ نہین ہی اگیان مین شبھ اشبھ کرم کرنے والون کو نرک سرگ پراپت ہوتا ہے —

سوال ساتوان

نام کیا ہی اور کون نام سرب اُوپر ہی اور نام نامی ابھید ہی یا کیا اور شبد کیا ہی اور سب مین اُتم کرم کون ہی —

جواب

نام ارتھ کا باچک ہی اور پدارتھ کی یاد کراتا ہے شبد

اگاش کا گُن ہے

دوہا

سانکھ پاتنجل اس کہیو چیتن سدا اسنگ
بندرابن پرکرت سنے رچیو یہ سارا ڈھنگ

موافق بیدانت شاستر کے

سوال پہلا

مُکت ہونا کیا ہی اور کس جتن سے مُکت پراپت ہوتی ہی۔

جواب

اپنے سروپ میں لی ہونا یعنے اپنا جاننا مُکت ہی کرم آپا سنا سے من نرمل یعنے صاف اور نسچل یعنی قائم ہوتا ہی پھیر بیدانت شاستر کے شروَن منن ندِدھیاسن سے گیان ہوتا ہی یعنے اپنے نج سروپ سچدانند کا پرکاش ہوتا ہی یہی مُکت ہے فقط۔ کرم دو طرح کے ہوتے ہیں ایک سُکام کرم دوسرا نِشکام کرم۔ سکام کرم وہ ہی جسمیں پھل کی اچھیا یعنے خواہش ہووے سکام کرم سے پھل کی پراپت ہوتی ہے اسے مزدوری کہتے ہیں۔ نشکام کرم وہ ہے جسمیں پھل کی اچھا نہووے اُس سے مَن کی صفائی ہوتی ہے

اُپاسنا سے من نسچل ہوتا ہی یعنے ایکاگر و قائم ہوتا ہی۔

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشور کے ہی

جواب

تو ست چیت آنند روپ ہی نربکار ہی بیاپک ہی جہا باک بیدکا تو مسی جتن اپنے آدھین ہی سورج پرکاش کرتا ہی مگر جب اپنی آنکھین کھولے تو دیکھتا ہی فقط۔ ست اُسے کہتے ہین جو تین کال یعنے ہمیشہ ایک میں موجود و قائم رہے چیت یعنے چیتن ہی جاننے والا ہے گیان سروپ ہے آنند سروپ ہے یعنے ہمیشہ سُکھ روپ ہے تو مسی اسکے یہ ارتھ ہین کہ تو وہ ہی ہے یعنی جیو برہم ہے جیسے بادھ سامانادھکرن لکش لکشن اور بشیش بشیشن کرکے بدبدے اور ساگر کی ایکتا ہی ساگر مین جہاز چلتا ہی بڑے بڑے مگرمچھ ہوتے ہین موتی پیدا ہوتے ہین اور بڑا ہے اور بدبدے مین یہ باتین نہین ہین مگر جہاز مگرمچھ موتی وغیرہ ساگر کا سروپ نہین ہین ساگر سے علیحدہ یعنی بھن ہین پس ان چیزون کا بادھ کرکے دیکھا جاوے تو بدبدا بھی جل ہی اور ساگر بھی جل ہے اور جو ساگر کے جل مین لکشن ہین وہی بدبدے مین بھی موجود ہین یعنے مدھرتا (شیرینی) سیتلتا (سردی)

درو تا (جلانا) اور شبیش شبیتن یہ ہے کہ بُدبُدا یا بوند ساگر کی ہے
اور پھر ساگر ہو سکتی ہے اسیطرح سَت چت آنند روپ کر کے جیو
برہم کی ایکتا ہے برہم کا روپ سَت چت آنند ہے وہ روپ جیو
مین بھی پایا جاتا ہے جیو بھی تین کال سَت ہے اور چیتن ہونا جیو
کا ظاہر ہی ہے اور چیتن ماتر ہمیشہ آنند سروپ ہے دُکھ وہم
مایا کرت انتہ کرن کا ہے چیتن کا نہین بس جیو آتما اور برہم کی
ایکتا ثابت ہوئی۔

سوال تیسرا

سرشٹی کا کرتا کون ہے اور کہان ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے

جواب

جگت کا کرتا ایشور ہے یا ایک ہے سچدانند ہے اور وہی ایشور
اکرتا ہے جیسے سورج و چمبک پتھر کرتا و اکرتا دونون ہے وہی چیتن
برہم ہے وہی چیتن ایشور ہے وہی چیتن جیو ہے جیسے ایک عورت
اپنے باپ کے گھر بیٹی کہلاتی ہے سسرال مین بہو کہلاتی ہے ناناکے
گھر دوہتی کہلاتی ہے مگر وہ ایک ہی ہے فقط۔
مایا انربچنی ہے سَت اَسَت سے بلکشن اور واستو برہم ہی مایا ہے
سورج کی روشنی سب کام کراتی ہے مگر سورج مین کسی کا لیش

یعنے الودگی نہین ہوتی مایا کو اگر ست کہین تو ست نہین کہ گیان کے
اودے ہوتے ہی ناش ہو جاتی ہے اگر اُست کہین تو دیکھتی ہے پس ست
اُست دونون کہنا نہین بنتا اسواسطے مایا انتر بچنی ہے برہم مین
مایا اور مایا مین برہم ایک بس ہیا پک ہین جیسے دن مین رات بیاپک
ہے جب دن ہوتا ہے رات کا پتا نہین ملتا پس دن مین رات بیاپک
ہتو اگر دن مین رات نہوتی تو دن سگے رات کہان سے آجاتی ہے
کہین گٹھری بندھی رکھی تھی جو آگئی پس جب دن ہے تو رات نہین
جب رات ہے تب دن نہین اسی طرح جب برہم درشٹی ہے تب مایا کا پتا
بھی نہین ملتا اور جب مایک درشٹی ہے تب برہم نظر نہین آتا مگر
موجود ہے جیسے گھگھو کو دن کی روشنی کا پرکاش نہین پر روشنی
موجود ہے۔

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا اُست ہے
شین سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو بھاشتا ہے۔

جواب

جگت اہنکار سے پیدا ہوا انادی ہے اُست ہے جگت اور سرشٹ
مین صرف اَلپ کال اور دیرگھ کال کا کہنے ماتر کو بھید ہے اور اگیان

کر کے بدھی کو بھاشتا ہی جیہ چیز یعنی برھم ایشور جیو اندیا اور
اندیا کا چیتن سے سمبندھ اور انا وبت کا بھید یہ سروپ سے انادی
ہین یعنے ہمیشہ سے ہین جاگرت جگت اور سپن سرشٹ مین جیدان
بھید نہین ہی جیسے سپن ہین بغیر دیس وکال اور سامگری کے
رچنا ہوتی ہی اسیطرح جاگرت جگت بھی ہی برھم مین دیس کال سامگری
کالیش بھی نہین ہی جیسے سپن کے وقت سپن ہر شٹ ست
دیکھتی ہی سرب بیوہار ست جانکر کرتا ہی اسی طرح اگیان کال
مین یہ جگت بھی ست سا معلوم ہوتا ہی مگر جب سپن سے پرش
جاگتا ہی اسوقت سپن سرشٹ کا پتا نہین ملتا اسی طرح گیان مین
جگت نہین ہے پس سپن سرشٹ اور جاگرت جگت دونون متھیا
یعنے است ہین مگر ایسا کہنا بمنزلہ شمشیر چلانے کے ہے اگر نادان نے
ایسا کلام منھ سے کہا تو صاف اپنا گلا کاٹا پہلے خوب ٹیہ باری
ہولے تب تلوار کو ہاتھ لگائے۔

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے۔

جواب

دکھ سکھ انتشکرن کا دھرم ہی مگر جیتن نے سنگدوش (ہمراہی ۱۲) ہو کر اپنے
مین مانا ہی کرم کے بموجب دکھ سکھ ہوتا ہی اور گیانی کا جیو گون (جاتا ۱۲) نہین
کرتا یعنے کہین نہین جاتا جہان کا تہان استہت ہی کسواسطے کہ اسکی
باسنا ناش ہو گئی اگیانی کا جیو آسا کے بموجب گون کرتا ہی۔ الانا یرشح
بما فیہ۔ معنی یہ ہین کہ جو ہانڈی مین ہوتا ہی وہی ٹپکتا ہی جہان آسیا
تہان باسا۔ کرم سارنی بدہ یعنی کرمونکے مطابق انت مین جسکو آسا ہوتی
ہی اُسکے بموجب گون کرتا ہی۔ من چت بدہ اہنکار کو انتشکرن
کہتے ہین سو جڑ ہین سو اصل مین چارون ایک ہی چیز ہین نام جدا جدا
ہین جب منن کیا تو من نام ہوا اور جب چنتون کیا تو چت نام ہوا جب نشچے
کیا تب بدہ نام ہوا اور جب آپا مانا تب اہنکار نام ہوا فارسی مین اسکا
نام خیال گمان یقین خودی ہی فقط۔ جیو کا یہ روپ ہی کہ انتشکرن اور
انتشکرن مین کوٹستھ کا آبھاش اور کوٹستھ جیو کہلاتا ہی اور گیانی
کے انتشکرن کا آبھاس ہی پس آبھاش کوٹستھ مین لی ہوا جیسے آئینہ مین
صورت بنتی ہی اور جب آئینہ چہرہ کے سامنے سے علیحدہ ہوا تو وہ پرچھائین
جو آئینہ مین تھی اصل صورت مین لی ہوئی کسواسطے کہ آئینہ مین پھر وہ
پرچھائین نہین بنتی اور اگیانی کا یہ حال ہی کہ اگیانی کی باسنا رہتی ہی اُس
سبب سے اسکا جیو قائم رہا اور کرم کے انسار جیو نے گون کیا سوائے
اسکے اگیانی کو سنچت کرم بھی بھوگنے ہین اور گیانی کے سنچت کرم سب
دور ہو گئے کیونکہ سنچت کرم اگیان کے سہارے تھے جب اگیان دور ہوا

تب سنچت کرم بھی دور ہوئے جیسے پرچھائین درخت کے سہارے ہوتی ہے جب درخت نہ رہا تو پرچھائین بھی گم ہوئی گیانی کے سنچت کرم گیان ہوتے ہی دور ہوئے پرالبدہ کرم کا بھوگ کیا کر یہ مان کا ابھمان نہین ہوا پس اب باسنا بھی کسطرح رہ سکتی ہے۔ نقل حال

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا۔

جواب

واستو تے پرلوک کچھ نہین ہے اگیان ہین لوک پرلوک دونون ست ہین جیسے سپن مین سپن سرشٹ مگر گیان مین نہ لوک ہے نہ پرلوک ہے اگر کوئی کہے کہ سپن سرشٹ اور یہ جگت برابر کس طرح ہو سکتا ہے سپن مین جاگرت کی چیزون کا خیال آتا ہے سو جگت کی چیزین سب ست ہین اور سپن کی است ایسا کہنا سراسر غلط ہے کسواسطے کہ سپنے مین چیزون کا خیال نہین ہوتا مگر چیزین خود موجود ہوتی ہین کیونکہ بطور اس جگت کے سب بیوہار ست سمجھکر کرتا ہے پس جب چیزین موجود ہوئین تو معلوم ہوا کہ چیزین نئی رچی گئی ہین کسواسطے کہ جگت کی چیزین تو کوئی اسوقت کام مین نہین آئین اور نہ جگت کی چیزونکا خیال کہہ سکتے ہین پس مایا کرت چیزین نئی ہی ہین اور سچی سی

دیکھتی ہین اسوجہ سے جاگرت جگت اور سپن سرشٹ مین کچھ بھید مطلق نہین ہی دونون برابر متھیا ہین اسطرح پرلوک بھی کلپنا ماتر ہی۔

سوال ساتوان

نام کیا ہی اور کون نام سرب اوپر ہی اور نام نامی ابھید ہی یا کیا اور شبد کیا ہی اور سب مین اُتم کرم کون ہے۔

جواب

ست چت آنند یہی نام ہی ساپیکھ ہی یعنے دوسرے کی اپیچھا ہی مایا کی اپیکشا یعنے نسبت سے اُسکو ست چت آنند کہا گیا جگت کو ست کہا تب برھم کو ست کہا اور وہ استوتے تو اسمین نام کہان اور شبد آواز ہی آکاش کا گن ہی اپاسنا مین اسنے اپنے اشٹ کے بموجب نام کا جپ ہی پر نام بہت پرسدھ ہی سب سے اُتم کرم سادھ گرو کی سیوا ہی شبد چار طرح کا ہوتا ہی پرا پشینتی مدھما بیکھری برابر آشد ناپھ مین ہی بمنزلہ برھم اور پشینتی ہردے مین جیسے سبل برھم اور مدھما گلے مین جیسے کارج روپ اور بیکھری جو زبان سے نکلے جیسے استھول

دوہا

جیو برھم کی ایکتا سدھ کیو بیدانت
بندرابن جگ سپن سم بایا لکھے بھرانت

موافق مت سنتون کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے۔

جواب

سُرت کا ست شبد کے حضور رہنا یعنے نو دوار سے چڑھکر ست لوک میں پہونچنا مکت ہے ست شبد کا منڈل پرکاش سمت ہے اور یہی انہد شبد کے شروَن کرنے سے ست شبد کی پراپت ہوتی ہے جب مکت ہوتا ہے ہان اوّل سنتون نے بانی کا پاٹ نام کا سمرن مالک کی طرف پریم یعنی عشق اور پریت یعنی محبت جگت سے بیراگ سادھ گرو کی سیوا اور صحبت فقرا کہی ہے اور چند شغل اور فرمائے بہی کیے ہیں مگر شبد کا دھیان سب سے بالا ہے اسکو کوئی ہی سمجھتا ہے اور آپا کا انت سوئی گیان کی پراپت ہے گرو نانک شاہ و کبیر صاحب و دادو صاحب و پلٹو صاحب و جگجیون صاحب و دریا صاحب و تلسی صاحب و چرنداس صاحب ان سب سنتون و مہاتماؤن نے یہی راہ رکھی ہے نفسی ناد کے دھیان کی مہاتمی شوجی نے بدرجہ غایت کی ہے کہ جتنے مارگ مکت ہونے کے ہیں سب مین ناد کی آبیسنا اُتم

مارگ ہی اور شبد ناد اُپ نشد مین شوجی نے گوراجی سے اسکا برنن بہت کیا ہی اور یوگ شاستر کی ہدایت کہی ہی اور دس طرح کے انہد شبد کہے ہین۔ پہلا چین شبد۔ چین چین جھنکار شبد۔ گھنٹے کی آواز۔ سنکھ کی آواز۔ بین کی آواز۔ تال کی آواز۔ بانسلی کی آواز۔ مردنگ کی آواز نفیری کی آواز۔ بادل کی سی گرج۔

علامت یعنے پہچان شبد کے سُننے والے کی

جب پہلا شبد سُنے سب رُوم بدن کے اُٹھین۔ دوسرا سُنے تن مین آلکس چھاوے۔ تیسرا سُنے پریم کی زیادتی ہووے۔ چوتھا سُنے مغز مین سے خوشبو آوے۔ پانچوان سُنے امین اُترنے لگے۔ چھٹا سُنے گلے کے نیچے امین آوے۔ ساتوان سُنے انترجامی ہووے۔ آٹھوان سُنے تو ناد سارے باہر بھیتر سُن پڑے۔ نوان سُنے تو گپت ہونے کی سامرتھ ہو جاوے۔ دسوان سُنے سب باسنا چھوٹ جاوے برہم ہوجاوے دسوین شبد کے سُننے سے سب باسنا چھوٹ جاوینگی پربرہمہ ہو جاویگا اُسکا نام اونکار ہی اسکو اونکار جاننے پرم مکت ہی۔

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتنے اپنے آد مین یا ایشور کے یا پرالبدھ کے ہے۔

جواب

تو جیوہ ہی من اور سرت ملا ہوا ہی نو دوار سے سہس دل کمل تک کہ جو
گگن کا ناکہ ہی وہان تک من ہی آگے کیول سرت ہی سو گورشبد جوگھٹ
مین ہو رہا ہی اُسکے آسرے ترکٹی مین چڑھکر دسوین دوار مین پہونچکے
سُن مین مان سروور مین اسنان کرکے ہنس دسا کو پراپت ہوتا ہی
سرت جیتین ہی شیام کنج مین تیرا باسا ہی اور تیرا اثرت کمب اور بھاش
سارے شریر مین ہی کرت سنت گرو کے آدھین ہی — فارسی مین
اسکی آپاسنا کو سلطان الاذکار کہتے ہین —

بیت — چشم بند و گوش بند و لب بہ بند + گر نیابی سر حق بر من بخند
دوہا — تین بند لگا کے انہد سنے ٹکور + نانک سُن سمادھ مین نہین سانجھ نہین بھور + اور سنتون نے ناد کی آپاسنا مین بھید سے دو تین مقام اور آوپر نشان دیے ہین اُسکا بھید بھیدی ہی جانے غرض دیگر دھیان یعنے تصور فکر ذکر قمری وغیرہ سے سلطان الاذکار افضل ہے۔

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہی اور کہان ہی اور کیسا ہی اور پایا کیا ہی۔

جواب

شبد سرشٹ کا کرتا ہی بھونر گپھا مین ہی اور بھونر گپھا مین بڑھ جاتے
کے پار ہی وہی شبد کرتا پرش ہی سرجن ہار سنے اُسکی اچھا قدرت

مایا ہی گرو نانک شاہ کا بچن ہی۔ شبد و دھرتی شبد و آکاش۔ شبد و شبد بھیا پرکاش۔ سگلی سرشٹ کے پاچھے۔ نانک شبد گھٹے گھٹ آچھے۔

سوال چوتھا

جگت کیا ہی کہاں سے اور کب پیدا ہوا ئت ہی یا اَست ہی سیہن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہی اور کسکو بھاشتا ہی۔

جواب

سَت پُرش کی اچھا سے نرنجن اتپت ہوا نرنجن سے جگت پیدا ہوا بہ نسبت سَت لوک کے یہ پرپنچ اَست ہی اور نو دوار مین جو سرت ہی اُسکو بھاشتا ہی سیہن سرشٹ من کا رچا ہوا ہی اور یہ جگت نرنجن کا رچا ہوا ہی من کا سبھاو چنچل ہی اور ناد پر عاشق ہی جیسے مرگ کا عشق ناد پر ہی جب ناد سُنتے ہی تب اپنے تن کی بھی خبر نہین رکھتا ایسے من بھی ناد کا عاشق ہی جب ناد سُنے تب بس ہو جاتا ہی اور من بنا کسی سہارے کے ٹھہرتا نہین پس اور کوئی سہارا ایسا نہین ہی جیسا شبد کا سُننا اِسمین من لگ جاتا ہی اور جگت کو بھول جاتا ہی مالک کو پاتا ہی بقول وچن صاحب کے۔ نظم۔

نجے خاوند کیا کہین ہین نیارے	مونہ دیکھ تو دہ سون دوارے

پرجاسے ہوئے جیسے راجا	سن پڑے سے انہد کا باجا

سب ہی ساز تن مین بجین مجا ہی کیسا راگ
وجہن جاکو سن پڑین بڑے ہین وا کے بھاگ

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہی۔

جواب

دکھ سکھ جیو کو جو نو دوار مین ہی ہوتا ہی کرم انسار اور جیو آسا کے بموجب گون کرتا ہے۔

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہے ست ہے یا کیا۔

جواب

پرلوک جہان ست شبد ہی اوپر ہی ست ہی آنند کا بھرا ہوا ہے۔

سوال ساتوان

نام کیا ہی اور کَون نام سَرب اوپر ہی اور نام نامی ابھید ہی ہا کیا اور شبد کیا ہی اور سب مین آتم کرم کَون ہی —

جواب

نام سوہنگ ستّ نام ہی اور یہی نام سرب اوپر ہی شبد ایک آواز ہی خود چیتین ہی آسمان کے اوپر سُن مہاسُن کے پرے ہی مستک مین بھی شبد ورسُن وہ مہاسُن ہین شو شرُتی مستک کے سُن مہاسُن مین چڑھکر اصل شبد جو آسمان کے اوپر ہی آسمین پُرش کی کلا سے پہونچ جاتی ہی اور سب مین آتم کرم سادھ گرو کی سیوا اور ستّ سنگ اور آسنا ناد دیکھیے اوّل ناد ہی پیچھے بید ہی کیونکہ ناد سے بید کی اُتپت کہی ہی اب کلجگ مین کرم نہین بن سکتا کسواسطے کہ فی زمانہ نہ ایسی عمر ہی نہ فارغ البالی ہی مگر کرم اَور جگون مین بن سکتا تھا اس جگ کے لیے جو راہ سنتون نے نکالی ہے یعنے سادھ گرو کی سیوا نام کا سُمرن اور ناد کی اُپاسنا یہ سُگم ہے دیکھیے جیسے بادشاہی سڑکین اب سب بند ہین انگریزی سڑکین جاری ہین بادشاہی سڑک پر نہ کھانے کو ملتا ہے نہ سرا ہین نہ حفاظت ہے اور انگریزی سڑک پر سب کچھ موجود ہی بس بادشاہی پر جانا موجب نقصان ہوتا ہے اور سوا اسکے سیوا چیتن کی اسقدر افضل ہی کہ ہزار ہا برس کی جڑ کی سیوا ایک طرف اور چیتن کی سیوا ایک دن کی ایک طرف برابر ہین —

دوہا

سنت متا ست نام لکھ سہج مکت کو پاے
بندرا بن جگ ترن کو شرت شبد سون لاے

ایضاً

تیرتھ نہاے ایک پھل سادھ ملے پھل چار
ست گرو ملے انیک پھل کہین کبیر بچار

اور شاستری گیان علم ہے اور انہد شبد کا سننا عمل ہے بغیر عمل علم کا کیا فائدہ جیسے بھیک پالیا مگر دولت نہ ملی تو بھیک پانے سے کیا حاصل ہے۔

چوپائی

شانت سرو ور مجن کیجے
گیان انگوچھا میل نہ راکھو
مستک تلک دیا کا دیجے
جو جن ایسے کار کماوے
گا تیری سو جو گنتی کھووے
ایسی سندھیا میرے من بانی

جت کی دھوتی تن پر لیجے
دھرم جنیو ست مکھ بھاکھو
پریم بھگت کا آچمن کیجے
مالا کنٹھی سکل سہاوے
ترپن سو جو تمک نہووے
کہو نانک کنھین گر مکھ جانی

موافق بیشنومت کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے۔

جواب

ساکار برہم گن اپیت کے سمیپ ہونا موکش ہے اور موکش اُنکی کرپا سے ہوتی ہے جب اُسکی کرپا ہوتی ہے تب یہ شکرم پوجا جپ تیرتھ وغیرہ نش کام کرتا ہے تب موکش کو پراپت ہوتا ہے یعنی بیکنٹھ مین باس پاتا ہے اور آنند بھوگتا ہے دُکھ سب جاتا رہتا ہے یعنے پرکرتی کا رشتہ چھوٹنا اور شدھ شریر ملنا مکت ہے۔

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین یا ایشور کے یا پر البدھ کے ہے

جواب

تو جیو ہے چیتن ہے اندریون کے ساتھ ملکر دکھی سکھی رہتا ہے اور یہ سروپ باشا کے بموجب ہے اندریون سے علحدہ کرنا اور پرماتما مین نودھا بھکت کرکے من لگانا یہ کرتب ہے سو تیرے اور ایشور کی کرپا کے آدھین ہے۔ نودھا بھکت یہ ہے۔ کیرتن شرون ارچن بندن

سمرتی یا دستیون داس ساکھ بھاو آتم نویدن رادھا بگتوں کا مت ہبویرت پران کے موافق ہے۔

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہاں ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے۔

جواب

سرشٹ کا کرتا ایشور ہی بیاپک ہے اور بشن روپ بکیٹھ مین بھی ہے مایا ایشور کی اچھا ہے اور یہ بھی ہے کہ جیو کی اندیا یعنی بھول مایا ہے۔

سوال چوتھا

جگت کیا ہے کہاں سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا استت ہے سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکی بھاشا ادیکھ (یہ پتا) ہے۔

جواب

جگت ایشور کی مرضی سے پیدا ہوا ست سوکشم روپ مایا مین رہے استھول تت انت ہین سوکشم تت ہین جاگرت جگت اندری وغیرہ مل کر کے بنا ہے سپن سرشٹ صرف من سے اُتپت ہوتا ہے اور

ایسا بار یک جو نظر آوے ۱۲

دیرگھ کال کا بھی بھید ہی من کے پاپ پن کا بھوگ سپن مین ہوتا ہو۔

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے۔

جواب

دکھ سکھ جیو کو ہوتا ہے دیہہ کے ساتھ پریت کرنے سے اور باسنا انکول جیو کا گون ہوتا ہو جا متر ساکتر بھویت - خواہش کے موافق ۱۲

سوال چھٹا

پرلوک کیا ہو ستّ ہو یا کیا۔

جواب

بیکنٹھ پرلوک ہے برہمنڈل سے اوپر ہے انیک پرکار کا ہی بشن بھگوان کا استھان ہو ستّ ہو جو پرکرت منڈل کے اندر ہے سو ناشوان ہی۔

دوہا

نو دھا بھگت آد جو کرے پرش چیت لائے۔

بندرابن بیکنٹھہ مین مجھو کے سکھ ادھکائے

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اُدیر ہے اور نام نامی ابھید ہے
یا کیا اور شبد کیا ہے اور سرب مین اُتم کرم کون ہے۔

جواب

رام نام خاص سرب اوپر ہے یہ گوسائین جی کا مت ہے مگر خاص بیشنو
مت مین بھگوان کے سب نام برابر ہین نام سے نامی کا الکش ہے نامی
اور نام نامی ابھید ہین جب ایسا نام کہا کہ دودھ ہے تو نام لینے سے
دودھ کی گیات ہوتی ہے تپتی نہین ہوتی ہے اور بہت مہاتما
نے رام نام کی بڑی مہما کی ہے رام نام اول تو بولنے مین سلبھ ہے رام نام
مین ایشور اور مایا دونون کا چھاپ ہے حرف را اور ما کے انت گن
ہین رام نام موت اور شادی دونون کے وقت کہا جا سکتا ہے
اور ہزارون فائدے ہین۔ رامائن مین کہا ہے۔ چوپائی۔

توریہ مت ہر نام دو ویسے	جیہہ بس کینہہ ابھی جن بوسے

گرو نانک شاہ کے بچن

سمرو سمر سمر سکھ پاوو	کل کلیش تن ماہ مٹاوو
سمرو جاس بشنبھر ایکے	نام جپت اگنت انیکے
بید پران سمرت سدھ اکھر	کینھے رام نام اک آکھر
کنکا ایک جس جیو بساوے	تاکی مہما گنی نہ آوے

کانکھی اکیے ورس تہارو ۔ نانک اُن سنگ ہوہ اودھارو
سُکھ منی سُکھ امرت پربھ نام ۔ بھگت جنان کے مَن بسرام
جاپ تاپ گیان سب دھیان ۔ کھٹ شاستر سمرت وکھیان
جوگ ابھیاس کرم دھرم کریا ۔ سکل تیاگ بن مدھے پھریا
انیک پرکار کیے بہہ جتنا ۔ پُن دان ہومیں بہہ رتنا
سریر کٹاے ہومیں کر راتی ۔ ورت نیم کرے بہہ بھانتی
نہیں تُل رام نام وچار ۔ نانک گرمکھ نام جپیے اک بار

گرمکھ ہو کر ایکبار ہی رام کا کہنا کافی ہے اور جو گرمکھ نہیں ہو تو
خیر و عافیت دانائی سے تو ہاتھ دھو بیٹھے گو طوطے کی سی ہمیں ہمیں
دانہ کے لالچ ہے اب آرام کہاں مگر ہاں رام رام کہتا طوطا اُس طوطے
سے اچھا ہے جو کچھ نہیں بولتا۔ کام نہ کلج کا ڈھائی سیر اناج کا۔
بھلا بیل نے دانہ تو بنایا گرمکھ وہی ہے جو من مکھ نہیں ہے سو اس زمانہ میں
ایسے شخص بہت صفت ہیں دیکھو لالہ سورج بھان صاحب ابن
لالہ نندن سنگھ صاحب ابن دیوان نانک چند جی ساکن گڑہ قوم
کھتری جو کہ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ہانسی کے ہیں بیشک گرمکھ ہیں کہ جنکا بیٹا
وِشن بارہ برس کا مر گیا اور سب لوگ گریہ و زاری و ہائے ہائے
کرتے ہیں اور آپکی زبان سے یہ کلام نکلتے ہیں۔ نظم

نا کچھ جنمے نا کچھ مرے ۔ آپن چرت آپ ہی کرے
جو جو ہووے سوئی سکھ مانے ۔ بھولا کاہے پھرے ابھانے

کون لبست آئی تیرے سنگ		لپیٹ رہو تنھ لو بھی تپنگ
رام نام جب ہردے مانھ		نانک پت سیتی گھر جانھ

سخاوت اور سنتوکھ کا یہ حال ہی کہ جو پاتے ہین اُس مین سے روکھی سوکھی روٹی کھا کر موٹا جھوٹا کپڑا پہن کر باقی خیرات کرتے ہین اور اُسکے چھوٹے بھائی لالہ متھرا داس صاحب تحصیلدار ضلع آگرہ و لالہ بدری داس و لالہ نبارسی داس کہ سب بھائی نیک و پرمارتھی ہین خواہان ہین کہ آپ تکلیف نوکری کرنے کی نہ اُٹھادین مگر اُنکا یہ جواب ہی کہ نوکری واسطے دنیا کے نہین ہی بلکہ واسطے پرمارتھ کے اب جو شخص تن من دھن تینون ارپن کر دین وہ سچے گرمکھ ہین ایسے ہی گرمکھ جناب لالہ بہاری لال کھتری ساکن آگرہ نئی گلی ہین ایسے پرش دھن ہین درشن جوگ ہین۔

موافق مت سوانس والون کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہی اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے۔

جواب

اپنے کو جاننا مکت ہی گیان سے جانا جاتا ہی۔

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن لہنے آدھین یا اشیور کے یا پرالبدھ کے ہی۔

جواب

تو سوانس ہی برہم سمدر کی لہر ہے پران تو نہین ہے سوانس اور پران مین بہت بھید ہی جتن تیرے اور گرو کے آدھین ہے سوانس کا ہنس آوے اور جاوے ہے۔ ست گرو پورا ملے تو بھید لکھا ہے ہے۔

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہی اور کہان ہی اور کیا ہی اور مایا کیا ہی۔

جواب

برہم ہی کرتا ہی اور اکرتا بھی ہے جیسے چمک پتھر اسکی شکت مایا ہی برہم سوانس کا سا سروپ رکھتا ہی سارے پون سمان بیاپک ہی مگر پون نہین ہے پون اسے کہتے ہین جو چلتی ہے اور کچھ مخلا مین حرکت دینے سے معلوم ہو وہ برہم ہے۔

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا ست ہے یا است ہے
سپن سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہی اور کسکو بھاشتا ہی۔

جواب

جگت کچھ ہوا نہین ہے بھرم ہے بھرم ہی کو بھاشتا ہے جگت
اور سپن سرشٹ برابر ہین۔

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے۔

جواب

اگیان سے دکھ سکھ ہی بعد مرنے کے حسب اسادہیہ کھتا ہی۔

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہے ست ہے یا کیا۔

جواب

پرلوک کلپنا ماتر ہے۔

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اُدپہی اور نام نامی ابھید ہی یا کیا اور شبد کیا ہی اور سب مین اُتم کرم کون ہے۔

جواب

سوہنگ نام سرب اُدپہی سادھ گرُوکی سیوا اُتم کرم ہے۔

ڈوہا

سوائس مت کا بھید یہ اچھا جاپ کرے۔
بندرابن جگ بھرم جو سبھی آپ ٹرے

موافق مذہب صوفی اب الوقت کے

سوال پہلا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشور کے

جواب

تو کچھ نہین ہے اپنی خودی کو دور کر کرتب یہ ہی کہ ایسا جاننا کہ سوا

خدا کے کچھ نہین اور اسطرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ سواے میرے
اور کچھ نہین ہے سب مین ہی ہون اور جتن اپنے اختیار مین ہے اور
اصلی جتن صرف یہ ہے کہ خودی کو دور کرنا فقط مسجد تیار کرانا
کام بادشاہون کا ہے اور روزہ رکھنا اور ادا ے زکوۃ و نماز پڑھنا
کام گنہگارون کا ہے حج کرنا کام مسافرونکا ہے روٹی کھلانا کام
دردمندونکا ہے پرہیز کرنا کام بیمارون کا ہے غسل کرنا کام
ناپاکون کا ہے اور عبادت کرنا کام امیدوارون کا ہے گوشہ مین
رہنا کام قیدی کا ہے خوف و رجا مین رہنا کام لڑکون کا ہے عاشق ہونا
کام عیاشون کا ہے خدمت کرنا کام سعادتمندونکا ہے بیخود ہونا
کام مردون کا ہے **مثل** درخانہ اگر کس ست یک نکتہ بس ست
بیت من ز قرآن مغز را برداشتم ۔ استخوان پیش سگان انداختم
مگر یاد رہے کہ یہ خالاجی کا گھر نہین ہے ۔

غزل

مجھے بیخودی یہ تونے بھلی چاشنی چکھائی
کسی آرزو کی دل مین نہین اب رہی سمائی
نے حذر ہے نے خطر ہے نہ رجا ہے نے دعا ہے
نے خیال بندگی نے تمناے خدائی
نے مقام گفتگو ہے نے محل جستجو ہے

نہ وہاں حواس پہونچے نہ خرد کو ہی رسائی
نہ مکان ہی نہ مکین ہے نہ زمان ہی نہ زمین ہے
دل بے نوا نے میرے وہاں چھاؤنی ہی چھائی
نہ وصال ہے نہ ہجران نہ سرور ہے نہ غم ہے
جسے کہیے خواب غفلت سو وہ نیند مجھکو آئی

سوال دوسرا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے۔

جواب

کل کو ایک سمجھنا دوئی کو محو کرنا یہ مکت ہی دوئی کو دور کرنا یہ جتن ہے۔

اشعار متفرق

شنیدہ ام بصنم خانہ از زبان صنم
صنم پرست و صنم ہم صنم شکن ہمہ اوست
شنیدہ من ہمہ صدق ست و دیدہ من ہمہ حق
کہ گوش من ہمہ او ہست چشم من ہمہ اوست
خویش را حق دان و حق بین حق شوی در عاقبت
طالب حق را فشان دادہ ز راہ حق طلب
گر انا الحق زنم بعید مدان | بشنم گفت حق کہ راز من ست

یہ جو ہے کون و مکان یارو یہ ہی سب لاشی
جسے کہتے ہو جہان یارو یہ ہی سب لاشی

نہ تو کچھ بولون نہ دیکھون نہ سنون مثل نیاز
دیدہ و گوش و زبان یارو یہ ہی سب لاشی

عین ہستی خود توئی پس از تو چون منکر شوم
حجت ہستی تست این ہستی انکار ما

نیستی ہستی ہی یارو اور ہستی کچھ نہین
بیخودی مستی سے ہے یارو اور مستی کچھ نہین

غزل

جدھر دیکھتا ہون جہان دیکھتا ہون — خدا ہی کا جلوہ میان دیکھتا ہون
نہ تن دیکھتا ہون نہ جان دیکھتا ہون — تجھی کو نہان اور عیان دیکھتا ہون
یہ جو کچھ کہ پیدا ہی سب عین حق ہی — کہ اک بحر ہستی روان دیکھتا ہون
اگر کوئی جانے جہان غیر حق ہی — سوئے اسکو دھوکا گمان دیکھتا ہون
نیاز اب کہون کس سے راز حقیقت — یہ عالم سراپا گمان دیکھتا ہون

جبکہ ایسا کہا کہ وحدہ لاشریک لا الہ الا اللہ بس اب دوسری شی کس طرح کہی جاوے بس لا الہ الا اللہ تک بیخودی و عالم معقول ہی آگے محمد رسول اللہ دوئی و عالم منقول ہی

بندگی اور حق پرستی کچھ نہو پاہی نیاز — کچھ نہونے کے سوا اور حق پرستی کچھ نہین

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہی کہاں ہی اور کیا ہی اور مایا کیا ہی۔

جواب

پیدا کرنیوالا اور پیدائیش سب ایک ہی جیسے جب تک دوات مین روشنائی ہی سیاہی کہلاتی ہی وہی جب کاغذ پر لکھنے مین آئی طرح طرح کی تحریر مین آئی مگر اسکو اب کوئی سیاہی نہین کہتا نام اسکا تحریر ہو گیا مگر اصل مین جو تحریر ہی وہ سب سیاہی ہی پس اسطرح کل ایک ہی شی ہی پیدا کرنے والا وہی ہی اور پیدائیش بھی وہی ہی مایا یعنے قدرت بھی وہی ہی کامل و ناقص وہی ہی بیت

اِسے برہمن اور اُسے شیخ ہین — یہ آپس کا جھگڑا یہان دیکھتا ہون

غزل

یار کو ہمنے جابجا دیکھا — کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا
کہین ممکن ہوا کہین واجب — کہین فانی کہین بقا دیکھا
کہین بولا بلے وہ کہکے الست — کہین بندہ کہین خدا دیکھا
کہین بیگانہ وش نظر آیا — کہین صورت سے آشنا دیکھا
کہین ہی بادشاہ تخت نشین — کہین کاسہ لیے گدا دیکھا

کہین رقاص اور کہین مطرب   کہین وہ سازنا جتا دیکھا
کہین وہ در لباس معشوقان   بوسر ناز اور ادا دیکھا
کہین عاشق نیاز کی صورت   سینہ بریان و دل جلا دیکھا

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے اور کب پیدا ہوا ست ہے یا اَست ہی
شیون سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہے اور کسکو جاشتا ہو۔

جواب

سب ایک ہی ہے۔

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہی اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو
کہان جاتا ہے۔

جواب

ویسے سو وہی صورت اپنے اعمال کے بموجب رکھتا ہی۔

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہی ست ہی یا کیا۔

جواب

دوزخ اور بہشت وہم ہی دوئی مین صحیح ہی۔ بیت

طمعٔ فاتحہ از خلق نداریم نیاز | عشقم اندر من نمود فاتحہ خوانم بابست

سوال ساتوان

نام کیا ہی اور کون نام سرب اُوپر ہی اور نام نامی انجہید ہی یا کیا اور شبد کیا ہی اور سب مین اُتم کرم کون ہی

جواب

دوئی مین نام اللہ عظیم ہی بھوکھے کو کھلانا اور خدمت فقرا نہایت عبادت ہی۔

بیت

بیا بصیقل توحید زنگ دل بزدای | تبا ز آئنہ چہرہ نمائی آسان است

دوہا

مت صوفی کا تم لکھو نہ گون سر گن ایک | ہندو ابن ہدایت ثرت جیو برہم دو و ایک

موافق مذہب عیسائی و اسلام

سوال پہلا

مُکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مُکت پراپت ہوتی ہے۔
نجات پانا ۱۲　تدبیر ۱۲　حاصل ۱۲

جواب

ہمیشہ کی خوشی مُکت ہے مگر بخوبی اُسکا بیان نہیں ہو سکتا کہ وہ خوشی کسطرح کی ہوگی مگر خوشی ہے اور تعمیل کرنا حکم خدا کا کہ جو انجیل میں درج ہے اور حضرت عیسی مسیح پر اعتقاد لانا کہ وہ ہمارا بخشنے والا ہے کہ جسنے ہمارے گناہوں کے عوض میں رنج سولی موافق انسانکے اختیار کیا اہل عیسائی کے بموجب اوّل انجیل کو کلام خدا یقین کرنا نہایت فرض ہے فقط - اور بروز انصاف یعنی بروز قیامت صور پھونکا جائیگا سب روحیں قبروں سے اُٹھکر روبروے خدا حاضر ہونگی جنھوں نے کار نیک کیے ہیں مثلاً بھوکھے کو دیا ہے پڑوسی کی مدد کی ہے عیسی پر معتقد رہے ہیں عیاشی چوری سخت شراب نوشی نہیں کی ہے رشوت نہیں لی ہے انصاف کیا ہے اور خدا کی بندگی کی ہے بہشت کو واسطے دوام کے بھیجے جاوینگے وہ مُکت ہوئی اور جنھوں نے خلاف اسکے کام کیے ہیں واسطے دوام کے دوزخ بھیجے جاوینگے مگر ہم یہ دعوی کرکے نہیں کہہ سکتے کہ بہشت و دوزخ دائم و قائم رہینگی خدا کو اختیار ہے جب چاہے سبکو نابود کردیوے گناہ سابقہ کہ جو خدا کی عدول حکمی آدم نے کی وہ عیسی مسیح نے

بعوض اُٹھانے رنج سولی کے معاف کرائے ہین۔

چونکہ اہل اسلام کے جواب اِن سات سوالون کے حسب مذہب عیسائی ہین صرف اِتنا فرق ہے کہ وہ بجاے حضرت عیسیٰ مسیح کے حضرت پیغمبر کو رسول اللہ کہتے ہین اور پیغمبر بہ اعتقاد رکھتے ہین اور بجاے انجیل کے قرآن یعنے کلام اللہ و حدیث کے حکم کی تعمیل کو کہتے ہین ج شراب نوشی قطعاً ممنوع اور نسبت آدم کے بجاے عدول حکمی ترک اولی کہتے ہین۔

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پراکندھ یا ایشور کے۔

جواب

تم روح اور جسم ملے ہوئے ہو روح اور جسم دونون خدانے پیدا کیے ہین خدا کے انش یعنی حصہ نہین ہو مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ روح کسطرح پیدا ہوئی ہے مگر ایک شی باعقل ہے صحیح و غلط کی تمیز کر سکتی ہے اور جتن تمھارے آدھین ہے اور خدا کی عنایت بھی چاہیے فقط جیسے بعضے شاسترون کی رو سے پایا جاتا ہے کہ ہر شی کا مادہ بیج روپ ہو کر انادی ہے مگر مذہب عیسائی و اسلام مین یہ بات نہین جائز ہے بلکہ یہ کہ بدون کسی مادہ کے خدا نے اپنی طاقت سے سب شی پیدا کی ہے۔

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہے کہاں ہے اور کیسا ہے اور مایا کیا ہے۔

جواب

خدا نے سرشٹ پیدا کی ہے اور وہ سارے ہے زیادہ اس سے کچھ
نہیں کہہ سکتے مایا طاقت خدا ہے شروع میں خدا نے آسمان اور زمین
پیدا کیا پھر یہ حکم ہوا کہ روشنی پیدا ہووے روشنی پیدا ہوئی تاریکی
و روشنی میں فرق ہوا خدا نے روشنی کا نام دن رکھا اور اندھیرے
کا نام رات خدا نے حکم دیا کہ زمین میں روئیدگی پیدا ہووے زمین
و سمندر میں جانور پیدا ہووین فوراً پیدا ہو گئے خدا نے تجویز کی کہ
آدمی ہماری صورت کا پیدا ہووے اور جانوران بحری و بری و ہوائی
پر حکومت ہووے آدم پیدا ہوئے بعدہ ایک عورت مسماۃ حوا پیدا
ہوئی خدا نے ایک باغ مقام عدن میں تیار کیا اور اجازت دی کہ سب
درختوں کے پھل کھانا مگر ایک درخت گندم جس سے تمیز برے بھلے کی ہوتی ہے
مت کھانا ایک سانپ نے حوا کو اغوا کر کے اس درخت کا پھل کھلوایا
اور حوا نے آدم کو کھلایا ایک روز خدا باغ میں تشریف لائے
اور اس عدول حکمی پر آدم و حوا کو بددعا دیکر باغ سے نکال دیا کہ عورت
کو تکلیف ولادت ہوگی اور آدم کو محنت کرنی ہوگی جب شکم بھری

ہوگی مسلمان لوگ پیدا ہونا آدمی کا بصورت خدا اور تشریف لانا
خدا کا تابع عدد مین نہین کہتے مسلمان کہتے ہین کہ خدا کو نہ کسی نے
دیکھا ہے نہ کوئی دیکھیگا اسکے ہاتھ پیر وغیرہ نہین کہہ سکتے مگر وہ سارے ہے

سوال چوتھا

جگت کیسے کہان سے کب پیدا ہوا اُت ہے یا اُت ہے سین شرشٹ
اور جگت مین کیا بھید ہے کسکو بھاشتا ہے۔

جواب

خدا کے کارخانہ مین ہمکو کیا دخل ہے اُسکے راز خفیہ کو ہم کسطرح
پا سکتے ہین ہم عدا بی ہین عقل محدود پائی ہے تکو یہ جگت بھاشتا ہے
اور سچا ہے کل کارخانہ دنیا چہار روز مین بحکم خدا تیار ہوا ہے۔

سوال پانچوان

دُکھ سُکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے
جیو کہان جاتا ہے۔

جواب

دُکھ سُکھ تکو ہوتا ہے اور خدا کی یہ مصلحت ہے ہمکو اسمین کیا دخل

ہمکو اُس سے صرف رحم و بخشائیش طلب کرنی چاہیے بعد مرنے
جیو حالت خواب یعنی نیند مین رہتا ہی بروز انصاف جسم کس
طرحکا تیار ہوگا رُوح اَور جسم شامل ہوکر حسب اعمال کے سزا یا
مگر یہ بات واسطے عیسائیون کے ہی اور مذہب کی نسبت نہین کہ
کہ کسطرح انصاف ہوگا اہل اسلام اس بات کے قائل نہین وہ کل
انصاف بروز حشر ایک طرح پر ہونا کہتے ہین مذہب عیسائی و اسلام
مین اواگون (تناسخ رُوح) نہین مانتے ہین روح ہر روز ہی پیدا
ہوا کرتی ہی اور جیسی مصلحت خدا ہوتی ہی وہان وہ روح آکر پیدا ہوتی ہی

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہی سّت ہی یا کیا۔

جواب

بہشت اور دوزخ ہین مگر مقام نہین بتا سکتے۔

سوال ساتوان

نام کیا ہی اور کون نام سرب اُوپر ہی اور نام ناعی ابھید ہی یا کیا
اور شبد کیا ہی اور سب مین اُتم کرم کون ہی۔

جواب

خدا او عیسیٰ مسیح کا نام بڑا ہی حسب مذہب اہل اسلام سب سے بڑا نام اللہ اور سب سے بڑا کرم عبادت خالص یعنی نش کام ہی۔

دوہا

عیسائی اور محمدی آواگون نہ ٹھان ۔ بندرابن یہ اس کہیو جیونئے پہچان

موافق مذہب جو کہ کرتا یعنی پیدا کرنیوالا نہیں مانتے ہی

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہی اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہی۔

جواب

مکت نام اسکا ہی کہ بندھن سے چھوٹنا بندھن صرف یہ بچن ہی کہ انیک طرح کے بچن میں پھنسا ہی جب گرو بار کہی اسکو ملیں تو بچن کے بندھن سے چھٹا وین جب مکت ہووے اب گورمت کا پایا جتن ہی گورمت جب آوے تب من مت کو چھوڑے من مت کیا ہی کہ برہم جیو ایشور جگت یہ من سے آپجا ہی شاستر کہتا ہی کہ برہم جگت کا بیج ہی جو بیج کا تیاگ نہ کروگے تو برہم کا تیاگ نہیں ہو سکتا اسواسطے برہم و جگت دونوں کا تیاگ کر و شاستر پریک ایشور کو کہتا ہی سو ایشور دیکھتا نہیں اور اصل پریک کو سمجھتا نہیں کہ کون ہی

اصل پرپرک بچن ہے اُسکو سنکہ ایشور کو تلاش کرتا ہے اور ایشور کچھ ہے نہین بس بچن ہی پرپرک ہی جب بچن کا بندھن ٹوٹے تب مکت ہووے -

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن اپنے آدھین یا پرالبدھ یا ایشور کے -

جواب

تم جیو اور رُوپ ہو سو جیو اور رُوپ ایک ہین جیسے سورج اور سورج کی کرن جتن تمھارے آدھین ہے -

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہی کہان ہی اور کیسا ہی اور بنایا کیا ہے -

جواب

سرشٹ کا کرتا کوئی نہین ہی آپ اناد کال سے ایسی ہی چلی آتی ہی تونے ایسا سُنا کہ کوئی کرتا ہی تونے سنکہ انمان کیا پر کرتا کوئی ملا نہین مایا کچھ نہین ہے -

سوال چوتھا

جگت کیسے کہاں سے کب پیدا ہوا ست ہی یا اسّت ہی سرشٹ اور جگت مین کیا بھید ہی اور کسکو بھاشتا ہی۔

جواب

جگت آپ ہی اناد کال سے چلا آتا ہی جل سے جل مٹی سے مٹی اسی طرح سب پیدا ہوتے رہتے ہین اور نبس جاتے ہین آپجنا اور بنسنا اسی کا نام جگت ہے۔

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہے اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہی۔

جواب

جگت ہی دکھ سکھ ہے اور جیو ایسے ہی مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہین۔

سوال چھٹا

پرلوک کہان ہی ست ہی یا کیا۔

جواب

پرلوک کچھ نہین ہے۔

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اوپر ہے اور نام نامی ابھید ہے یا کیا اور شبد کیا ہے اور سب مین اتم کرم کون ہے۔

جواب

سب نام جگت کے ہین گرہست بڑی ہے اور گرہ کی مہل کرمون مین اتم کرم ہے۔

دوہا

نہین کرتا کوئی جگت گرسر جے نبے آپ
بندراابن یہ ناستی کھو تیر جن باپ

موافق جین دھرم کے

سوال پہلا

مکت ہونا کیا ہے اور کس جتن سے مکت پراپت ہوتی ہے۔

جواب

کرم کے بندھن سے چھوٹنا مکت ہے مگر مکت اسوقت ہوگی جسوقت کال ایشور پرالبدھ سبھاو اتما کام شامل موجود ہونگے اب پنجم کال ہے اسوقت مین مکت نہین ہوسکتی۔ جتن یہ ہی کہ دیو گورو گرو کو دھرم کا تیاگ اسکو منہیات کہتے ہین جیو کا مارنا جھوٹھ کا بولنا چوری کرنا وغیرہ انکا تیاگ اسے ابرت کہتے ہین کرودھ مان مایا لوبھ انکا تیاگ اسکو لگہاے کہتے ہین من بچن کایا کا نرودھ کرنا اسکو جوگ رکھتے ہین تات پرج (حاصل) ان تیاگون کا یہ ہی کہ راگ اور دویش کا اتیفت ابھاؤ ہوجاوے۔

سوال دوسرا

مین کیا ہون اور جتن میرے آدھین ہے یا پرالبدھ کے یا ایشور کے ادھین ہے۔

جواب

تو راج امر سنجوگی بجوگی ہے جتن تیرے اور پرالبدھ کے آدھین ہے۔

سوال تیسرا

سرشٹ کا کرتا کون ہی کہان ہی کیسا ہی اور مایا کیا ہی۔

جواب

سرشٹ چار پرکار کی ہی اناد انت یعنی جسکی نہ آد ہی نہ انت ہی آد ہی انت نہین آد نہین انت ہی آد بھی ہے انت بھی ہے سرشٹ اور کرتا کی مابین ادھکاری پرت ہی۔

سوال چوتھا

جگت اور شین سرشٹ مین کیا بھید ہی اور کسکو بھاشتا ہی۔

جواب

جگت است بھی ہی ادھکاری پرت اور تجکو بھاشتا ہی۔

سوال پانچوان

دکھ سکھ کیسے ہوتا ہی اور کیون ہوتا ہے اور بعد مرنے کے جیو کہان جاتا ہے۔

جواب

اگیانی کو جنم سنسار مین موافق شبھ اشبھ کرم کے دھرنا ہوگا اور جو پورا گیانی نہین ہے کچھ اگیان رہگیا ہے اسکو بیکنٹھ

ملیگا اور پورے گیانی کو جنم نہین ہوتا ہے۔

سوال چھٹا

پرلوک ست ہے یا کیا۔

جواب

پرلوک ستّ بھی ہے اور استّ بھی ہے حسب آدھکار۔

سوال ساتوان

نام کیا ہے اور کون نام سرب اُوپر ہے اور سب کرمون مین اُتّم کرم کونسا ہے۔

جواب

سب مین اُتّم کرم دیادان دم اور پارسناتھ کی پوجا ہے۔

دوہا

جین دھرم اس چھینا کلجگ مکت نہوے
بندرابن جیون دیا کہا دھرم مکھ سوے

بر سبیل موقع بیدانت کے چرچا مین بھی بعضے مذہبونکا ذکر آیا ہے

اور کرم آپاسناگیان کا حال مشرح درج ہوا ہے -

دوہا

نیتیہ سرب اور تمن کے لکھے جواب وسوال
بندرابن چیت سے پڑھیں ملے مگت تت کال

فصل دوسری ہوئی تمام گلاب باڑی اسکا نام
کانٹے سے بچنا ہی کام جنو پھول نہیں ہوتی شام

مؤلف کی رائے نسبت اختلافات جو باہم شاسترون
و دیگر مذہبون مین واقع ہی اور ست سنگ یعنی صحبت فقرا
و نقصان کام (شہوت) کرودھ (غصہ) لوبھ (طمع) موہ (محبت دنیا) اہنکار (غرور) و فوائد دیا (رحم)
دھرم (ایمان) شیل (متحمل) سنتوکھ (صبر) آوارتا (سخاوت) براگ (ترک لذت) و عبادت وغیرہ
جوکہ اکثر مذہبون اور متون کا سدّھانت یعنی اصل منشا نسبت
مکت یعنی نجات اور بعضے دیگر مراتبون کے دوسری فصل کے سوال جواب
سے معلوم ہوتا ہی مگر مموکشی یعنی طالب مکت کو یہ سندیہہ اور دبدھا کھڑی
ہوگی کہ کونسا سدھانت اتم اور صحیح ہے کہ جسکے حاصل کرنے مین

پیروی کرون سب اپنی اپنی گتے ہین سب مین جھگڑا دیکھتا ہی کوئی
کرم کو ڈرھاتا ہی کوئی آپاسنا کوئی گیان کو کوئی جوگ کو کوئی جگت کو
ست کہتا ہی کوئی است کہتا ہی کوئی ایشور کو مانتا ہی کوئی ایشور کا
ابھاد کرتا ہی کوئی جتن اپنے آدھین کہتا ہی کوئی ایشور کے کوئی دونون
کے آدھین کہتا ہی کوئی پرالبدھ کو مکھ کہتا ہی سواے اسکے ایک ہی
مذہب والا اس طرح جگے بچن کہتا ہی ایک جگہ جگت ایشور کی ستتا دکھاتا
ہی دوسری جگہ است کہدیتا ہی کہین کرم جب تپ پوجا تیرتھ برت مورتی
پوجا نام کا سمرن قائم کرتا ہی کہین ان سبکا ابھاد کراتا ہی پھر آپسمین
بھی شاستروں مین جھگڑا دیکھتا ہی یہی حال پرانون کا بھی ہی اور یہ
سب بیدکی گواہی دیکر اپنی کومن یعنی سدھانت کو ثابت کرتے ہین کوئی
کسی دیوتا کی مہما کرتا ہی کسی دوسرے کی نندا کرتا ہی وشن پران مین وشن جی
کی مہما ہی شو پران مین شو جی کی مہما ہی دیبی پران مین دیبی جی کی مہما ہی
سورج پران مین سورج کو سب سے بڑا گایا ہی گنیش پران مین گنیش جی کا
سب سے بڑا ادھکار کہا ہی ایک مقام پر سورج کو صبح کو ارگ دینا درست
بتایا ہی ایک جگہ پر پیش از طلوع آفتاب ارگ دینا اتم کہا ہی کوئی بید
شاستر کی مہما کرتا ہی کوئی نندا کرتا ہی کوئی بدیا کی مہما کرتا ہی کوئی خلاف
اسکے کہتا ہی کوئی سادھ گرو کی سیوا کو مکھ گاتا ہی کوئی کرم آپاسنا گیان
دھیان جوگ جب تپ پوجا تیرتھ برت سب ہی کو اچھا کہدیتا ہی
پر بارتھی لوگ دھن کی نندا کرتے ہین دنیادار دھن کو بڑا کہتے ہین

کوئی نیکنامی کو بہت اچھا کہتا ہی کوئی کہتا ہی کہ نیکنامی بھی جگت کے
لیے ہے پرمارتھ دوسری چیز ہی کوئی کہتا ہی ایکانت رہنا اچھا ہے
کوئی کہتا ہی درس پرس اور ملنا اچھا ہی غرضکہ اکثر انسانون کو
ایسے ایسے سندیہہ اور چنتا اکثر ستاتے ہین بلکہ ست سنگ اور پرمارتھ
سے اچاٹ کرا دیتے ہین مگر ایسے سندیہہ اور شک دل مین لا کر پرمارتھ
نہ کرنا یا دوسرون کی نندا کرنا اپنی کم فہمی سے ہے اگر انسان کہین کے
بھید اور اپنے ادھکار سے واقف ہووے اور پیچھے بات کو چھوڑ دیوے
تو ایک سندیہہ بھی پاس نہ پھٹکے اور سب اچھے دیکھین اب ایک موٹا او
پرستاہور دشٹانت سنیے کہ ایک شخص کے چار لڑکے ہین چارونکی عمر
عقل ذہن رہن چلن اور بدن مین ایک دوسرے سے فرق ہی اور باپ کا
مطلب یہ ہی کہ چارون روزگار کرین گھر سنبھالین نیک چلن ہو دینا
اور خوش رہین اور دوسرونکو خوش رکھین اب اگر باپ ایک ہی سکھ
سکھو دیتا ہی تو کام نہین چلتا کیونکہ اسواسطے کہ عمر و عقل وغیرہ مین سب کے
فرق ہی اب اسکو ضرور ہوا کہ حسب استعداد و لیاقت فی زمانہ ہر ایک
کو علحدہ علحدہ سیکھ دیوے جو کہ سب سے بڑا لڑکا لکھا پڑھا ہے
ہوشیار ہی عمر پچیس تیس برس کی رکھتا ہی تندرست ہی بیاہ
شادی ہو گیا ہی اسکو باپ سیکھ نوکری کرنے کی دیتا ہے اور
نوکری کے قاعدون اور قایدون کو سمجھاتا ہے اگر وہ لڑکا قریب نہ
اور سکھ سوداگری اور زمینداری وغیرہ کے بیان کرتا ہی تو باپ اسکا

ہزارون عیب اور نقصان اُس مین دکھلاتا ہی اور نوکری کو سب طرح
مفید کہتا ہی دیکھو نوکری مین عزت بڑھتی ہی دس روپیہ کے متصدی کی
عزت لکھپتی سے زیادہ ہوتی ہی دو تین مہینے نوکری کی پھر چھٹی ہی معزز
لوگونکی صحبت میسر آتی ہی علم و عقل کی ترقی ہوتی رہتی ہی حکومت ہوتی ہی نام روشن
ہوتا ہی ہزارونکی کاربرآری ہوتی ہی بڑی رجوعات رہتی ہی اور سوداگری وغیرہ
کیا ہین خیر پیٹ بھر لیتا ہی نہ علم میسر آتا ہی نہ چندان عزت ہی گھر گھر پھرنا
پڑتا ہی اسامی ڈوب جاتی ہین دن رات فکر لینے دینے کی رہتی ہی جھوٹ بہت
بولنا پڑتا ہی غرضکہ لڑکا لکھنے پڑھنے مین رہا تھا اُسکو جب فہمایش باپ کے
نوکری ہی آسان اور مفید معلوم ہوئی تب تلاش مین چل کھڑا ہوا نوکری
پائی اُسکا مطلب پورا ہوا دوسرا لڑکا بیس برس کی عمر رکھتا ہی کچھ تھوڑا
ہی پڑھا ہی ذہن بھی بہت اچھا نہین تندرستی مین بھی فرق رہتا ہی گفتگو
مین بھی ربط اچھی ہی اس لڑکے کو باپ واسطے سوداگری دکانداری
کے ہدایت کرتا ہی اگر لڑکا نوکری کرنے کو کہتا ہے تو باپ نوکری مین
ہزارون عیب نکال کر کہتا ہی کہ نوکری غلامی ہے ہر وقت حاکم کا
خوف رہتا ہی نہیں گھر چھوٹ جاتا ہی بیگانون کے ساتھ کام پڑتا ہی
کل فکر اپنے ذمہ ہوتی ہی دو گہی کوڑیان ملتی ہین نوکری مین کچھ
نہین پڑا رہنے مین سیکھتا ہین اور سوداگری مین سب باتین میسر
آتی ہین گھر کی بادشاہت ہی نہ کسی کا حکم سہنا پڑتا ہی روٹی گھر کی گھر آئی
ہاتھ آتی ہی رات کو گھر مین سونا ملتا ہی سیکڑون آدمی کی بھیڑ بھاڑ رہتی ہی

وقت پر قابو ہوتا ہے جب چاہا کام کیا جب نہ چاہا نہ کام کیا کچھ بہت سا
علم نہین چاہیے اور ایسے پیشے والے دیکھو کیسے خوش ہین بڑے
بڑے مکان تیار کراتے ہین ہزارون روپیہ کی دولت ہے کسی کی پروا
نہین رکھتے لڑکے نے اپنا حال دیکھکر اور باپ کی نصیحت سنکر نوکری سے
ہاتھ اُٹھایا سوداگری کرنے لگا مطلب باپ بیٹے دونون کا پورا ہوا
تیسرے لڑکے کی عمر بارہ ۱۲ برس کی ہے اسکو اسکا باپ واسطے تحصیل علم کے
تاکید کرتا ہے اور فائدے علم کے سُنا کر کہتا ہے کہ جو لکھے پڑھے ہین وے
گھوڑون پر چڑھتے ہین عیش کرتے ہین اور کھیل کود کے نقصان
دکھلا کر کہتا ہے کہ جو کھیل مین رہتے ہین بدمعاش ہوجاتے ہین روٹی
کھانے کو نہین ملتی مکتب جانے کو رغبت دیتا ہے بوقت ضرورت
خوف دلا کر کہتا ہے کہ نکال دونگا تجکو کھانے کو ندونگا تمام رات کوٹھری
مین بند رکھونگا اگر کہنے سے نہین مانتا تو مارتا بھی ہے اور کسی موقع پر
دم دلاسا بھی دینے لگتا ہے پیار کرتا ہے خود کھیل بھی کھلاتا ہے اگر لڑکا
گھر سے باہر جانے مین ڈرتا ہے تو اُسکو ہمت بندھاتا ہے اور کہتا ہے کہ
بدون باہر جانے کے علم کیسے آویگا اور گھر کے رہنے سے لڑکے خراب
بھی ہوجاتے ہین اور دوسرے لڑکے تیرا نام ڈرپوک رکھدینگے اور
باہر جانے مین تو بڑی سیرین دیکھنے مین آتی ہین اور دیکھ تجسے چھوٹے
چھوٹے لڑکے دنرات باہر پھرا کرتے ہین اب دیکھیے اس لڑکے
سے کچھ نقصان یا فائدہ نوکری اور سوداگری کا نہین بیان کیا جس بات

سے مطلب ہی اُسکی تعریف بدرجہ اتم کرتا ہی اب جو تھا لڑکا پانچ برس
کی عمر کا ہی اُس لڑکے کے لیئے باپ کھیل کا سامان بنایا کرتا تھے
کھلونے لاتا ہے اُسے کھلاتا ہے اُس سے ہنسا کرتا ہی اسکی بے دہوون
کو نا سمجھتا ہی اس سے دن رات جھوٹی جھوٹی باتین کرتا رہتا ہے
جھوٹے اقرار کیا کرتا ہے اور جو چیز کہ اصل مین بھی نہین ہے اُسکے
بھی ہونے کا اقرار کر دیتا ہے اگر لڑکا باہر نکلتا ہی تو اُسکو باہر جانے کو
منع کرتا ہی کہتا ہی کہ باہر جانا اچھا نہین ہوتا چور پکڑ لیجاویگا اور جو کوئی
چاہیگا تجھے مار ڈالیگا باہر کبھی مت جائیو گھر سے باہر پانون رکھنا
بہت برا ہے اب لڑکا بباعث خوف و رجا گھر سے باہر نہین جاتا
گھر مین کھیلتا رہتا ہی لڑکے کو بھی اچھا اور باپ بھی راضی اس لڑکے
سے لکھنے پڑھنے کو نہین کہتا علم و نوکری و سوداگری کے فائدے نہین
سناتا اب غور کرنے کی جگہ ہے کہ باپ کی علیحدہ علیحدہ نصیحتین چارون
لڑکون کو درست ہین یا نہین ظاہر ہی کہ بہت انسب ہین کہ چارون لڑکون کا
کام بنتا ہی اور دیکھیے کہ اُس شخص نے اول نوکری کی تعریف کی اور
دکانداری کی مذمت یعنی نندا اور دوسری جگہ نوکری کی مذمت سوداگری
کے فائدے ایک جگہ باہر جانے کے فائدے اور گھر رہنے مین نقصان
اور ایک جگہ گھر رہنے مین فائدے اور باہر جانے مین نقصان کہے بعضی
بعضی باتین بالکل صحیح کہین بعضی خوفناک یعنی ڈر کی بعضی طمع یعنی لالچ
کی کہین بعضی جگہ اچھی بات کو برا کہا بری کو اچھا کہا اگر کوئی اس شخص کو

جھوٹا نہین کہتا ہی نہ غلط کہتا ہی بلکہ عقلمند سمجھ والا کہا جاتا ہے اب
اگر لڑکے باپ کی گواہیان دے دے کر اپنی اپنی بات کو ثابت
کرین اور ایک دوسرے کو خارج کرین یا غلط کہین تو سواے
فساد کے اور کیا نتیجہ ہوگا اور سمجھنے والا ان لڑکون کو نادان ہی
سمجھیگا اب دیکھیے کہ جس لڑکے کو باہر جانے کے واسطے منع کیا ہی
اُسکو بھی تھوڑے دن بعد باہر جانے کو اجازت دیگا اور گھر مین رہنا
برا بتا دیگا اب جو لڑکا طفولیت یعنے عمر لڑکپن مین گھر مین رہیگا وہ بیشک
خوش رہیگا اور عمر کے پہونچنے پر خود باہر جاویگا اور باہر کے فائدے
معلوم کریگا اور باہر جانے کی تعریف بھی کریگا اور اگر باپ کے کہنے پر
لڑکپن مین عمل نہ کریگا اور کالے کے باہر جانے مین کوئی فائدہ بھی ہوجاوے
تو پھر آخر مین خراب ہی ہوگا اگر جب ایک بات مین پختہ ہوگا تو دوسری
مین خود لگ جاویگا اور فائدہ اٹھاویگا باہر بھی جاویگا نوکری بھی
کریگا اور طفولیت مین گھر رہنے سے باپ کا بھی یہی مطلب ہی کہ آخر مین
نوکری کرے اور دیکھو مضمون کو کس حکمت سے سمجھاتا ہی کسی راجا
کا لڑکا تھا مطلق نہین پڑھتا تھا اور شوق کبوتر بازی کا رکھتا تھا اگر
اُستاد مقرر ہوے مگر کسی سے نہ پڑھا راجا نے ناچار ہوکر پڑھانا چھوڑ دیا
اس عرصہ مین ایک شخص نے آکر کہا کہ مین پڑھاونگا خیر اسکو نوکر رکھا
اس شخص نے اوّل راجا کے لڑکے سے محبت و یاری پیدا کی اور
اگر سو کبوتر تھے تو نو سو اور خرید واکر دو ہزار کرائے اور آپ راجا کے

لڑکے کے ساتھ شامل ہوکر کبوتر اڑایا کرے اور یہ شخص راجا کے
لڑکے سے فرمایش کیا کرے کہ فلانا کبوتر لاؤ وہ کبھی کبھی اور کا اور
لے آیا کرے اب اُستاد نے کہا کہ دیکھو جب تک کبوترون کے نام
نہ رکھے جاوینگے اور ہر ایک کی پہچان نہوگی تب تک پکے کبوتر باز نہ
کہلاؤگے راجا کے لڑکے نے کہا کہ درست ہے اُستاد نے الف بے
تے ثے جیم وغیرہ نام کبوترون کے رکھے اور اُس لڑکے کو یہ
حرف یاد کروائے مگر اب بھی خوب پہچان نہوئی اکثر شناخت مین
بھول جایا کرتا اور پشیمان ہوا کرتا اب وہ خود اُستاد سے کہنے لگا
کہ مجھے اسطرح تو ہر ایک کبوتر کا نام یاد نہین رہتا اُستاد نے کہا کہ
حرفونکا لکھنا سیکھ لو تو پھر سب کبوترون پر نشان حرفون کے کردئے
جاوینگے تم باسانی پہچان لیا کروگے اب لڑکے کو شوق حرفون کے
لکھنے کا پیدا ہوا اب وہ لڑکا لکھتا بھی ہے اور پڑھتا بھی ہی اسطرح
اُسکو کچھ تحصیل بھی ہوئی اور لکھنے پڑھنے کا مزہ آنے لگا تھوڑے عرصہ
مین کبوتر بازی تو چھوڑدی اور تحصیل علم مین مشغول ہوگیا۔
دیکھیے کس حکمت سے پڑھایا اور جوکہ شاگرد کو طمع دی تھی اُس طمع کے
پورا کرنے سے اُستاد کا مطلب نہ تھا بلکہ اُس سے علیحدہ کرواکر مطلب
پڑھانے سے تھا اسی طرح اس حکمت مین بھی بہت سے ایسے جیو ہین
کہ کسی طرح بیار تھ مین نہین لگتے اُنکو اسی طرح جب سیکھ ہوتی ہی
تو شوق پیدا ہوتا ہے اور دیکھو ایک ہی بیماری پر حکیم وئش علاج کو

علٰحدہ علٰحدہ دوا بتاتا ہی وہ فائدہ بخشتی ہی اگر ایک ہی دوا بتا دیوے
توسبکو نقصان کی صورت ہی اب اگر آپس مین مریض لڑین کہ نہین میری ہی
دوا درست ہی تیری بُری ہی تو کیا حاصل ہی ایک مریض کو نسخہ دو پیسے
کا لکھا ایک کو دو روپیہ کا ایک کو کھچڑی کھانے کی اجازت دی ایک کو
منع کیا ایک کو روٹی بتائی ایک کو دال بتائی اب دیکھ لیجیے جیسا مریض
ویسی دوا اور ویسا ہی کھانا اور ویسا ہی پرہیز اب اگر مریض اپنی اپنی
دوا کرین اور سب کہنے حکیم کے کھانا کھاوین تو آرام ہونا ممکن ہی جس
مریض کو روٹی کھانا منع کیا تھا جب اُسکا مرض دور ہوگا حکیم خود کھانا
بتاویگا بلکہ کھچڑی کھانے مین نقصان کہیگا اور یہی بات ہی کہ جب مریض کا
دکھ دور ہو جاویگا خود روٹی کی چاہ کریگا کچھ کسیکو بتانے کی ضرورت
نہوگی پر جب تک کہ اُسکے مرض موجود ہے اگر کوئی روٹی کھانے کو
کہے تو دشمن ہے کہ کھانا اچھا ہی مگر تندرست کو تلوار چلانا اُسکو درست ہی
جسکو ترکیب چلانے کی آتی ہے اور جس شخص نے ابھی لکڑی بھی نہین پھینکی
اگر وہ تلوار چلاویگا تو ایک دن اپنا ہی گلا کاٹ مریگا اب جو شخص ان
مثالون کو بخوبی سمجھ لیگا اُسکو کوئی شک معرفت کے حاصل کرنے
مین نہ پیدا ہوگا سمجھیگا بید شاستر کا کہنا ادھکاری پرت جسکا اعتقاد
سے ہی اوچک بھیانک بھارتھ تین طرح کی بانی ہی دیکھو شری بھاگوت مین
خود شری کرشن مہاراج نے فرمایا ہے ستا کو کسقدر دھکایا ہی اور کسقدر
جھاکی ہی کہ جسکی نہایت نہین اور کہین گیان سکے بچن بھی کہنے سنے

اودھو جی سب دھرم سن چکے تب پوچھا کہ مہاراج سب مین اُتم مت کون ہے تو مہاراج نے فرمایا - ایکادس کا اشلوک۔

شلوک

اینگ سرب کلیانانگ سدھ ری جنیو متو مم
مدبھاو سرب بھوتیکھ من وباک کائے برت بھی

اسکا ارتھ یہ ہی کہ سب متون مین بڑا مت یہ ہے کہ من بانی کایا کر کے سب بھوتون مین مجکو بیاپک (محیط کل) دیکھے پھر اودھو جی نے کہا کہ مہاراج کہین آپ نے دیہ و کرم سرگ و نرک کو ست (سچا) کہا ہے کہین است (جھوٹا) سا کہا ہے تب مہاراج نے فرمایا۔

شلوک

چھایا پرت یابھ جابھاشا ہے است پے ارتھ کارنا۔
اُدینگ دیہنا دیو بھاوریچ جیتھ مرت تیو بھیم

اسکا ارتھ یہ ہے کہ جیسے چھایا اور گنوین اور گنبذ کی آواز جھوٹی ہوتی ہے پر اس سے کارج نکلتا ہے اسی طرح دیہہ بھی است ہے پر کارج نکلتا ہے نسبت سورگ وغیرہ کے مہاراج نے فرمایا۔

شلوک

پرُوکش باد و بید دینگ بالانام من شاسنا
تھ کم یل بھے سدھ رعین ارتھ تبل شرتی

اِسکا یہ ارتھ ہی کہ جیسے بالک کو لالچ دکھایا جاتا ہو ایسے ہی شرتیون
کے پھل ہین اور جو کسی شاستر مہاتما کی بانی مین جو دوسرے کی نندا ہی
وہ اصل مین نندا نہین ہی مگر ادھکاری کی ایکطرف کی دِرِڈھتا یقین کے
کیلیے دوسرے کی نندا کر دی ہی اور جب کرم کی مہاکی ہو تو کرم ہی کو بہت
بڑا دکھایا ہی اگر بڑا نہ دکھا دین تو کرم مین رُچ کیسے ہووے اسطرح
اُپاسنا وغیرہ کی نسبت بھی سمجھنا چاہیے اور جو اپنے اِشٹ
اور دیوتا کو بڑا ٹھہراتے ہین یہ بھی اسی طرح دُرست ہے دیکھو
جس وقت کام پیرون سے نکلتا ہے تو پیرون ہی کی تعریف ہوتی ہے
ناک کان آنکھ زبان اگرچہ پیرون سے اوپر اور زیادہ مطلب کے
بھی ہین پر انکی تعریف نہین کرتا اگرچہ آنکھ ناک کان کو چھوڑ نہین توڑ
نہین ڈالتا ہے مگر دوسرے کے سمجھانے کو پیر کی تعریف مین آنکھ
ناک کان کی بھی بیقدری کر جاتا ہی اُسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک
طرف کی نِشچے پوری ہووے اور نندا کرنے سے ایک یہ بھی دوسرا
مطلب نکلتا ہی کہ جب کوئی اِشٹ اپنے کی نندا سُنتا ہے تو وہ خوب
دل سے اُسکی یکتائی کے واسطے اپنے اِشٹ کی طرف لگتا ہے اور
باریک باریک باتین سیکھتا ہے جس سے اپنے اِشٹ کی یکتائی کرے
جب اپنے اِشٹ مین یکتا ہوا اُسکا چِت شُدھ ہوا اب اوپر کی طرف
اُسکی برتی چلتی ہے وہ اُسکو خود راہ دکھلاتی ہے جیسے بہتا پانی آپ
اپنی راہ تلاش کرکے ندی مین جا ملتا ہے اب نندا اور اُستت کی

ایک اور کیفیت سنیئے دیکھو کبوتر بازی و شطرنج کھیلنا وغیرہ بازی بُری ہین مگر جو لڑکا کہ توجہ جرأت چوری و جوئے بازی و بد فعلی کے کہ جو سخت عیب ہین رکھتا ہووے تو اُسکو ان سخت عیبون سے بچانے کے واسطے ایسی ضرورت ہوتی ہے کہ بعضے عیبون کی کہ جو نسبت سخت عیبون کے سُبک ہین تعریف کرنی ہوتی ہے کیونکہ بدون کسی طمع کے تو اس لڑکے سے وہ سخت عیب چھوٹ نہین سکتا ہیں دوسرے عیب کی تعریف کرکے اُسکو اُس سخت عیب سے بچایا جاتا ہے جسکو جوا بازی یا چوری کا شوق ہے اُس سے کہا جاتا ہے کہ جوا کھیلنا بُرا ہے ہان کبوتر بازی اور شطرنج کھیلنا اچھا ہے کبوتر بازی مین پیدا بھی ہے اور دل لگی بھی ہے شطرنج کے کھیلنے سے عقل و غور کی زیادتی ہوتی ہے اب چوری جوئے بازی سے باز رہکر کبوتر بازی و شطرنج کھیلنے مین مصروف ہوا اب اُسے نقص کبوتر بازی اور شطرنج کھیلنے مین دکھائے جاتے ہین اور تعریف علم کی سنائی جاتی ہے اب وہ کبوتر بازی اور شطرنج کھیلنے سے پرہیز کرکر تحصیل علم مین مشغول ہوتا ہے اسی طرح اکثر کلام شاشتر ون اور مہاتا اون کے بھی ہین دیکھیے بعضے شاستر مین ایسی ہدایت ہے کہ جو کوئی اپنے دشمن کا نقصان چاہے تو فلانے فلانے کرم کرے اب دیکھیے کہ یہ کرم کچھ اچھا نہین ہے مگر نہایت تعریف کی ہے اب مطلب اس سے یہ ہی کہ جو شخص اپنے دشمن کا نقصان چاہتا ہے وہ شب و روز تدبیر

مین رہتا ہے اور نہایت سخت بدفعل کرتا ہے اب اسکو سخت بدفعل سے چھٹانے کے واسطے یہ تجویز مناسب ہوئی کہ وہ پوجا جپ کرے اب دیکھیے بہ نسبت اور تدبیرون کے یہ تدبیر اگرچہ اصل مین بُری ہی مگر افضل ہی جب وہ پوجا کی طرف رجوع لایا اول نیک فعل ہوا اگر وہ زیادہ نہ بھی سمجھا تو بھی پہلے سے اچھا رہا اور اگر پوجا کی حالت مین سمجھ گیا تو بس مطلب براری ہوئی اب وہ بجاے دشمن کے نقصان کے اپنے ہی من کو سمجھانے لگا اب جس مقام پر کہ سمجھانے والے نے تعریف کبوتر بازی کی کی ہے تو اسنے مطلب سے کی ہے مگر دوسرے مذہب والا اسکو بالکل کاٹتا ہے اور اسیطرح ایک ایک سے مطابق نہین ہوتا مگر اصل مین غور کیجیے تو واسطے دور کرنے عیب چوری کے کبوتر بازی مین مصروف کرانا برا نہین ہوتا اور جسنے نندا کی ہے وہ بھی غلط نہین ہے جو شخص ایسے نکتہ کو سمجھ کبوتر تو پھر اختلافات شاستروغیرہ مین دیکھکر ست سنگ سے باز رہے اور جو ست سنگ کیے جاویگا وہ بیشک آہستہ آہستہ راہ راست پر بھی پہونچ جاویگا اور جو اپنے اپاشن کی مہما کرتا ہے اور دوسرون کی نندا کرتا ہے تو اسوقت اگر اسکا اپاشن یعنے مالک سرگن بھی ہووے تو بھی اپنے اپاشن کو نرگن روپ سرب بیاپی ٹھہرا کر دوسرے کے اپاشن کو صرف سرگن روپ مین قائم کرکر منسوخ کرتا ہے مگر وہ سرگن بھی اُس نرگن سے باہر نہین ہوتا

اور اگر بندرا پر خیال کیا جاے تو کوئی دیوتا کوئی مہاتما کوئی مت کوئی
آچارج کوئی پستک ایسی نہین ہی کہ جسکی کہین نندا نہو پس سبکو
جھوٹا سمجھنا چاہیے اگر ایسا سمجھا تو بس اب کرنے کو کیا رہا کسکی
اپاسنا کروگے ہان گیانی کو تو ٹھکانا بھی ہے پر اپاسنا تو مطلق
جاتی رہی دیکھیے کسی مقام پر پانچون دیوتاؤن کے اپاسک سے
آپس مین جھگڑا ہوا بشن جی کا اپاسک کہتا ہے کہ بشن جی ہی
بھگوان ہین اور مہادیو سورج دیبی گنیش انکے داس ہین
اور بشن بھگوان ستیل سروپ اور پالن ہارے ہین اور بشن بھگوان
چارون دیوتاؤن کی ہمیشہ رکشا (حفاظت) کرتے آئے ہین اور
مہادیو جی تو ایسے ہین کہ جنکے درشن سے چت ملین ہوتا ہے
گلے مین ہاڑون اور کھوپڑیون کی مالا پڑی ہے سانپ پڑے لٹکتے
ہین یہ بات سنکر مہادیو جی کا اپاسک بولا واہ مہادیو جی بڑے ہین
کیونکہ دیکھو اور سب تو دیو ہین اور شو جی مہادیو ہین کہو دیو بڑا یا
مہادیو بڑا اور سروپ بنانا تو عورتون کا کام ہے اور مہادیو جی کی ہمتا
درشٹ ہے جیسا پھول ویسا ہار یہ شکت اور دیوتا مین نہین ہے دیبی جی
کا اپاسک بولا کہ سب دیوتا مردہ کے سمان ہین جبتک شکت نہوگی
کوئی کچھ نہین کرسکتا اسلیے کہو ہو اور سب دیوتاؤن کی جان ہی گنیش
جی کے اپاسک نے کہا کہ دیکھو ہر کارج مین پہلے گنیش جی ہی
منائے جاتے ہین اسواسطے گنیش جی ہی بھگوان ہین سورج کے

اُپاسک نے کہا کہ سُنو سب دیوتا اندھے ہین جب تک سورج کا پرکاش نہو کوئی کچھ نہین کر سکتا اب غور کیجیے تو پانچون دیوتاؤنکی مذمت ہوئی اب کیا کروگے پس اِسکا فیصلہ وہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ ہر ایک نے اپنے دیوتا کو نرگن سرب بیاپی ٹھہرایا اور دوسرے کے دیوتا کو سرگن قائم کیا اِسی طرح شاستر اور سب دیوتا وغیرہ سب ایک ہی کے انگ ہین کسکو غلط کہنا درست ہے اپنے بدن مین سے کون سی چیز کو دور کرنا اچھا معلوم ہوگا اپنے اپنے وقت پر کیا پانون کیا ہاتھ کیا آنکھین ناک کان وغیرہ سب ہی تو کام دیتے ہین مگر یہان وقت اور موقع اور ضرورت کام لینے کان سے ہے اور جو وہ کام ناک سے لیا جاوے تو کب پورا ہوگا۔

دوہا

ندیا اُترو ناو سے کیا لے کرے جہاج
جو جاکو سوارتھ کرے سو تاکو مہراج

اور ظاہر ہے کہ ایک شخص دو روپیہ دوسرا دس روپیہ تیسرا سو روپیہ چوتھا ہزار روپیہ پیدا کرتا ہے سب ہی کا نام کماؤ ہے اور جو دو روپیہ کا پیدا کرنے والا ہے وہ کبھی ہزار بھی پیدا کر سکتا ہے مگر جو مطلق نہین کماتا اُسے کیا امید۔ اب خلاصہ یہ ہے۔

دوہا

سب ہی مارگ سائیان آگے ایک مقام

جہی سنگھ ہو رہا واہی سیتی کام

سب کو بڑا سمجھنا مگر جس سے اپنے کو کام پڑا ہے یا پڑے اسکو خاص
کر کے بڑا سمجھنا یہی تو بہت درست ہوگا ایک مثل ہے کہ کوئی شخص
کھٹ دیش یعنی سب پنتھون کے سادھون کی سیوا کیا کرتا اسنے
ایک بار سادھون کا بھنڈارا کیا سب بھیکھ (فرقہ) کے سادھ
جمع ہوئے سبکو بہت اچھی طرح ایک سے بھوجن کرائے جب سادھ
بھوجن کر چکے تو اسنے پرسادی (اُلش) اپنے گرو کی پتل مین سے لی
اور مین سے نہ لی کسی سادھ نے کہا کہ کیون بھائی یہ فرق کیا سب
کی پتل مین سے پرسادی لینی تھی اسنے جواب دیا کہ مہاراج سنیے جبکہ
لڑکی کی شادی ہوتی ہے اور جسوقت برات آتی ہے تو براتیونکی دولہا
زیادہ خاطر داری ہوتی ہے مگر لڑکی کا ہاتھ لڑکے ہی کو پکڑایا جاتا ہے
سو مہاراج آپ سب براتی ہین اور گرو دولہا کی جگہہ ہوتے ہین اسلیے
اتنا فرق کیا سادھ خاموش ہوئے اب دیکھو کوئی پوجا کرتا ہے کوئی
جپ (ورد) کرتا ہے کوئی تیرتھ نہاتا ہے کوئی دھیان کرتا ہے کوئی گیان
کہتا ہے کوئی دان دیتا ہے سب پرمارتھی ہی تو ہین پس کسیکو برا کہنا
نہین بنتا اب یہ شنکا (اعتراض) ہوگی کہ جو جسمین لگا ہے وہ اسی مین لگا رہیگا تو
آگے کو کسطرح بڑھیگا اسکو اسطرح سمجھنا چاہیے کہ جب کسی مارگ مین
پکا ہو لیگا تب خود بخود اسکو تلاش پیدا ہوگی دیکھیے اول شروع مین
لڑکے مہادیو جی کی پوجا کرتے ہین تو صرف پھول پتی چڑھانا جانتے ہین

یا گھنٹا بجانا مگر جب دوسرے کو آرتی کرتے سنتے ہین تب آرتی کا شوق
ہوتا ہی پنڈت کے پاس سے آرتی سیکھتے ہین جب آرتی سے ایسا معلوم
ہوا کہ مہادیو جی کیلاس باسی ہین تو اب کیلاس کا حال جاننے کی آرزو
ہوئی اب کتھا پارتھنا سننے لگا اسمین رچ ہوئی سنتے سنتے اپنا مین دخل
ہوا اسادھ سیوا کرنے لگا اب گیان دھیان کے بچن بھی سننے مین آنے
لگے انکو سنکر انکے مطلب کو دریافت کرنے لگا غرض آہستہ آہستہ بھکلنے پر
جا پہونچا دیکھیے صرف پھول چڑھانا اور گھنٹا بجانا ہی تو مکت داتا ہوا ان
اگر عمر بھر پھول پتی اور ٹھن ٹھن مین ہی رہے تو خیر جیسے کنٹھا گھر رہے
ویسے رہے بدیس مگر انسے تاہم اچھے ہین کہ جو کبھی مندر مین بھی
نہین جاتے ہین انسے اور نکت سے کیا مطلب جو کسی راہ پر پارتھنا ہین
کسی قدر لگے ہین وہ پارتھی ہی ہین آہستہ آہستہ درجہ بالا پر بھی پہونچ
جاوینگے جیسے نالہ ندی مین پہونچکر ساگر مین پہونچ جاتا ہی ظاہر ہے کہ
اٹھ نیکتے کو اگر جگاوے گے تو وہ دیر سویر جاگ اٹھیگا مگر مردہ نہین جاگ سکتا اور
جو پرمارتھ کے پکتا بید شاستر سنت سادھ بھگت دیوتا ہین سب ہی پکار رہے
ہین اور سبکا مطلب جیو کے کلیان کے لیے ہی دیکھو گورنمنٹ لکھپتی ہزار پتی
سب ہی تو ساہوکار ہین جن شخصونکو کام لین دین ونش بیش ٢٠ ١٠٠ ونشو وغیرہ کا
پڑتا ہی انکا کام ہزار پتی ساہوکار سے بخوبی نکلتا ہی اور ہزار پتی ہی تو انکے
لیے اچھا اور بڑھکر ساہوکار ہی مگر جب ہزارون لاکھون کا کام پڑتا ہی
تب لکھپتی ساہوکار ہی سے مطلب برآری ہے غرض یہ ہی کہ جب جس

مطلب نکلے وہی سا ہو کا ہو خواہ ہزار پتی ہو خواہ لکھپتی ہو خواہ کروڑپتی
ہان یہ بیشک ہی کہ بعضے مذہب مین بعضی باتین ایسی ہین کہ وہ محض
بر خلاف دوسرے مذہب کے ہین اور جس مذہب مین کہ وہ جائز ہین
اُنکی اُس مذہب مین بڑی مہما ہی اور جس مذہب کے خلاف ہین اُس
مذہب مین نسبت اُن باتونکے نہایت مذمت ہی بلکہ یہانتک کہ وہ سراسر
بنیاد نرک کی ہین اب ایسا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ جن باتونکو جس
مذہب نے برا کہا ہی اُس مذہب والے کو اُنسے بہرحال پرہیز ضرور ہی اور
جس مذہب مین کہ وہی بات جائز کہی ہی اور اُس مذہب والے اُس کو جب
عمل کرتے ہین نسبت اُسکے یہ بات ہی کہ جو جس مذہب مین ہی وہ اُس مذہب
کو خدا ہی کی طرف سے جانتا ہی اگر اصل مین خدا ہی کی طرف سے ہی تو وہ بات جسکو
تم برا سمجھتے ہو خدا نے واسطے اُس فرقہ کے وہی مناسب تصور فرمایا ہوگا خدا کی
مصلحت اور قدرت مین کسی کو دخل نہین برے کو بھلا کرے بھلے کو برا کرے

گوان وینداگھاس بلید اگنوان — جاگند یالینا اکھوی وینداستوان
سجے کور ہندا تیری آس کیون جاندا مجھو کھر مر
ہرنام وزیدا کون کے صاحب نو تو یون نہین بور کر

دوسرے یہ کہ اگر وہ اجازت خدا کی طرف سے نہین ہے اُس مذہب کے
آچاریج نے کہدی ہین اور در اصل وہ بری ہین تو عذاب اُس آچاریج
کے ذمہ ہے کیونکہ جو لوگ اُن باتون پر عمل کرتے ہین وہ تو حسب
اجازت اپنے آچاریج کے عمل کرتے ہین اور خدا کی طرف سے

بادی ۱۲

سمجھتے ہین اُن لوگون کو عوض عذاب نہ دینا ہوگا مگر جو باتین کہ نیک
اُس مذہب کے بموجب ہین اُنکا ثواب حاصل ہوگا پس جو شخص
طرف معرفت کے کسی مذہب کے بموجب رجوع لایا وہ اچھا ہی ہی
کیونکہ درجہ بدرجہ پہونچکر بازگشت ایک ہی طرف ہوتی ہے اور
جو شخص بالکل اُسطرف رجوع نہین لایا وہ مثال پانی تالاب
کے ہے تالاب کا پانی کبھی ساگر مین نہ پہونچیگا اور بہتا پانی خواہ
ٹیرھی راہ خواہ سیدھی راہ خواہ صاف راہ خواہ غلیظ راہ مین
بہ رہا ہی ایک دن ساگر مین پہونچیگا اگرچہ مکت کرم اُپاسنا سے بھی
ہوتی ہی مگر خاص مکت بغیر گیان یعنی حق الیقین نہین ہو سکتی اور جبتک
کرم اُپاسنا ہو تب تک تکرار مذہب قائم رہیگی چاہیے کہ فیصلہ ہو جاوے کبھی
نہوگا باہم تکرار ضرور رہیگی اور جو کہ سرگن اُپاسنا مین اُپاشش یعنی معبود
علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین پس فساد قائم ہان اگر نرگن اُپاسنا مین
بھی کسیقدر فیصلہ ہی کہ سب کا اُپاشش ایک نرگن یعنی ذات حق ہوئی
اِس اُپاسنا مین پوجا وغیرہ کی ضرورت نہین اسمین یاد و توبہ شکرگذاری
اور دھیان وغیرہ کی ضرورت ہی اور جو شخص تبادل مذہب کرڈالتے ہین
اُسکی یہ صورت ہی کہ حضرت کو اپنے باپ دادے کی جمع کی تو خبر نہین ہی
کہ کتنے کروڑ خزانہ رکھے ہین اور دوسرے کی طرف یقین لائے کہ یہ
بڑا جمع والا ہی جھٹ اپنے مالک کو چھوڑکر دوسرا مالک کرلیا دیکھیے
یہ دستور ہی کہ جب ایک مذہب والا دوسرے مذہب کی نندا کرتا ہے

تو جو باتین اُسمین چھوٹے چھوٹے بتدیون کے لیے کہی ہین اُنکو سناکر
اور اپنے یہان کی بلند سے بلند باتین کہکر بھلا لیتے ہین اپنے گھر کی
تورسوئین کا ذکر کرتے ہین اور دوسرے کی گھر کی جا ضرور کو تکتے ہین
پس بھوکا روٹی کے لالچ پھنس بیٹھا ہی مگر چونکہ تعصب مذہب بھی
درست ہی پس جسنے تبدل مذہب کرایا کچھ گناہ نہین کیا اور جسنے مذہب
بدلا اُسکو بھی گناہی نہین کہہ سکتے کیونکہ اُس مذہب کے بموجب
معرفت مین دخل کیا ہان اتنی بات ہے کہ اپنے گھر کی اَچھوتی
روٹی چھوڑکر دوسرے کی جو ٹھن جا کھائی سو بھی اُسحالت مین
جو کچھ وہان اصل مین موجود ہوا اور آپ کوشش بھی کی تو ورنہ
اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے مثل ہی دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا
چار کو ہرش یہ بھی بیگار اور جو منش (آدمی) ایسے ہین کہ ابھی نہ کرم کیا
ہی نہ کچھ آیا سناکی ہی نہ سادھ سیوا کی ہی نہ دان کیا ہی نہ براگ ہے
نہ بھیک ہی مگر گیان کے بچین سنگر گیان گاتے ہین اُنکا بیٹک کہین
ٹھکانا نہین ہی یہ لوگ ابھمانی ہو جاتے ہین پس بیدانت کا سُننا
بنا اُدھکار کے درحقیقت منع ہے اور ایسے لوگ نام کی اِچھا رکھتے
ہین دیکھیے دونون بنیادین کیسی بری ہین ابھمانی مالک سے بیمکھ
ہوتا ہے اور نام کی اِچھا کرتا ہے پس اپنا وقت ناحق ضائع اور
کھوتا ہے کسی اَنسمجھ نے اُنکی تعریف کر دی تو پھول گئے بس
اتنے مزہ کے لیے دین اور دنیا دونون خراب کرتے ہین ایسے لوگ

ایسا نشچے (یقین) کر لیتے ہین کہ ایسے ہی گیانی ہوتے ہین اور سب
نے نام ہی کی اچھائی ہے مورکھ ایسا نہین سمجھتے کہ گیانی ہونا بڑا
مشکل ہے اور یہ نہین سمجھتے کہ نام کی کتنی قدر ہے اور نام کیا اور
نیکنامی کیا ہے اصل مین دیکھیے تو نام ہونے کا پھل کتنا اول تو نام
دیہہ (بدن) کا ہوتا ہے سو جیڑ (مثل مٹی) ہے اسکا انت (آخر) ہو جاتا ہے
دیہہ کو نام ہونے سے کیا پھل ملا جیو کا حال سنیے کہ اگر گیانی ہے تو اسکے
جگت کا اچھا واسکو نام کسطرح سکھ دے سکتا ہے اور جو گیانی نہین ہین
شبھ کرمی (نیک کام کرنے والے) ہین یا اپاسک (معرفتی) ہین جو
انھون نے دیہہ پائی تو پہلی دیہہ کی یاد نہین ہوتی پس نام سے انکو
کیا پھل ملا اور جو سورگ کو گئے تو وہ اب اپنا نام سننے نہین آتے اور جو
اگیانی ہین وہ نرک کو گئے یا نیچ جون پائی کہو نام انکو کیا سکھدائی ہوویگا
ہان نیکنامی کا اتنا پھل ہے کہ نیکنامی کی اچھا کرکے آدمی سے شبھ کرم ہوتا
ہے اسی واسطے مہاتماؤن نے کہین کہین نیکنامی کی تعریف کی ہے
مگر اب لوگ نیکنامی کو تو حاصل کیا چاہتے ہین اور کو کرم (برا کرم)
کرنے لگتے ہین کہو نیکنامی کیسے ہوگی اور جو ایسے کہو کہ مہاتما بھی اپنے
نام کو چاہتے ہین یہ کہنا غلط ہے مہاتماؤن کی بات بالکل الگ ہے وہ جو
کرم کرتے ہین واسطے دوسرے کے سدھارنے کے ہے۔ اودھو جی
نے بھگوان سے پوچھا کہ آپ کو اور گیانی کو تو کرم کا بندھن نہین ہے
پھر کرم نہانا دھونا سیوا پوجا کسواسطے کرتے ہو مہاراج نے فرمایا

ایکادش کا شلوک

شوچ ماچمنگ اشناتنگ ہنت یُودھن ماچریت
اتناش چیٔنی مان جوگی جیتھا ہنگ لیلا شرا

ارتھ یہ ہو کہ نہانا دھونا وغیرہ کرم ہین اور گیانی لوگ لیلاوت کرتے ہین۔ ایک جگہ ایسا فرمایا ہے کہ اگر مین نہ کرونگا تو جگت بھرشٹ
خراب ۱۲
ہو جائیگا مہاتما جگت کا سب بیوہار بھی کرتے ہین پر انکو جگت کا بندھن نہین ہوتا۔

دوہا

جیسے جل مین کنول نرالم مرغابی بتیانے
سرت شبد بھوساگر ترئیے نانک نام بکھانے

کنول جل مین اتپن ہوتا ہو جل ہی مین رہتا ہے پر جل سے نرالا ہے مرغابی جانور پانی مین غوطہ لیتا ہو پر جب نکلتا ہو سوکھا کا سوکھا ہی ہوتا ہی ایسا چکنا ہوتا ہو کہ پانی اسکے بدن پر اثر نہین کرتا اسیطرح مہاتماؤن کا حساب ہو جگت مین آتے ہین کرم بھی سب کرتے ہین پر انکو اُس کرم کا لیش نہین ہوتا اسپر ایک اور بھی درشٹانت ہو کہ ایک گوپی کے تپر نہین ہوتا تھا اسپر شری کرشن مہاراج نے فرمایا کہ تو دربا سا رکھ کے پاس جا اور انسے اپنی بیڑا ارتھنا کہ گوپی نے کہا کہ بہت اچھا پر دربا سا رکھ جمنا ہی کے پار ہتے گوپی نے کہا کہ مہاراج
غرض ۱۲

پار کیسے جاؤن جمنا بیچ مین حائل ہے شری کرشن مہاراج نے فرمایا کہ تو
جمنا سے یون کہ دیجیو کہ جو شری کرشن مہاراج نے کبھی استری کے ساتھ
بھوگ کیا ہو تو تو مجھکو رستہ مت دے اور جو نکیا ہو تو رستہ دے
وہ گوپی یہ بات سُنکر بڑے تعجب مین آئی کہ یہ مہاراج نے کیا کہا سب سے
زیادہ تو یہ بھوگ بلاس کیا کرتے ہین اور پھر کہتے ہین کہ جو کبھی بلاس کیا ہو تو رستہ
مت دے مگر وہ گوپی چل دھری اور اُسنے جاکر جمنا سے یہی بات کہی
جمنا نے رستہ دیدیا گوپی پار گئی اور دُرباسا رکھی کے آگے بھوجن کھا
اپنی عرض کی دُرباسا رکھی نے بھوجن کیا اور گوپی کو دعا دی گوپی نے
پوچھا کہ مہاراج جمنا سے کیسے پار ہوؤن دُرباسا جی نے کہا کہ تو جمنا
سے کہیو کہ جو دُرباسا رکھی نے کبھی سوائے دوب کے اور کچھ بھوجن کیا
ہو تو رستہ مت دیجیو اور جو کبھی نہ کھایا ہو تو تو مجکو رستہ دے گوپی سنکر
نہایت ہی حیران ہوئی کہ ابھی میرے روبرو میرا لایا ہوا بھوجن سب
کھا گئے اور کہتے ہین کہ جو کبھی بھوجن کھایا ہو تو رستہ مت دے
نا چار گوپی چلی پھری اور یہی بات جمنا سے آکر کہی جمنا نے رستہ
دے دیا گوپی پار آئی آکر سب حال سری کرشن مہاراج سے کہا بعدہ
گوپی نے پوچھا کہ مہاراج اِن باتون کا بھید مجھے بتا دیجیے مہاراج
نے فرمایا کہ سن گوپی ہم بلاس اپنے من کی خواہش سے نہین کرتے ہین
اور نہ اُسکا سُکھ ہمکو سُکھ دیتا ہے مگر دوسرے کی اچھا کے بل
اور اُسکی خوشی کے لیے بھوگ ہے اسیطرح دُرباسا جی کا کھانا ہے

اب دیکھیے یہ سامرتھ اپنے مین کہان ہی جو کسطرح مہاتماؤن کے کرم کو برابر کہا جاوے مگر ناداںون کی یہی طرح ہی کہ جس بات مین کچھ سکھ نظر پڑا اور کام آسان ہوا تو گرو کی ریس کرنے لگے اور اگر کچھ اپنے پر کام ہو گیا یا جس بات مین دکھ ہوا یا طاقت کا خرچ ہی یا مشکل ہے تو الگ ہو جاتے ہین - ایک مثل ہی کہ کسی شخص نے ہنسا دھارن کی تھی چنانچہ ہتیا اُسکے پاس آئی کہ مجھے قبول کر اُس شخص نے ہتیا سے کہا کہ میرے پاس کیون آئی ہی اندر کے پاس جا کیونکہ ہاتھون سے ہنسا ہوئی تھی اور ہاتھون کا دیوتا اندر ہی وہ تجھے قبول کریگا تب تو ہتیا اندر کے پاس گئی اور سب حال کہا اندر یہ سنکر آدمی کا روپ بنا کر اُس شخص کے پاس آئے وہ شخص اسوقت اپنے باغ مین تالاب پر کھڑا تھا اندر نے آکر بغیچے درختون کی بہت تعریف کی اور اندر نے اُس شخص سے پوچھا کہ یہ تالاب کسنے بنایا ہی اور درخت کسنے لگائے ہین اُسنے کہا کہ ان ہاتھون سے اور اپنے ہاتھون کے طرف اشارہ کیا اندر بولے کہ ہتیا تو میرے سر اور یہ پیڑ تیرے ہاتھون نے لگائے اب دیکھیے کہ اُس شخص کی کیسی بھاری غلطی تھی کہ دکھ کی بات مین تو آپ الگ ہو گیا اور سکھ کی بات مین اپنا ابھمان کیا -

اور سنیے ایک گرو اور ایک چیلہ دونون کہین ساتھ جاتے تھے گرو ایک کلار کی دکان پر جا کر شراب پینے لگے چیلے نے کہا کہ جب گرو ہی پیتے ہین تو مجھکو کیا ڈر ہی آپ بھی پینے لگے اسی طرح کئی باتین جو بارام

وآسان تھین گرو کی ریس پر چیلے نے بھی کہین آگے کہین ایک
تیل کا کڑھاو گرم ہو رہا تھا گرو اُس تیل کے کڑھاو مین جا کودے
اب چیلے جی کھڑے دیکھتے ہین گرو نے کہا کہ اب کیون نہین آتا شراب
پینی ہی جانتا تھا سچ ہے گرو کہے سو کرنا گرو کرے سو نکرنا دیکھو ایسی باتونکے
بھید بغیر ست سنگ یعنی صحبت فقرا نہین کھلتے پس انسان کو لازم
آیا کہ واسطے حاصل کرنے نجات یعنی مکت کے ست سنگ یعنی صحبت فقرا
کرے ست سنگ سے جو بات کہ ست اور صحیح ہے حاصل ہوتی ہے
ست سنگ کی مہا بید شاستر پران اور سب سنت مہاتماؤن نے
کی ہے اسپر درشٹانت ہے کہ کوئی چور تھا اُسنے مرتے وقت اپنے لڑکونکو
نصیحت کی کہ تم کبھی ست سنگ مین نجانا ورنہ بھوکے مرجاوگے
لڑکے اپنے باپ کی نصیحت پر یہان تک عمل کرتے تھے کہ کلام فقرا
یا پنڈت کا نہین سنتے تھے اُسی مقام پر کہ جہان اُسکے ایک لڑکے کا
گذر ہوا کرتا تھا کتھا ہوا کرتی تھی جب وہ پاس اُس مقام کے پہونچتا
تو کانون مین انگلیان دے لیا کرتا ایک دن اُسی مقام کے پاس اُسکے
پیر مین کانٹا لگ گیا اُسکے نکالنے کو انگلیان کان سے نکالین اُس وقت
کتھا مین ایسا پرسنگ (بیان) ہو رہا تھا کہ دیوتا کے پرچھائین نہین ہوتی
اتنا اُسکو سنائی دے گیا اور بعد دو چار روز کے کہین اُسنے چوری کی
کسی شخص نے اقرار گرفتاری چور کا کیا چنانچہ دیبی کا سروپ بنا کر رات
کے وقت اُن چورون کے مکان پر گیا اور کہنے لگا کہ تمنے اب تک چوری

مال مین سے میری گڑاہی نہین کی یعنی میرا حصہ مجھکو نہین پہونچایا مین
تمکو مار ڈالونگی چنانچہ چورون نے باہر نکلکر اوّل اُسکو بہت آدب سے
دنڈوت کی اور اپنا حال اُس سے بیان کیا چاہتے ہی تھے کہ اسی عرصہ
مین اُس چور نے جسنے ایسا سُنا تھا کہ دیوتا کے پرچھائین نہین ہوتی چراغ
لاکر دیکھا تو پرچھائین دیبی کی پڑی اُسکو ثابت ہوگیا کہ یہ دیبی نہین
ہے اُسنے صاف فریب اُسکا سمجھکر اُسکو خوب زد و کوب کیا اور
نکال دیا اب خلاصہ اِسکا یہ ہے کہ اُس چور نے صرف ایک دن ایک کلام
کتھا کا سُنا تھا بباعث اُسکے اُسنے وش ہبیں جانین بچائین ورنہ
سب چور مارے جاتے دوسرے اُسکو کتھا پر نہایت اعتقاد آیا خود
کتھا بارتا مین جانے لگا اور اَور چورون کو بھی لیجانے لگا آہستہ آہستہ
وہ سب چور بھگت ہوگئے یہ مہاتمت ست سنگ کی ہے صحبت سادھ
فقیرون کی عجب چیز ہے پارس سے بھی زیادہ گن رکھتی ہے پارس
لوہے کو سونا بناتا ہے بگہ پارس نہاین کر لیتا اور نیک مرد اپنے برابر
کر لیتا ہے جیسے بھرنگی اور کیڑے کو بھی بھرنگی کر لیتا ہے۔
ایک مثل ہے کہ کوئی فقیر خدا رسیدہ کشتی مین بیٹھے تھے اتفاقاً اُنکے
پاس کوئی نہایت بدخصلت آدمی آبیٹھا اُس شخص نے اپنی عادت
کے بموجب فقیر صاحب کو نہایت تنگ کیا یہان تک کہ اُنکو مارا بھی
اور اسقدر کہ خون تک نکل آیا اُسوقت الہام غیب یعنی اکاش بانی
ہوئی کہ اِس ناو کو ڈوب دون تو فقیر صاحب نے عرض کی مین ایسا

ناقص آدمی اس ناو مین بیٹھا کہ جسکی ضرورت ڈبو دے اس ناو کی ہوئی
پھر آکاش بانی ہوئی کہ اس شخص کو کہ جسنے دُکھ دیا ہے ڈبو یا جاوے پھر
فقیر صاحب نے عرض کیا کہ مین ایسا برا شخص ہون کہ جو میرے پاس
آکر بیٹھا وہ ڈبو یا جاوے پھر تیسری بار آکاش بانی ہوئی کہ انصاف
تو ہوگا اُسوقت فقیر صاحب نے عرض کی کہ جو نرے بد اس شخص
مین ہے وہ ڈبو دیجاوے عرض قبول ہوئی اُسیوقت وہ بد شخص
روشن طبع ہوگیا اب دیکھا چاہیے کہ فقیر صاحب نے ایسے بد کو
اپنے برابر فقیر کامل کر لیا دیکھو جو نیک ہین وہ نیکی ہی کرتے ہین کیونکہ
وہ ایسا سمجھتے ہین کہ بدنے بدی نچھوڑی تو ہم نیکی کیسے چھوڑین اور
یہ کہ بچھو کچھ ہر وقت ارادہ سے ڈنک نہین مارتا پر ڈنک ہلانا
اُسکی عادت ہی ہے ایسے نیکون کو نیکی کرنا انکا خواص ہی ہے اسمقام پر
یہ ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعضے کج فہم یہ کہنے لگینگے کہ جو سادہ
فقیر تو بہر حال نیکی ہی کرتے ہین پس صحبت کرکے کیا کرینگے انکو نیک ہی
نہ کرین دیکھیے یہ محض نادانی ہے ایک مثل ہے کہ ایک شخص ایک روپیہ
اپنے گھر سے لیکر چلا راستہ مین وہ روپیہ کہین گر پڑا اب وہ شخص
نہایت افسوس کرنے لگا کسی شخص نے اُس سے اُسکے رنج کا حال
پوچھا اُسنے کہا کہ میرا روپیہ گر پڑا ہے اُس شخص نے کہا کہ چلو جو جانا تھا
تھا سو گیا اب سوچ کیون کرتے ہو تب اُسنے جواب دیا کہ اب
مجھے اُس روپیہ کا سوچ نہین ہے مگر میرے گھر مین سادہ فقیر کا نیوتا ہے

اور وہ دو چار گھڑی مین آوینگے اور میرے پاس اور روپیہ نہین
اب مین اُنکو کیا کھلاؤنگا وہ شخص مرد اشراف اور دولتمند تھا ایک
اشرفی اپنی گرہ سے نکال کر دینے لگا تب اُس شخص نے کہا کہ میری
اشرفی نہین گئی ہے اور نہ مجکو اشرفی کی ضرورت ہی مین اشرفی لیکر
کیا کرون غرض اشرفی نہ لی اُسوقت اُس شخص نے ایک روپیہ نکالکر
اُسکو دیا اُسنے لے لیا اور کہا کہ اگر مجکو خدا توفیق دیگا تو مین مع سُود
حاضر کرونگا ورنہ تمھاری ہی طرف سے نیوتا ہوا اُسوقت اُس شخص نے
بقصد ہوکر اشرفی بھی اُسکو دی ناچار اُسنے لے لی اب یہ شخص روپیہ اور
اشرفی لیکر روانہ ہوا اتفاقاً اُس حال کو کوئی تیسرا شخص کھڑا سنتا تھا
اُسنے اپنے دل مین تجویز کی کہ واہ یہ شخص خوب ہی چلو تم بھی اس سے
اشرفی لو یہ تیسرا شخص تھوڑی دُور آگے جاکر ایک جگہ بیٹھکر رونے لگا
کہ میرا روپیہ گر پڑا وہ شخص جسنے اشرفی دی تھی اُسنے اس سے بھی حال
دریافت کیا مگر صاف معلوم ہوگیا کہ یہ فریبی ہی اُسکو بعوض اُسکے فریب
کے سزا دی پس دیکھیے فریب سے کاربراری نہین ہوتی ہاور کا تسکے
ہو بھی جاوے تو قائم نہین رہتی مالک کے یہان سزا پاویگا اور جو
مثال کہ فقیر صاحب اور بد شخص کی لکھی گئی ہی اُس سے صرف
ست سنگ یعنی قربت فقرا دکھلائی ہی اب اور بھی ست سنگ کی مہما سنو
کہ ایک چور چوری کرکے بھاگا مگر اُسکو بعض قرینہ سے ایسا شبہہ قرار واقع
ہوگیا کہ وہ گرفتار ہوجاویگا اُس چور نے اُس تھیلی کو گم کرکے ایک

مندر مین جا کر مہنت جی سے عرض کی کہ مین فقیر ہوا چاہتا ہون تب
مہنت جی نے اُسکو چیلہ کر لیا وہ سادھ بن بیٹھا سُراغیون یعنی کھوجیون
نے سراغ چور کا مندر مین لگایا اِسکی خبر راجہ کو پہونچی چونکہ شبہہ چوری کا
سادھ پر ہوا تھا راجہ نے سُراغیون سے کہا کہ اگر سادھ چور نہ نکلیگا
تو تمکو مروا ڈالا جائیگا سُراغیون نے اِسکا اقبال کیا اور کہا کہ مندر مین
چور ہے اور اُسوقت مین چور اور ساہوکار کا امتحان اُسکو یہ ہوتا
تھا کہ ایک لوہے کا گولا گرم کر کے ہاتھ پر رکھا جاتا تھا اگر ہاتھ جل
گیا تو چوری ثابت ہوئی پس حسب دستور گولا اُس سادھ کے ہاتھ پر
رکھا گیا سادھ نے گولا لیتے وقت یہ کہا کہ جو مین نے اِس جنم مین
چوری کی ہو تو میرا ہاتھ جل جاوے گولا اُسکے ہاتھ پر رکھا گیا اُسکا
ہاتھ نہ جلا اب راجہ نے سُراغیون کے مروانے کی تیاری کی اُسوقت
اُس سادھ نے کہا کہ مہاراج اِنکا کچھ قصور نہین ہے مین ہی چور ہون
راجہ نے کہا کہ تمہارا ہاتھ کیون نہ جلا سادھ نے جواب دیا کہ مین نے
یہ کہا تھا کہ اگر مین نے اِس جنم مین چوری کی ہو تو ہاتھ جل جاوے
مین جب سے سادھ ہوا میرا جنم دوسرا ہو گیا اسوجہ سے ہاتھ نہ جلا
راجہ خاموش ہوا اب خلاصہ اِسکا یہ ہوا کہ جو ذرا بھی ست سنگ
یعنی اچھی صحبت مین داخل ہو گئے ہین کمال کو پہونچ گئے ہین دیکھو
چور نے اپنے تئین بھی بچایا اور دیا کر کے سُراغیون کو بھی بچایا اور
مال مالک کے حوالہ ہوا پس جو شخص دل سے اور نیاز و ادب سے ست سنگ

کرینگے اُنکے مکت ہونے مین کیا شک ہی مگر یہ بات اصل ہی کہ ست سنگ کی
تلاش وہ کریگا جو اس دنیا کو دکھ روپ سمجھیگا اور اپنی عاقبت کی فکر کریگا۔

دوہا

نانک دکھیا سب سنسارا ۔ جو سکھیا سو نام اُدھارا

کسی نے یہ تلاش کی کہ کوئی اس دنیا مین سکھی بھی ہی جہان دیکھا
وہان کچھ نہ کچھ فریاد ہی سنی اتفاقیہ ایک شخص کو ظاہر حال سب
باتون سے خوشحال دیکھا مگر بروقت دریافت کے اُس شخص نے
بیان کیا کہ جسقدر مین دکھی ہون اُسقدر دنیا مین کوئی دوسرا آدمی
دکھی نہین ہے حال اپنا بیان کیا کہ مجکو اپنی جورو سے بہت الفت
تھی وہ ایکبار ایسی بیمار ہوئی کہ امید زندگی کی نہ رہی عورت نے
افسوس کھا کر کہا کہ اب تم دوسری شادی کرلوگے چنانچہ بباعث
الفت کے مجکو یہ ثابت کرنا ضرور ہوا کہ مین شادی نہ کرونگا اُسوقت
مین نے اپنے تئین زنانہ کر ڈالا اب وہ عورت تندرست گھر مین موجو[د]
ہی اور مین شب و روز نہایت دکھی رہتا ہون پس دنیا مین سکھی
نہین ہی غلطی سے ہوا و حرص مین پھنستا ہی اگر انسان محور سے دیکھے
تو درحقیقت یہ اپنے وقت کو سراسر ضائع کرتا ہے اور مالک سے بیگا[نہ]
ہوتا ہی اسپر ایک مثل ہی کہ کسی بادشاہ نے اپنے وزیر کو انعام مین
دوشالہ دیا وزیر دوشالہ لیکر باعزت تمام باہر آیا اُسوقت اتفا[ق]

اُسکی ناک بہہ نکلی جلدی مین اُسنے ناک کو دوشالہ سے پونچھ لیا
کسی شخص نے بادشاہ سے چغلی کھائی کہ حضرت نے تو وزیر کو انعام بخشا
اور اُسنے اُسکی نہایت بیقدری کی کہ اُسی دوشالہ سے ناک پونچھی
بادشاہ نے فوراً وزیر کو طلب کرکے دیکھا تو کہنا مخبر کا صحیح پایا بادشاہ
نے غصہ ہوکر وزیر سے اُسیوقت دوشالہ چھین لیا اور وزیر کو خدمت
سے دور کرکے نہایت بیعزتی سے نکلوا دیا اتفاقیہ ایک فقیر باہر کھڑا
ہوا تھا اُسنے یہ سب ماجرا دیکھا اور سُنا اُسوقت فقیر نے افسوس کھا کر
کہا کہ دیکھو بادشاہ نے صرف ایسی چھوٹی تقصیر پر اسقدر سزا دی
ہم لوگون کو پیشگاہ خدا سے کیا سزا ہوگی کہ جو انعام یعنی جامہ انسانی
ہمکو اُسکی درگاہ سے ملا ہے اُسکو ہم سراسر گندہ کرکے ڈالتے ہین ہم خدا
کو کیا مُنہ دکھلاوینگے اُسی وقت سے فقیر عبادت مین مشغول ہوا
اب انسان کو سمجھنا چاہیے کہ جسطرح وہ تگ و دو دنیا کے سامان کے لیے
کرتا ہے کہ جو چند روزہ ہے بلکہ ایک دم کا بھی قرار نہین رکھتی ہے اُسی
طرح بلکہ اُس سے زیادہ فکر عاقبت کی کیون نہین کرتا یہ ظاہر ہے کہ
جیو قائم رہتا ہے دیہہ مرتی ہے اگر جیو قائم نہ رہتا تو بید اور شاستر
کس واسطے اچھے کام کرنے کی ہدایت کرتے ہین مرنے کے بعد کو یا کرم کرا دم
ہین کہ جسمین جیو سکھ پاوے پس دیکھو کہ اگر نہایت بڑی عمر ہوئی تو
ساٹھ ستر برس کی ہوگی اور بعد مرنے آیندہ ہمیشہ رہنا ہے کہ جسکا کچھ شمار
نہین ہے پس ساٹھ ستر برس کس شمار مین آوین اور اس جامہ انسانی ہی مین

مالک کی یاد ہو سکتی ہی اور جامہ مین نہین ہو سکتی پس اسکو اپنا وقت
کھیل کود عیاشی دنیا مین کھونا کیسا برا ہی اور اصل مین دیکھو تو پھر وہ
ایک دم کا بھی نہین پھر بھی نہین سمجھتا ایک مقام پر کسی شخص نے ایک
سادھو سے پوچھا کہ مہاراج بستی کا رستہ کدھر ہے سادھو نے مرگھٹ کا رستہ
بتا دیا وہ شخص موافق پتہ کے اُس مقام پر پہونچا تو وہان مرگھٹ دیکھا
عجب حیران ہوا اور کہنے لگا کہ سادھو فقیر بھی جھوٹ بولتے ہین
وہان سے لوٹ کر پھر سادھو کے پاس آیا اور کہا کہ مہاراج آپ نے
مجکو بہکا دیا سادھو بولے کہ تو نے بستی کی راہ پوچھی تھی سو بھائی
بستی کی راہ تو وہی ہی کیونکہ بستی یہ نہین ہے اسکو تو اجاڑ کہنا چاہئیے
کہ یہان سے سب چلے جاتے ہین - ایک اور مثل ہی کہ کوئی سیوک اپنے
گرو کی خدمت کیا کرتا اچھے اچھے بھوجن اور کپڑے لیجاتا مگر گرو جی پرہیز
کیا کرتے وہ سیوک کہا کرتا کہ مہاراج اچھے کھانے پہننے مین کیا نقصان
ہے فقیر صاحب خاموش ہو جایا کرتے اس عرصہ مین اتفاقیہ
اُس سیوک کو کسی ساہوکار کی لڑکی نظر پڑی وہ نہایت ہی
خوبصورت تھی سیوک اُس پر عاشق ہو گیا اب اُسکے فراق مین
سوکھتا جاتا ہے فقیر صاحب اُس سے سبب اُسکے رنج کا دریافت
کرتے ہین مگر وہ بباعث شرم کے بیان نہین کرتا ایکدن فقیر صاحب
نے پر بضد ہو کر پوچھا آخر اُسنے سب حال بیان کیا فقیر صاحب نے
فرمایا کہ یہ بات کیا مشکل ہے ہم ابھی اُس لڑکی کو بلا کے دیتے ہین

جو کہ فقیر صاحب نہایت نیک مرد کامل تھے اُنکے حکم کو کوئی ٹال
نہیں سکتا تھا فقیر صاحب نے شام کو ساہوکار کو کہلا بھیجا کہ اپنی
لڑکی کو یہان بھیجو اُسنے فوراً لڑکی کو بھیجدیا فقیر صاحب نے سیوک
سے کہا کہ یہ لڑکی تیرے ساتھ ہے مگر تیری موت پانچ پہر بعد ہے
پھر دن چڑھے آویگی اُسوقت تو سیوک خوشی مین اس عورت
کو ہمراہ اپنے لیگیا مگر جب اُسکو راہ مین اپنی موت کی یاد آئی تب
تو ہوش باختہ ہو گئے اُس عورت سے کلام کرنے کی طاقت نہی
اندیشہ موت کا سر پر سوار ہو گیا صبح کو وہ عورت اپنے گھر گئی
یہ سوچ مین پڑا رہا جب پہر دن گذر گیا اور موت اُسکو نہ آئی
تب اُسنے کہا کہ فقیر صاحب بھی جھوٹھ بولتے ہین اُٹھکر فقیر
صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ مجھکو موت تو اب تک نہ آئی فقیر صاحب
نے پوچھا کہ تو نے اُس عورت سے حسب دلخواہ حظ اُٹھایا یا
نہیں اُسنے اپنا سب حال راست براست بیان کیا اُس وقت
فقیر صاحب نے فرمایا کہ دیکھو جو چیز کہ جسکے واسطے تو جان دیتا تھا وہ
تجھکو میسر آئی اور موت کے آنے مین پانچ پہر کا عرصہ باقی تھا سو وہ شے
تجھے نہ بھوگی گئی پس ہم اپنی موت دم بدم پر سمجھتے ہین نہ معلوم کہ دوسرا
دم آوے یا نہ آوے کسو اچھے کھانے کپڑے کو جسکو ہم نا قدر سمجھتے ہین
کس طرح بھوگ کرین - اب خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ اعتبار ایک دم کا
نہین ہے پس انسان ایسا سمجھکر اپنی عاقبت کی فکر کرے دنیا مین

تھوڑے دن کی زندگی ہے اور ہر دم گذرتی جاتی ہے اور بعد مرنے کے زندگی قائم ہے اور ہمیشہ رہتا ہے مگر نادان اس دنیا کی زندگی کو ایسا سمجھتا ہے کہ کبھی آخر نہوگی اور یہ سمجھکر اسی دنیا کے سامان کرتا رہتا ہے اور اسکو یہ یاد نہیں آتی کہ کبھی موت کی بھی شروع ہوگی اگر ایسا سمجھے تو توشہ وہان کے لیے بھی تیار کرے جاہل اور کاہل اپنی عمر تجویز ہی مین کھوتے ہین اور کوئی کام نہین کرتے ہین ایک اور مثل ہے کہ کوئی شخص کسی فقیر صاحب کے پاس اچھی پوشاک لے گیا فقیر صاحب نے لینے سے انکار کیا اس شخص نے کہا کہ آپ کیون نہین لیتے فقیر صاحب نے فرمایا کہ اس سے نہایت نقصان ہوتا ہے خدا کی ناراضگی ہوتی ہے ہمکو خاک کا لباس درست ہے اس شخص نے کہا کہ کہان خدا ہے اور کسنے دیکھا ہے آپ پہنیے اور عیش کیجیے فقیر صاحب نے کہا کہ بھلا اگر خدا ہووے تو کیا حال ہوگا وہ شخص لاجواب ہوا خلاصہ یہ کہ دنیا کے عیش و آرام سے پرہیز کرنا چاہیے آخر مین یہی عیش برا دکھ دینگے مگر اب بعضے عقلمند ایسا کہتے ہین کہ دنیا اور یاد الٰہی کسطرح ہوسکتی ہے دو گھوڑے کی سواری نہین ہوسکتی دیکھیے یہ کہنا کسقدر غلط ہے دو گھوڑے کی سواری ممکن ہے ایک بگھی یا ٹمٹم مین دو گھوڑے جوڑ لیوے وہ سواری دو گھوڑون ہی کی تو کہلاتی ہے ایک مثل ہے کہ کوئی مسلمان نماز پڑھتا تھا اور اسکے پاس حلوا رکھا تھا حاجی کو دیکھکر

ایک بلی آگئی نمازی حیران ہوا کہ اگر بلی کو مارتا ہوں تو نماز جاتی ہے
اور اگر بلی کو نہیں مارتا ہوں تو قوت یعنے کھانا جاتا ہے اور بدون
قوت دوسرے وقت نماز نہو سکیگی اسوقت نمازی نے تجویز
کرکر الحمد للہ رب العالمین بہت زور سے پڑھا بلی بھاگ گئی
کس وجہ سے کہ رب العالمین میں بل نکلتا ہے بلی نے سمجھا کہ مجھے
دھمکایا ہے بلی بھاگ گئی اب دیکھو حکمت سے نماز بھی ادا ہوئی
اور قوت بھی بچ رہا پس انسان ست سنگ میں جاوے تو ایسی
حکمت اسکے ہاتھ آجاویگی کہ دین و دنیا دونوں درست
ہوجاوینگے اب یہ سوال ہے کہ کیا خوش رہنا واسطے ایسی
زندگی کے بہتر ہوگا کہ جسکا ٹھکانا نہ ایک دن کا نہ ایک گھنٹہ کا
نہ ایک پل کا ہے اور ہمیشہ کے واسطے دکھ میں گرفتار رہونا
یا یہ کہ اس زندگی میں دکھ اٹھانا اور آیندہ واسطے ہمیشہ کے
خوش رہنا دیکھو تھوڑے دن کا دکھ سہنا اور ہمیشہ خوش رہنا ہی
بہتر ہے اب انسان کو چاہیے کہ موت کی یاد ہر وقت رکھے کسواسطے
کہ جو موت کو یاد نہیں رکھتے انکو فکر عاقبت نہیں ہوتی اور وہ
اچانک مرجاتے ہیں انکو غم بھی بہت ہوتا ہے اور جو یاد رکھتا ہے
اسکو موت آسان ہوجاتی ہے اور بہرحال اسکو فکر عاقبت رہتی
ہے مگر دیکھو موت سے ڈرنا نہیں چاہیے مگر یاد اسکی بہت ضرور ہے اور جو
ایسا کہتے ہیں کہ ہمکو تو وقت نہیں ملتا جو ست سنگ کریں یہ بھی

غلطی ہے تھوڑی ہی دیر کرے آہستہ آہستہ کام پورا ہو جاویگا۔

دوہا

کرت کرت ابھیاس کے جڑمت ہوت سُجان
رسری آوت جات ہی سل پر کرت نشان

دیکھو رسی کیسی ملائم چیز ہے اور پتھر کیسا سخت ہی مگر آہستہ آہستہ
کوئیں کی سل پر رسی سے غار ہو جاتا ہے انسان تکلیف نہیں اُٹھایا
چاہتا ورنہ جو چاہے سو ہو سکتا ہے جو شخص ایسی آرزو رکھتے ہین
کہ تکلیف تو مطلق نہووے اور کام پورا ہو جاوے سو یہ حال
ظاہر دیکھنے مین آتا ہی کہ اب غافلون نے صرف اتنے ہی مین
مکت مان لی ہی کہ سوا پیسے کی شیرنی دو چار پیسے کسی برہمن یا دھ
کے آگے رکھی اور گرو دھیا لی بس اب عمر بھر کی چھٹی ہوئی
اگر اُنسے کوئی کہتا ہی کہ بھائی ست سنگ کرو تو آپکا جواب ہی
کہ ہم تو گرو دھیا لے چکے جب گر مکھ ہوئے تب کیا کرنا رہا اب ایسے
بورکھونکو کون سمجھاوے جو سوا پیسے مین گر مکھ بن جاتے ہین دیکھو
گر مکھ ہونا بہت مشکل ہی گر مکھ اُسکو کہتے ہین کہ جو گرو اور بھگون
کی رضا مین چلے جو کچھ برا بھلا ہووے سب مین راضی رہے کسی
بات مین دخل نہ دیوے اپنی سمجھ کو برا نہ سمجھے کہیے یہ بات کیسی مشکل ہی
اب اگر دیکھتے ہین تو اُنکا چندان قصور نہین ہی کیونکہ اس زمانہ کے

گرو جی بھی صرف دو چار پیسے ہی سے راضی ہو جاتے ہیں اور سمجھ
لیتے ہیں کہ ایک چیلہ ہی بڑھا اُنکو اُسکی گمت کی کیا فکر اپنا مطلب
تو خوب بنگیا اگرچہ قصور دونوں طرف ہی مگر اصل میں چیلے ہی کی
بیہودگی ہی جو یہ نہیں سمجھتا کہ اپنا کام بدون اپنے کیے اور تکلیف
اُٹھائے نہیں ہو سکتا مگر عاقبت کی فکر کسکو ہے دنیا میں آرام
سمجھ رکھا ہے مگر یہ انسانکی سراسر غلطی ہے کہ جو سامان دنیا میں
سُکھ سمجھ رکھا ہی دنیا کا سامان کیسا ہی بڑھ جاوے دُکھ دور نہیں ہوتا
جبکہ پاس انسان کے دس روپیہ ہیں سَو روپیہ والوں کی
حرص کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اگر میرے پاس سو روپیہ ہو جاویں
تو پھر کچھ دُکھ نہ رہیگا سب عیش میسر ہو جاوینگے مگر جب سو روپیہ
میسر ہوگئے تب اُسکی نظر ہزار والوں پر پڑی اور اب اُنکے سامان
کو دیکھکر اُسی قدر جیسا کہ دس روپیہ کی حالت میں دُکھی تھا پھر دُکھی
رہتا ہے اب اگر ہزار ہیں تو لاکھ کی خواہش ہوگی چاہیے کہ خواہش
کا اخیر آجاوے سو ممکن نہیں پس سُکھ کے حاصل کرنے کی یہ راہ
نہیں ہے اب سُنیے سُکھ انسان کے دل میں ہے سامان میں نہیں ہی
کسواسطے کہ اگر دل میں کوئی اندیشہ آجاوے تو سب سامان
موجود ہونے پر بھی آرام نہیں آرام صرف سمجھ میں ہو دیکھیے اول تو
دنیا کی خواہشیں پوری نہیں ہوتیں اور کاشکے پوری ہو جاویں تو
دل اور خراب ہو جاویگا عاقبت کی تو مطلق خبر نہیں رہیگی کسواسطے

کہ حیات دنیا کو پسند آتی ہے وہ عیاشی کو نہیں آسکتی کیونکہ عیش
کے نشے میں وہ عاقبت کو کیا سمجھتا ہو مگر بات یہ ہے کہ یہ شخص غلط فہمی ہے
جو ایسا خیال کرتے ہیں کہ بہت سے سامان سے سکھ ہوتا ہے ایک
مثل ہے کہ کہیں ایک بادشاہ کی سواری بازار میں جاتی تھی ایک
فقیر صاحب راستہ میں لوٹ رہے تھے آدمیوں نے آکر کہا کہ فقیر
صاحب راستہ چھوڑ دو سواری آتی ہے فقیر صاحب نے پوچھا کہ کسکی
سواری ہے ان شخصوں نے کہا کہ بادشاہ کی سواری ہے فقیر صاحب نے
کہا کہ ہم شاہنشاہ ہیں بادشاہ ہمارا ادب کرکے ایک طرف ہو کے
چلا جاوے یہ فرمانا فقیر صاحب کا بادشاہ تک پہونچا بادشاہ سواری
سے اترکر خود فقیر صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ اگر آپ شاہنشاہ
ہیں تو لوازمہ شاہنشاہی کا فوج اور خزانہ مجھے زیادہ دکھلائیے
فقیر صاحب نے پوچھا کہ فوج کس کام آتی ہے بادشاہ نے جواب دیا
کہ دشمن کے مارنے کو فقیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے کوئی دشمن
نہیں ہے فوج رکھکر کیا کریں یہ خبرداری اور فکر ہم سے دور ہے
پھر بادشاہ نے خزانہ کی نسبت پوچھا فقیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے
خرچ نہیں ہے ہوشیاری اور خوف لوٹ جانے کا تیرے واسطے ہی
انھیں وجوہات سے ہم شاہنشاہ ہیں کہ کوئی فکر نہیں رکھتے بادشاہ
لاجواب ہو وا ب دیکھو کہ زیادتی سامان دنیا سے زیادتی فکر کی ہے
آرام نہیں سوا اسکے سامان دنیا کا انسان کو نیک راہ سے روک

دیتا ہے کسواسطے کہ اُسکے دل کا شغل ہوجاتا ہی سواے اِسکے
خوشامدیون سے تعریف پاتا ہے اُسی مین راضی ہوجاتا ہے پس
اُسکو پھر اصل شی کے حاصل کرنے کی آرزو نہین ہوتی مگر جو ساہان کا
خیال نہین کرتے وہ ہمیشہ جُست وجُوے نیک راہ مین مشغول رہتے
ہین دولت دُنیا اسقدر بہتر ہے جسمین گذارا ہوجاوے سواے
اِس سے بیفائدہ بلکہ ہیچ محض سمجھنا چاہیے۔

	دوہا	

صاحب اِتنا مانگ ہُون جامین کُٹم سماے
جامین بھُوکا نا رہُون سادھ نہ بھُوکا جاے

اور اس چیز سے کبھی آرام نہ تصور کرے جسکے لینے سے دوسرُون کو
تکلیف پہونچے دولت سے آرام کبھی نہین ہے مگر جو اُس سے کام
نیک کرے تو مفید ہے انسان کو دوسرے کی طرف نہ دیکھنا چاہیے
جو اپنے تئین میسر ہووے اُسمین شاکر رہے ہزار دولتمندون سے
بڑا ہی کسواسطے کہ وہ راضی رہتا ہے اور دولتمند حرص مین جلتے رہتے
ہین پس ایسی دولتمندی کس کام کی ہوئی اب انسان کو مناسب ہوا
کہ دنیا کی طرف سے دل برداشتہ ہوکر ست سنگ کرے ست سنگ
سے کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار اُسکا دُور ہوگا جب مالک کی طرف
بریت اور پریم بڑھیگا مالک دیال ہوگا مکت پاویگا اب یہ کہنا بھی
ضرور ہی کہ ست سنگ بڑے بھاگ سے پراپت ہوتا ہی اور ست سنگ کا

اصل رنگ لگنا بہت مشکل ہے کسواسطے کہ لوگ بیدلی سے یا طمع سے
ست سنگ کرتے ہیں اور کام کرودھ وغیرہ کے بس رہتے ہیں اور وقت
پر چوک جاتے ہیں مصرع طمع راسہ حرف ست ہر سہ تھی۔ ایک فقیر
مسافر کے پاس تین روٹیاں تھیں مگر اسکے پاس واسطے باندھنے
کے کپڑا نہ تھا اور ایک مسافر تھا اسکے پاس کھانے کو نہ تھا مگر کپڑا
موجود تھا اور مسافر نے اپنے کو ست سنگی بیان کیا فقیر نے اس مسافر سے
کہا کہ تم روٹی باندھ لو تو ایک روٹی تمکو دونگا اس مسافر نے روٹی
باندھ لی مگر فقیر کی چوری سے اس مسافر نے راستہ میں ایک روٹی
نکالکر کھا لی جب فقیر نے روٹیاں مانگیں تو دو روٹیاں حوالہ کیں فقیر
نے کہا تین روٹیاں تھیں مسافر بولا میں کیا جانوں جو دی تھیں
سو موجود ہیں اسمیں رد و بدل ہوئی مگر مسافر سچ نہ بولا اور فقیر نے
یہ چاہا کہ اس سے سچ کہلانا چاہیے فقیر نے دو چار کرشمہ کیے مگر مسافر
نے سچ نہ کہا آخر کو فقیر نے ایک مٹی کے تودہ کو سونا بنا دیا اور چار حصہ
کیے ایک اپنا اور ایک مسافر کا اور نسبت دو حصوں کے کہا کہ جس نے
روٹی کھائی ہے یہ اسکے ہیں مسافر نے چھوٹتے ہی کہا کہ روٹی میں نے
کھائی ہے غرض مطلب فقیر کا پورا ہوا اب سونا مسافر کو دیکر راہی ہوا
وہ سونا اسقدر تھا کہ ایک آدمی سے نہیں چل سکتا تھا اسنے تین
آدمی بطور مزدور رکھکے ایک ایک گٹھڑی انکے سر پر رکھی جو تھی آپ لی
ایک مقام پر قریب وطن اس مسافر کے جسکا مال تھا چار دن پہونچکر

نروکش ہوئے اِن مزدوروں مین سے دو شخص واسطے کھانا لانے
کے بازار کو گئے وہ وہان ٹھہرے رہے جو بازار کو گئے اُنھون نے
باہم یہ صلاح کی کہ اُن دو شخصون کو جو مقام پر ٹھہرے ہین مار ڈالو
تو سب سونا ہم تم بانٹ لین چنانچہ حسب صلاح شیرنی مین زہر
ملا کر لے آئے اور یہ دو شخص جو مقام پر بیٹھے تھے اُنھون نے یہ
صلاح کی کہ اُن دو شخصونکو جو بازار گئے ہین مار ڈالنا چاہیے کیونکہ
کچھ سونا اُنھون کو دینا پڑیگا پس دو تلوارین ریت مین دبا رکھین
جسوقت دونون شخص بازار سے آئے اور اسباب کھانے کا رکھتے
ہی تھے کہ اُسیوقت ایک دم سے دونون کی گردن اُڑا دی اب اِن
دونون نے شیرنی کھائی جو کہ اسمین زہر ملا تھا یے بھی کھا کر مر گئے
اب دیکھیے لوبھ ایسا ہے سچ ہے لالچ بُری بلا ہے ۔ ایک اور
مثل ہے کہ ایک شخص ست سنگ مین جایا کرتا کچھ عرصہ بعد اُسنے یہ
آرزو کی کہ کسی طرح سورگ کو دیکھین چنانچہ کسی سادھ نے اُسکو
کہا کہ اگر فلانے روز فلانے وقت فلانی طرح سے تو اپنے تئین جلادے
تو بیکنٹھ پہونچ جاویگا اُسنے اقبال کیا بروز مقررہ واسطے جلنے کے روانہ
ہوا اسی درمیان مین کوئی چور ایک تھیلی کسی کی چرا کر بھاگا آتا تھا
اور چور کو یہ معلوم ہوا تھا کہ اُسکے پیچھے آدمی دوڑے آتے ہین اُسکو
خوف گرفتاری کا تھا اُسنے اس شخص سے جو جلنے کو جاتا تھا پوچھا
کہ تم کہان جاتے ہو اُسنے کہا کہ بھائی بیکنٹھ کو جاتا ہون چور نے پوچھا

کہ بیکنٹھ کس طرح جاؤگے اُسنے سب حال بیان کردیا اُسوقت
چور نے تھیلی نکالکر کہا کہ سچ ہے جو سکھ بیکنٹھ میں ہے سو روپیے
یہاں ہی موجود ہیں لیجیے یہ تھیلی آپ کو یہاں ہی بیکنٹھ ملا اُس شخص کو
روپیہ دیکھکر طمع آگئی مصرع بد وزد طمع دیدہ ہو شمند۔ تھیلی
لے لی چور روانہ ہوا پیچھے سے آدمی دوڑے آتے تھے تھیلی
اُس شخص کے پاس دیکھی چھین لی اور خوب مارا اب دیکھیے کہ
لوبھ ایسا برا ہو کہ بیکنٹھ تک سے پھیر لایا۔

دوہا

جب کرتا تھا سونا کیو پھر لوبھ کے پھند
ناناک سمیا رم گیا اب کیون روت مرا اندھ

ایسی ہی صورت موہ کی ہے۔ ایک مثل ہے کہ کوئی شخص بیکنٹھ کو
جانے والا تھا اُسکے لیے دیوتا لوگ بمان لائے جب وہ بمان پر
چڑھنے لگا تو اُسکو موہ آیا کہ اپنے جورو لڑکوں کو بھی لیچلوں پھر
دیوتاؤن نے کہا کہ صرف علم تیرے واسطے ہے ہم بمان پر اور کسیکو نہ چڑھاوینگے
اُس شخص نے کہا کہ اگر ہم سب بمان کے پائے سے لٹک چلیں جب تو تمکو عذر
نہیں ہے اِس بات کو دیوتاؤن نے قبول کیا تب اُس شخص نے پایہ
بمان کا پکڑا اُسکی جورو نے اُسکا پیر پکڑا لڑکے نے ماں کا پیر پکڑا جب
بمان اُڑا تو لڑکا ڈر کے دہشت کے رونے لگا باپ نے کہا کہ رو مت
تجھکو لڈو دونگا لڑکا چپ ہوا بلکہ زیادہ گریہ وزاری کرنے لگا

اُسوقت اُسکے باپ کو گھبراہٹ مین چندان ہوش تو رہا نہین ہاتھ
سے پایہ اِس نظر سے چھوڑ دیا کہ لڑکے کے ہاتھ سے دکھلاؤن کہ مجکو
اتنا بڑا لڈو دونگا جو پایہ چھوڑا اسکے سب زمین پر گر پڑے دیکھو وہ بھی
بیکنٹھ سے پھیر لایا کام ایسا بلی ہے کہ سنگی رکھہ تک کو بھرما دیا اور سارے
جگت کو کھاے جاتا ہے جو انسان مغلوب کام ہے وہ جانور سے بھی بدتر ہے
کیونکہ یہ کام انسان کو بے ایمان بیحیا بے ادب بناتا ہے اور جیسے
گھوڑا بے لگام ہوتا ہے وہی حالت کامی پرش کی ہے اور کامی وہ
ہے کہ جو سواے اپنی استری کے دوسری عورت پر راغب ہوتا ہے
باقی کچھ کام کی نسبت آگے لکھا جاویگا کرودھ کا حال سُنو کہ ایک فقیر
اپنی کُٹی مین بیٹھے تھے کسی شخص نے اُنکا امتحان کرنا چاہا کہ آیا کرودھ
بس ہے یا نہین اُس شخص نے فقیر صاحب سے کہا کہ مجکو تھوڑی آگ
دو فقیر صاحب نے کہا کہ بھائی آگ میری کُٹی مین نہین ہے اور اصل
مین آگ موجود بھی نہ تھی مگر اُس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج تھوڑی
سی دیدیجیے تب فقیر صاحب نے کچھ ترش رو ہوکر کہا کہ آگ نہین
ہے اس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج ذرا سی تو معلوم ہوتی ہے اب
فقیر صاحب نے اور زیادہ ترش رو ہوکر کہا کہ چلا جا کیسا آدمی ہے
ہم کہتے ہین کہ آگ نہین ہے اور مانگے جاتا ہے اُس شخص نے پھر کہا کہ مہاراج
دھوان تو اُٹھتا ہے تھوڑی سی دے دیجیے اب فقیر صاحب کو نہایت
غصہ آیا مارنے کو دوڑے تب اُس شخص نے کہا کہ اب تو آگ جلنے لگی

اب مطلب اسکا یہ ہوا کہ جو فقیر کو غصّہ آگیا وہی آگ جلنے لگی پس
غصّہ ایسا برا ہی کہ بڑے بڑون کو آزماتا ہی اور دیکھیے غصّہ پہلے اپنے
ہی کو جلاتا ہی بعدہٗ دوسرے کو جلاتا ہے کسواسطے کہ غصّہ آگ ہے
جب دل مین پیدا ہوا منھہ سے نکلا پس آگ نے اول اپنے دل کو
جلایا بعدہٗ دوسرے کو جلاویگا پس غصّہ حرام ہی اِلّا اگر کبھی اشد
ضرورت غصّہ کرنے کی آپڑے تو اسکی یہ راہ ہو کہ ایک سانپ کسی مقام
لوگون کو بہت تکلیف دیا کرتا تھا بلکہ کاٹ کھاتا تھا ایک دن کوئی
فقیر صاحب وہان آنکلے سانپ نے اُنپر بھی حملہ کیا فقیر صاحب نے سانپ سے کہا
کہ تو ایسے برے کرم کسواسطے کرتا ہی بیلوان ہو جا فقیر صاحب کے کہنے
سے ایسا اثر ہوا کہ سانپ اُسی وقت سے نہایت غریب ہو گیا اب یہ نوبت
ہوئی کہ لڑکے اُس سانپ کو گھسیٹے گھسیٹے پھرتے ہین وہ کچھ نہین کہتا
بعد کچھ عرصہ کے فقیر صاحب پھر آئے سانپ سے پوچھا کہ کہو کیا حال ہی
سانپ نے کہا کہ دیکھ لیجیے جیسا حال ہے اُسوقت فقیر صاحب
نے کہا کہ یہ ہمارا مطلب نہ تھا کہ تو اپنی درگت کراوے تمکو چاہیے
تھا کہ اپنی پھنکار نہ چھوڑتا اسوقت سے سانپ نے پھنکار شروع
کردی اسباب بھی بچگیا اور دوسرے کو کاٹتا بھی نہین ایسی راہ سے اگر
غصّہ ہووے تو چندان مضائقہ بھی نہین اب سُنیے اہنکار سب سے
زیادہ بُرا ہی شعر تکبر عزازیل را خوار کرد۔ بزندان لعنت گرفتار کرد
مصرع گر بدولت برسی مست نگردی مردی ۰۰ دیکھو کہ امر حقارت کا

سہارنا آسان ہی مگر سُکھ اور بڑائی کا سہارنا مشکل ہی کیونکہ سُکھ مین
سب بھول جاتا ہی اور مغرور ہو جاتا ہی اگر سُکھ کو سنبھالے تو مرد ہی
اور دُکھ تو سب ہی سہارتے ہین سُکھ مین اپنے دوستون سے
اُسی طرح پیش آوے جیسے اوّل حالت مفلسی مین پیش آتا تھا
اگرچہ کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار ایسے زبردست ہین مگر ست سنگ
جو سچے دل سے کرے تو دور ہو سکتے ہین ایک مثل ہی کہ کسی ساد
نے خوب ست سنگ کیا تھا نہایت بیاوان ہو گئے تھے کسی شخص نے
اُنکا امتحان لینا چاہا ایک روز اُنکو واسطے کھانے کے نیوتا دیے
آیا اور اپنے مکان پر آدمیون سے کہہ دیا کہ جب وہ فقیر آوے تو
ایک آدمی دھکا دیکر ڈیوڑھی سے باہر نکال دے اور دوسرا اُنکو بلالے
اسطرح سات بار کرنا جب صبح کو وہ فقیر آئے آدمیون نے اُسیطرح
عمل کیا مگر فقیر صاحب نے کچھ نہ کہا جب دھکا دیا تب نکل گئے جب بلا لیا
تب چلے آئے اُسوقت وہ شخص کہ جسنے نیوتا دیا تھا قدمون پر آکر گرا
کہ میرا قصور معاف ہووے آپ بڑے شیلوان ہین فقیر صاحب نے
کہا کہ اسمین میری کیا بڑائی ہی یہ تو کتے کی خاصیت ہی کہ جب لکڑی
دکھاؤگے چلا جائیگا جب بلاؤگے چلا آویگا اب دیکھیے کہ کیسی شانتا
اُس سادھ مین تھی یہ سب ست سنگ کا اثر تھا اگر انسان سچے دل سے
سادھ گرو کے بچن کا نشچے کرے تو بیشک اُسکو ست سنگ کا پھل ہووے
ایک مثل ہے کہ ایک دہقانی تھا اُسکو یہ شوق تھا کہ کسی گرو

گرو کرکے بھگوان سے ملنا چاہیے اس عرصہ مین ایک فقیر صاحب ائے اُسنے اُنسے اپنی درخواست کی فقیر صاحب نے اُسکو دیہقانی سمجھکر ایک پتھر کا ٹکڑا اُٹھا کر حوالہ کیا اور کہا کہ یہی بھگوان ہے اسکو پوجا کر اگر اس سے کوئی زبردست ملے تو اسکو پوجیو دیہقانی اُس پتھر کو پوجنے لگا ہمیشہ بڑی پریت سے آنکھ بند کرکے بھوگ لگایا کرتا اسمین چوہے کھانا دیکھکر آتے اور کھانا لیجایا کرتے جب یہ شخص آنکھ کھولتا تو دیکھتا کہ مہاراج ٹھاکر جی نے بھوجن کر لیا ایک روز اتفاقیہ اُسنے چوہون کو دیکھ لیا کہ چوہے کھانا کھارہے ہین اُسنے اپنے دل مین کہا کہ اب پوجا چوہون کی کرنی چاہیے کسواسطے کہ چوہا ٹھاکر جی سے زبردست ہے وہ پوجا چوہونکی کرنے لگا ایک روز اُسنے دیکھا کہ بلی آکر چوہے کو پکڑلے گئی اب اُسنے بلی کو چوہے سے زبردست دیکھا وہ بلی کو پوجنے لگا ایک روز کُتے نے بلی کو مارا اب وہ کُتے کو پوجنے لگا ایک روز اُسکی جورو نے کُتے کو مارا اب وہ اپنی جورو کو پوجنے لگا مگر ایک روز اتفاقیہ اُسکو اپنی جورو پر نہایت غصہ آگیا اُسنے جورو کو مارا اب اُسنے اپنے کو زبردست سمجھا اپنی پوجا کرنے لگا غرض اب گھٹ کی پوجا ہونے لگی تھوڑے ہی عرصہ مین کامل ہوگیا اب دیکھیے نشیجے سے کیا پھل پیدا ہوتا ہے اب انسان اول تو نشیجے نہین لاتے اور اگر نشیجے بھی کرتے ہین تو واسطے مطلب دنیا کے اور اگر کوئی اُنکو بیراگ کی بات بتاتا ہے تو جواب مین فرماتے ہین کہ ہم تو دنیا کے چھوڑنے مین راضی ہین مگر ہمکو دنیا نہین چھوڑتی واہ رے کہنا اِن مضمون کا

یہ بہی مثل ہے کہ کوئی شخص اپنے گرو سے کہہ رہا تھا کہ مہاراج مجکو دنیا نے پکڑ رکھا ہے کیا کرون کچھ بس نہین چلتا گرو جی اٹھکر ایک درخت سے جا لپٹے اور کہنے لگے کہ مجکو درخت نے پکڑ لیا ہے چھوڑتا نہین وہ شخص دیکھکر حیران ہوا کہ خود گرو جی نے درخت کو پکڑا ہے اور کہتے ہین کہ درخت نے پکڑ لیا ہے آپ گرو جی کے ہادی ہوئے اور بولے کہ مہاراج درخت نے تو آپکو نہین پکڑا ہے آپ ہی نے درخت کو پکڑا ہے اُسوقت گرو جی بولے کہ اے نسمجھ اب دیکھ کہ جگت کو تو نے پکڑ رکھا ہے جگت نے تجکو نہین پکڑا ہے تیرا کہنا محض غلط ہے کہ مجھے جگت نہین چھوڑتا ہے۔ اس سے اور زیادہ لطف کی بات سُنیے کہ دیوتا کی پوجا کرتے جاتے ہین ورتی کے پھول چڑھاتے ہین اپنے کو بڑا اپچاری سمجھتے ہین اور بیٹا اور دھن مانگتے ہین اور تھوڑے ہی دن بعد کہتے ہین کہ ہمنے تو کسی دیوتا مین کچھ بھی شکت یعنے طاقت نہین دیکھی۔

دوہا

انتر میل جو تیرتھ نہاوے تس بیکنٹھ نجانا
لوگ پتینے کچھ نہ ہووے ناہین رام ایانا

کہیے ایسے شخصون کو بھگوان مل سکتا ہے بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگ اصل مطلب کو تو سمجھتے نہین ہین اور ایک لیک پیٹتے ہین بلکہ اسمین اپنا اور نقصان کرتے ہین لوگ کہتے ہین کہ ہم پوجا تیرتھ برت کرتے ہین مگر اُنکے دل کی صفائی مطلق نہین ہوتی دیکھیے جسر وزراجپا سنگار دہین

تو کہتے ہین کہ آج چھپات مہاراج براجے ہین کہیے روز تو نہی مورت ہی تھے صرف سنگار کے دن مہاراج چھپات براجے ہین تو کہیے ایسے مور کھون کو مہاراج سے پریت ہی اسنگار سے اگر مہاراج سے پریت ہوتی تو فورا انھون کو چھپات چھپات نہ دیکھتے اسلیے بعضے موقع پر بعضے بعضے مہاتماؤن نے تیرتھ برت کی نندا بھی کی ہے اور لوگ اسے نندا ہی سمجھے ہین مگر انکا اصل مطلب نندا سے نہین بلکہ یہ کہ لوگ اب تیرتھ برت سے پھل جیسا چاہیے دیسا نہین اٹھاتے انکو تیرتھ برت سے کچھ اعتماد ہو جاوے اور رست سنگ مین آوین اور وہان اصل مطلب کو سمجھین تو تیرتھ برت بھی سپھل ہووے دیکھیے ٹھاکر درشن اور پوجا سے مطلب یہ تھا کہ من انسان کا ایکاگر اور نشچل ہووے چاہیے تھا کہ درشن کر کے مورت کو ہردے مین دھارتے اور ہر وقت درشن کرتے رہتے کہ من ایکطرف قائم رہتا اب یہ بات تو کرتے نہین مگر پوجا اور درشن کو ایک رسم سی ٹال دیتے ہین

بیت

برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر	این چنین تسبیح کے دارد اثر

بلکہ جہان تک بنے تو نکرنے مین بہت راضی ہین جس دن کوئی کام دنیا کا آجاوے تو اور جسقدر کام اپنے تن کے یا دنیا کے ہین وہ تو سب کرین اور جو گھڑی دو گھڑی پوجا کرتے تھے یا درشن کو جاتے تھے اسکو اسدن چھوڑ دین اور جو کوئی پوچھے کہ یہ کیا تو جواب دیدین کہ آج کام بہت آگیا دیکھیے تمام دن رات مین گھڑی دو گھڑی پوجا کرتے تھے

اسی قدر وقت بھلا ایک تھا سو اسی مین کسر نکالی اور دنیا کا کوئی
کام نچھوڑا اب تیرتھ کا حال سنئیے کہ تیرتھ نہانے سے یہ مطلب تھا کہ
انسان تیرتھ پر جا کر کچھ پن دان کریگا سادھو مہاتماؤن کے درشن کریگا
کتھا بارتا سنیگا سفر کی سختی اٹھاویگا گھر کی ہاے ہاے اور موہ سے
چھوٹیگا بھجن کریگا پس ایسے تیرتھ کرنے سے بیشک من صاف ہوگا
جب ست سنگ کریگا مکت پاویگا اب لوگ کیا کرتے ہین تیرتھ پر جا کر
سیر کرتے ہین مال چکھتے ہین گھر کو یار دوستون کو سامان تحفہ لاتے
ہین بڑے سامان سے سفر کرتے ہین سادھو پنڈت کو لالچی پاکھنڈی
کہتے ہین پن دان نہین کرتے بھوکھے کو کھلاتے نہین بھجن اور کتھا
سننے کا تو ذکر کیا اگر شرما شرمی تیرتھ نہانے کا جگ کرتے ہین تو دوش
پانچ برہمنون کو پوری ترکاری اور بڑا شیرما تو ہمی شیرنی کھلادی
اور یار دوست بھائی بند سو پچاس بلائے انکی ضیافت کرتے ہین عمدہ
شیرنی عرباعجار چٹنی پاپڑ کھلاتے ہین اور ابھمان یہ کہ ہم تیرتھ کر آئے
ہین اور ایسا بھاری جگ کیا ہی دیکھیے یہ جگ ہوا یا ٹھگ بدیا ہوئی
اب برت کا حال سنئیے برت سے مطلب یہ تھا کہ اول تو اپنے کو بھوکھے رہنے
کی تکلیف معلوم ہوجاوے کہ دوسرے بھوکھے کے اوپر دیا کرے اسپر ایک مثال ہے
کہ کسی استاد نے بادشاہ کے لڑکے کو تعلیم کیا علم اور ادب سب سکھادیے
لڑکا بادشاہ کا علم مین طاق ہوگیا استاد نے بادشاہ سے عرض کی کہ اگر
تقصیر معاف ہووے تو ایک بات اس لڑکے کو اور سکھلادون

بادشاہ سے اجازت دی اُستاد نے ایک روز اُس لڑکے کو خوب
مارا بادشاہ نے اُسکا سبب دریافت کیا تب اُستاد نے کہا کہ
اُسکو بادشاہی کرنی ہی اِسکو رحم ضرور چاہیے اگر یہ خود مزہ مار کا
نہ چکھتا تو اِسکو دوسرے کے مارنے مین کبھی رحم نہ آتا پس ظالم ہوتا
اسواسطے مین نے اِسکو مارا ہی اب خلاصہ یہ ہوا کہ جو آپ بھوکھا رہیگا
تو دوسرے بھوکھے کا اُسکو درد آویگا دوسرے بھوکھ پیاس کی برداشت
کر لیا کرے تیسرے بعوض کھانے کے پُن کرے اور چوتھا کند مُول
پھلاہار تھوڑا کھاوے کہ آلکس نہ آوے تو بھجن کرے اب لوگ کیا
کرتے ہین کہ روز تو بیچارون کو دال روٹی بھی مشکل سے ملتی ہی برت کے
دن بڑے برفی دُودھ بالائی کھاتے ہین روز تو گھر اور دکان وغیرہ
کام سے فرصت نہین ہوتی اُس برت کے دن باغونکی سیر کرتے ہین شطرنج
گنجفہ کھیلتے ہین یا سو رہتے ہین اب دیکھیے کہ جب پیڑے برفی آپ کھائے
اب پُن کہان سے کرین اور جب خوب پیٹ بھرا تو بھجن کیسے ہووے
شطرنج گنجفہ کھیلے یا سو رہے سو اور عذاب کمایا اور اُنہکا رہے ہے کہ
ہم برتی ہین اور جو کوئی بھوکھا پیاسا آیا تو جواب ہی کہ آج دینا نہین
ہی بھلا ایسے لوگون کو کسطرح مالک کے درشن پراپت ہونگے مگر
برتی صاحب سے پُوچھیے تو یہ جواب ہے کہ ہماری مُکت مین کیا شک
ہی اگر بید شاستر سچے ہین تو مین سچا ہون ایسا لکھا ہو کہ ایکادشی کے
برت سے مُکت حاصل ہوتی ہی پس مین نے برت کیا میری مُکت ہوگی

واہ صاحب کیا اچھا برت کیا ہو اور سنجم وغیرہ تو بھاڑ مین گئے اور
مکت تو آپ کے دروازے پر آکے منتظر ہی کھڑی ہو اب ایسے برتمونکو
کوئی نرک گامی کہے تو کیا بیجا ہو کہ بید شاستر پر الزام لاتے ہین اسمین
اول یہ پوچھیے کہ جو ایک ایکادشی کے دن بھوکھے مرنے اور دال کھانے
سے مکت ہوتی ہو تو اور برت کیون کرتے ہو تیرتھ جاترا مین کیون مارے
مارے پھرتے ہو کتھا کیون سنتے ہو بھجنا اور بھیرنا دان نہنا وہی مثل ہو
کہ فلانی نے خصم کیا برا کیا کر کے چھوڑ دیا بہت ہی برا کیا اب غور کیجیے کہ
جو شاستر نے ایکادشی کے برت سے مکت کہی ہو سو صحیح ہو غلط نہین ہو
اگر بدھ کے ساتھ ایکادشی کا برت کرے تو بیشک برت کرتے اور بھجن سمرن
مین لگتے لگتے دان پن کرتے کرتے ضرور مکت پاویگا اکثر لڑکون سے
کہا کرتے ہین کہ جہان الف بے تے پڑھے اور قابل ہوئے کیسے حرف الف
بے تے کے پڑھنے سے آدمی قابل ہو جاویگا مگر ہان بدون الف بے پڑھے
ہرگز قابل نہین ہو سکتا اور برت کے معنی تو یہ ہین کہ نرجل نراہار رہنا
چنانچہ اب خلاف اسکے عمل ہو اور دیکھیے اول تو کتھا بارتا مین کوئی جاتا نہین
اگر جاتا ہی تو اونگتا ہو سو رہتا ہی ایک مثل ہو کہ کہین کتھا ہو رہی تھی
ایک شخص کتھا سنتے سنتے سو گیا کہین ایک کتے نے آکر اسکے منہ مین
موت دیا جب یہ کلبلایا کتا فوراً بھاگ گیا جب کتھا ہو چکی اسوقت ان
لوگون نے کہا کہ واہ آج کتھا مین کیا امرت کی برکھا ہوئی تھی یہ شخص
جو سو گیا تھا بولا کہ حقیقت مین امرت برسا میرے منہ مین بھی امرت کی

بوندین گرین مگر کچھ کھاری کھاری سی تھین اب دیکھیے کہ ایسے لوگون کو
کسطرح پرمارتھ مین دخل ہووے جو شیاب کو امرت تصور کرین مگر ہان
یے سب جنکا ذکر اوپر ہوا ہی آنسے بہت اچھے ہین جو بالکل کچھ نہین
کرتے بھلا اُنھون نے گنگا جی کا اسنان تو کیا بھائی بندہی کو کھلایا
کتھا مین گئے جو سنا سولی صحیح برت کیا دن بھر بھوکھے تو رہے۔
اب جو شخص بدھ کے ساتھ تیرتھ برت کرتے ہین اُنکا کیا کہنا دیکھو
آن اشخاص کو جنھون نے بدون کسی باسنا کے چیت سے کتھا سُنی
اُنکو حقیقت مین اَمرت میسر آیا کہ اُنکا چیت پرتن ادرشٹ ہوا مالک
کی طرف پریم اور پریت اِدھک ہوئی شیل سنتوکھ دیا دھرم
سچ بولنا دینتا یعنی نیاز اُدارتا یعنی سخاوت پراپت ہوئی۔ اب
شیل کا گُن سُنیے کہ جسکو شیل حاصل ہی وہ ظاہر خدا کے حکم کی تعمیل
کرتا ہی آپ سکھ پاتا ہی دوسرے کو بھی دُکھ اور عذاب سے بچاتا ہی دیکھیے
ایک شخص نے زیادتی کی مثلاً گالی دی شیلوان سُنکر چپ ہو رہا اگر اُسنے
بھی عوض مین گالی دی تو اپنا انصاف آپ کیا پس مالک کو اپنے
سر پر نہ سمجھا دوسرے اپنے کو رنج پہونچایا تیسرے گالی دینے والے
کو بھی زیادہ عذابی کیا کسواسطے کہ جسنے گالی دی تھی اُسنے اپنے کو
زبردست سمجھا تھا وہ عوض مین گالی کھا کر چپ نہوگا اگر کچھ طاقت
رکھتا ہوگا تو شاید مار بیٹھیگا اگر طاقت نہوئی تو اور گالیان دیگا اب اُسکے
ذمہ عذاب اور زیادہ ہوا اور اپنا بھی نہایت نقصان ہوا اکثرون کو خبر

ہوئی فساد بڑھ گیا اور جو ایک گالی کھاکر چپ ہو رہا تو ایک گالی ہی رہی
اور گالی دینے والا خود پشیمان ہوکر معافی چاہیگا دوسرے فساد نہ بڑھا
نہ کسی دوسرے نے جانا اور مالک راضی رہا پس تعمیل حکم مالک کی ہوئی
اب سنتوکھ کا حال سنئے اگرچہ سنتوکھ سے دولت پیدا نہیں ہوتی
مگر جو بات دولت سے حاصل ہوتی ہے وہی سنتوکھ سے حاصل ہوتی ہے
یعنی آرام اگرچہ سنتوکھ سے دُکھ بالکل دور نہیں ہوتا مگر طاقت برداشت
کرنے دُکھ کی حاصل ہوتی ہے وہ سمجھتا ہو کہ سب تقدیر یا اور مالک کی
مرضی سے ہوتا ہے اور مالک کی رضا میں چلنا واجبات سے ہے پس کیوں
روئیے اور دیکھیے کہ جو تقدیر کو نہیں مانتے تو آپ دُکھ پیدا کیا ہوگا
پھر رونا کیا اگر مالک کے یہاں بے انصافی سمجھے ہو تو بھی رونا نہیں
بن سکتا کیونکہ اگر زبردست کے خلاف مرضی عمل کیا تو وہ اور دُکھ
دیگا اور اگر تم مالک کو نہیں سمجھتے اور ایسا خیال ہے کہ جو ہوتا ہے وہ
خود ہوتا ہے پھر رونے سے کیا ہوگا پس سب طرح سے سنتوکھ واجب ہے
واسطے حاصل کرنے سنتوکھ کے انسان کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ
میرے پاس کفاف ضرورت سے زیادہ ہے اور مجھ سے زیادہ دُکھی
کتنے اور ہیں کوئی سنتوکھی گھوڑے پر سے گر پڑا اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا
وہ شکر خدا کا کرنے لگا کہ بڑی عنایت کی کہ گردن نہ ٹوٹی ورنہ جان سے
جاتا رہتا کسی سنتوکھی کا گھر جل گیا مگر آسکے پاس دو گھر اور بھی تھے
کسی شخص نے آکر حسب رسمیات دنیا کے کہا کہ بڑا افسوس ہے کہ آپ کا

هر جل گیا سنتو کھی کہتا ہی کہ مجھے آپ کی طرف کا افسوس ہی کہ آپ کے ایک
ہی گھر ہے میرے تو اب بھی دو اور موجود ہین حقیقت مین سنتوکھ بڑی
چیز ہے جن شخصون نے سنتوکھ کے زور سے اپنی خواہشین اس دُنیا
مین دبائی ہین عاقبت مین اُنکی خواہشین خدا بآسانی تمام پوری کریگا
یہان بھی آرام سے رہے وہان بھی آرام پایا۔

دوہا

من کے ہارے ہار ہے من کے جیتے جیت
پاربرہم کو پائیے من ہی کی پرتیت

جنھون نے سنتوکھ کرکے من کو مارا ہی اُنھون نے تمام جگت کو جیتا ہی۔

دوہا

گو دھن گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان
جب آوے سنتوکھ دھن سب دھن دھول سمان

ایک مثل ہی کہ کسی راجہ نے تمام دنیا کو جیتا اور اپنا نام سرب جیت
رکھوایا سب اُسکو سرب جیت کہتے تھے مگر صرف اُسکی مان اُسکو
سرب جیت نہین کہتی تھی راجہ نے اپنی مان سے پوچھا کہ تو مجکو سرب جیت
کیون نہین کہتی اُسکی مان نے جواب دیا کہ مین تجکو سرب جیت جب
کہون جب تو فلانے فقیر کو کہ فلانی جگہ ہی جیت آوے راجہ عجب
حیران ہوا کہ مان کیا کہتی ہی بڑے بڑے راجہ جودھا مین نے
جیت لیے فقیر کا کیا جیتنا ہی مگر راجہ فقیر کی طرف روانہ ہوا دیکھتا ہی کہ ایک

فقیر نہایت دُبلا بُرے حال سے بیٹھا ہی وہان راجہ جا کھڑا ہوا اور
سوچتا ہے کہ اسکو کیا جیتون ایک آدمی میرا اسکو پکڑ لیجا سکتا ہی
فقیر نے راجہ سے پوچھا کہ تیرا یہان آنے سے کیا مطلب ہی راجہ نے
سب حال بیان کیا فقیر نے کہا کہ درحقیقت تو مجکو جیت سکتا ہے
پر تو نے ابھی تک اپنے گھر کے دشمن کو نہین جیتا اگر اُسکو بھی جیت
لیوے تو تیری مان بھی تجھکو سرب جیت کہنے لگے راجہ نے دشمن کا
حال دریافت کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ تیرا من تیرا دشمن ہے کہ جو
تجکو ایسا خراب کر رہا ہے اگر تو ایک من کو جیت لیوے تو اس
طرح ہوس کر کے بیہودہ کیون مارا مارا پھرے اُسوقت راجہ کو
گیان ہوا اور وہ گھر لوٹ آیا اسکی مان نے پوچھا کہ فقیر کو جیتا اُسنے
جواب دیا کہ اب تو مین نے اپنے کو جیتا ہی اُسکی مان نے اسکو اُسی
وقت سرب جیت کہا اب دیکھیے کہ من کے جیتے سرب جیت ہوا
واہ رے سنتو کہ تجھ مین نہ کچھ جھگڑا ہے نہ رگڑا ہے اور سرب جیت
کرادیتا ہے سچ ہے من جیتے جگت جیت۔

	دوہا	
	سائین سَت سنتو کہہ دے جتا وبھگت لشوراس	
	صدق صبوری سانچ دے مانگت داؤ دوداس	
	دوہا	
	جیوت مائی ہو رہو سائین سنگہہ ہے	

داد و پہلے مرہو پاچھے مرے سب کوے

اب دیا کی کیفیت سُنیے جو دیا کرتا ہے وہ مالک کا پیارا ہوتا ہی آپ بھی سُکھی رہتا ہی دوسرے کو بھی سُکھ پہونچاتا ہی۔

دوہا

دیا دھرم کا مُول ہے نرک مُول ابھمان
تلسی دیا نہ چھوڑیے جب لگ گھٹ مین پران

شعر

دل بدست آور کہ حج اکبرست
از ہزاران کعبہ یک دل بہترست

اس شعر کے دو معنی ہین ایک تو یہ کہ اپنے دل کو قبضہ مین کرکہ ہزارون کعبہ سے ایک دل کا بس کر لینا بہتر ہے دوسرے معنے یہ کہ دوسرے کے دل کو قبضہ مین کرینی دوسرے کو سُکھ پہونچانا اسمین ہزارون کعبہ کی زیارت ہی دیا اسکو کہتے ہین کہ حتی المقدور اپنی دکھ تکلیف نظر نہ کرکے دوسرے کو سُکھ پہونچاوے اگر اُسکے تن سے دوسرے کا دُکھ دور ہوسکتا ہو تو آپ تکلیف گوارا کرے اگر اپنی جان بھی جاوے تو بھی عذر نہ کرے دردمند درویش بدرد قضائی اگر دھن سے دوسرے کا کام ہووے تو دھن سے مہاتا کرے اگر زبان سے قلم سے دعا سے دوسرے کا کام بنے اُسمین کوتاہی نہ کرے جیو کی رچھا سب آدہرم دیا ہی اگرچہ اِس کلام مین کسی مذہب کی رو سے عذر

نہاین ہو سکتا مگر بعضے بعضے مذہب مین جیو کا مارنا واسطے کھانے کے
جائز ہے اگرچہ اِس بارہ مین ہزارہا دلیل دیجا سکتی ہین مگر اپنے
تئین جھگڑے سے کچھ مطلب نہاین رد مگر یہ ازروے کُل مذہب کے
ثابت ہی کہ گوشت کا کھانا داخل ثواب نہین ہی اور نہ فرض ہی ہی
اور اکثر مذہبون کے بموجب ممنوع ہی پس یہ بہرحال بہتر ہی کہ گوشت
کھانے سے پرہیز کرے کسواسطے کہ کھانے مین سواے لذت دنیاوی
کے اور کچھ فایدہ نہین ہی اور اصل مین اوّل تو شی غلیظ ہی دوسرے
انسان کی طبیعت کو بے رحم کرتی ہی یہ بات عیان ہی کہ جو گوشت
کھاتے ہین اُنکو جیو کے مارنے مین درد نہین ہوتا بے مطلب بھی
اکثر صرف واسطے تفریح طبع کے جیو ہنسا کرتے ہین اور عوض ثواب
دنیا ہوتا ہی ایذا رسانی بہرحال بُری ہے اسواسطے گوشت کھانے
سے پرہیز فرضاً لازم آیا جب انسان مین دیا ہوگی تب سب شکرم
بن سکتے ہین ورنہ کوئی بھی نہین بن سکتا پس دیا کو دھارنا سب
سے اوّل چاہیے۔ آب دھرم کا حال سُنیے کہ راجا ہرشچند راجودھیا
کا راجا تھا اُسکے راج مین ست برتتا تھا ایکبار دانہ بویا جاوے سات
بار پھل دے آدھا دودھ گاے کے بچے کو ملتا تھا بارہ برس کی عمر
سے پہلے لڑکی کی شادی ہوتی تھی پرجا پر ظلم نہ تھا سب راضی اور
خوشحال تھے دُکھ اور تنگی کا نام نہ تھا ایک سمے راجا کو جگ کرنے کی
اِچھیا ہوئی چنانچہ بسوامتر نے کہا کہ جگ مین کراؤنگا مگر یہ کنگر بسوامتر

سورگ کو چلے گئے راجا نے بعد بہت انتظار کے جگ شروع کرا دی
بسوامتر کو خبر ہوئی کہ راجا نے جگ شروع کر دی تب بسوامتر کو بہت
غصہ آیا اور جوگ اور دیوتا اندر وغیرہ کو خوف تھا کہ راجا ہرشچندر بڑا
ست والا ہے یہ کبھی نہ کبھی ہمارا راج لیگا سب نے بسوامتر کو بہکایا
کہ آپ جا کر اُنکا ست ڈگا دین بسوامتر نے کتے کا سروپ دھر کر راجا
ہرشچندر کے باغ مین مہو تجلبہ باغ کو اجاڑ دیا گرا جا کو خبر ہوئی راجا مع
ہمراہیون کے آیا راجا کے آتے ہی کتہ بھاگ نکلا راجا اور اسکے ہمراہیون
نے پیچھا کیا مگر کتہ ہاتھ نہ آیا ہمراہی سب ہار کر تھک رہے راجا اکیلا
کتے پیچھے چلا گیا آگے ایک ندی آئی بسوامتر نے کتے کا سروپ بدلکر
برہمن کا سروپ کر لیا اور ایک لڑکی اور لڑکا بھی رچ لیا اور برہمن راجا
کے پاس آیا راجا نے ڈنڈوت کی اُنھون نے اسیس دی برہمن نے
راجا سے کہا کہ راجا یہ کنیا بارہ برس کی ہوگئی ہے اور لڑکا بھی موجود ہے
ابھی اسکی شادی کر دے راجا نے اوّل کچھ سوچ بچار کیا کہ یہان کیسے
کر دون مگر برہمن کی ضد دیکھکر وہین اُس لڑکی کا بیاہ کرا دیا راجا نے
لڑکی سے کہا کہ جو تو چاہے سو مانگ لے لڑکی نے اوّل راجا سے اقرار دینے کا
حسب اُسکی درخواست کے کرا لیا اور پھر راجا سے کہا کہ سر بس اپنا راج
مجھے دے اب راجا گھبرایا مگر دیکھا کہ جو نہین دیتا ہون تو ست جاتا ہے
راجا نے سنکلپ کر دیا بعد اسکے برہمن بولا کہ مہاراج مجھے بھی کچھ دو دیہ تو
آپ نے کنیا کو دیا اب راجا اور گھبرایا کہ اب دینے کو کیا رہا اور برہمن نے

سوا من سونا طلب کیا راجا نے کہا کہ مجھے سچ نے اپنا سنکلپ کر دیا اب
راجا گھبرایا اور آپ ساتھ برہمن کے جانے لگا رانی اور لڑکا بھی راجا کا
اُسکے ساتھ ہوا راستے مین سورج نے اسقدر گرمی کی کہ جانور اور درخت
جلے جاتے تھے اور یہ تینون راجا رانی لڑکا پیاس مین بیہوش تھے
برہمن نے پانی لاکر رانی کے آگے رکھا اور کہا کہ لو پانی پی لو جس سے
گھبرا رہے ہو رانی نے کہا کہ بدون پت کے پہلے سے پانی پینے مین میرا ست
جاتا رہیگا پانی نہ پیا برہمن نے لڑکے کو پانی پینے کو کہا اُسنے بھی ایسا ہی
جواب دیا کہ جب تک ماتا پیتا نہ پئین تب تک پانی پینا میرا دھرم نہین ہی
برہمن راجا کے پاس پانی لیگیا راجا نے کہا کہ جبتک سنکلپ پورا ہوگا
تب تک مین پانی نہین پی سکتا غرض کسی نے پانی نہ پیا برہمن نے بنارس
مین راجا اور رانی اور لڑکے کو بازار مین واسطے بیچنے کے کھڑا کر دیا
اوّل ایک بیسیا یعنی کسبی آئی اور اُسنے رانی کو خریدنا چاہا بلکہ ڈھیون بھر
سونا دینے کو راضی ہوئی اُسوقت رانی نے اُسکا حال دریافت کیا کہ تو
کون ہی اُسنے جواب دیا کہ مین بیسیا ہون سبکا دل موہ لیا کرتی ہون
سنگار بہت اپنے تن کا کرتی ہون اور سدا سُہاگن ہون رانی کو یہ سنکر
بہت کلیش ہوا اور مالک سے عرض کی کہ اے بھگوان اس سے مجھے
بچالے اُسوقت ایک بندر نے آکر بیسیا کو ایسا حیران کیا کہ وہ بھاگ گئی
پھر ایک برہمن اُس رانی اور لڑکے کو مول لیگیا اور راجا ہرشچندر کو ایک
چنڈال (خاکروب) مول لیگیا قیمت مین سوا من سونا آیا وہ برہمن کو راجا نے

سنکلپ مین دیا شیخ نے راجا کو دو نوکریان لخدمت ام تبادین ایک
تو مرگھٹ پر جو جرو وہ آوے اسکی بابت سوا روپیہ اور ایک بالشت
کپڑا کفن مین سے لیلیا کر اور سوریان چرا لایا کر راجا اسی طرح
کرنے لگا اب بھی بسوامتر کو صبر نہ آیا راجا کے ست ڈگانے کی
اور تدبیر کی کہ آپ سانپ بنکر راجا کے لڑکے کو جو باغ مین برہمن کی
پوجا کے لیے پھول لینے جایا کرتا تھا کاٹا اُسکا مر گیا رانی لڑکے کو مرگھٹ
لیگئی ہرشچندر نے سوا روپیہ اور کپڑا طلب کیا رانی نے کہا کہ تیر تمہارا
ہی ہے راجا نے کہا کہ مین نہ سنونگا اپنے مالک کی آگیا بھنگ نکرونگا
رانی کے پاس روپیہ تھا راجا نے رانی کی چادر لے لی جب لڑکے کو
مرگھٹ پر رکھنے دیا خیر رانی لڑکے کو بہا کر اسکے غم مین کسی مقام پر بیٹھ رہی
پھر بھی بسوامتر نے اُس دیس کے راجا کے یہان چوری کر کے ایک ہار
موتیونکا لا کر اُس رانی کے گلے مین ڈال دیا رانی غم مین پڑی تھی اُسکو
کچھ خبر نہوئی اور وہان بسوامتر نے راجا سے کہا کہ تمہارا چور مین نے پکڑا
ہے یہ کہہ کر ہار رانی کے گلے مین پڑا ہوا دکھلا دیا اب رانی بیچاری پڑنے لگی
کوئی پرسان نہین ہے راجا نے حکم دیا کہ اسکو معرفت شیخ کے درخت سے
لٹکوا کر مار ڈالو اور یہ رانی اُسی شیخ کے پاس کہ جسکا نوکر ہرشچندر تھا
بھیجی گئی اُس شیخ نے ہرشچندر کو حکم دیا کہ اسکو مار ڈال ہرشچندر جب نے
رانی کو درخت سے لٹکایا اسوقت ایک میلا تھا ہزارونکو رانی کی
صورت دیکھکر رحم آتا تھا ہرشچندر کو مارنے سے روکنے لگے

رانی نے کہا کہ راجا اب ویرمنت کرا لیا تمھے نہ ملیگا کہ گنگا جی کے
تیر تیرے ہاتھ سے میرا کال ہوتا ہے راجہ نے تلوار اٹھائی اور رانی
کو چاہتا ہی تھا کہ بھگوان پرگھٹ ہوئے ہاتھ روک لیا رانی کو خیرت
سے اتروایا اسکے لڑکے کو گنگا جی نے لاکر موجود کر دیا بعد استر خوا بیت
شرمندہ ہوئے اپنا کیا پایا سچ ہے

بیت

ہر کہ در راہ تو خارے منہد تو گل نہی
او سزا ئے خار یابد تو جزائے گل بری

دوہا

جو توکو کانٹے بووے تاکو بو تو پھول
توکو پھول کے پھول ہین واکو ہین ترسول

جو ویہ برہمن کی کتھا بھی اس دوہے کی خوب تائید کرتی ہو تو دیو
برہمن نے کسی سیوک کے یہان سے کچھ روپیہ پایا اسے لیکر چلے
راستہ مین چار چور ملے انہون نے آپس مین صلاح کی کہ اس برہمن
کو کیا کرنا چاہیے کسی نے کہا کہ اسکو مار ڈالو کسی نے کہا چھوڑ دو
کسی نے کچھ کسی نے کچھ آخر مین یہ صلاح ٹھہری کہ اسکے ہاتھ پیر
کاٹ کر اسکو غار مین ڈال دو غرض ایسا ہی کیا اور مال سب
لے گئے اتفاقیہ ایک دو روز بعد اسطرف سے راجا کی سواری
نکلی لوگون کو غار مین ایک طرح کی روشنی دکھلائی دی تب

لوگون نے جاکر دیکھا تو دیکھتے ہین کہ ایک شخص کے ہاتھ پیر کٹے
ہوئے ہین اور باقی اشتر جاپ رہا ہی راجا خود گیا درشن کرکے
جے دیوجی کو وہان سے اُٹھواکر اپنے گھر لایا جے دیوجی نے راجا کو اپدیش
کیا کہ سادھ سیوا کیاکر راجا کرنے لگا جو سادھ آوے اُسکی خوب سیوا
ہووے اگر فریبی بھی سادھ کا روپ رکھکر آوے تو اُسکی بھی سیوا
ہوا کرے اُن چورون نے جنھون نے ہاتھ پیر جے دیوجی کے کاٹے تھے
خالی راجا کا شکہ پا سادھ کا بھیس بناکر راجا کے یہان آئے جے دیوجی نے
انکو پہچانا اور راجا سے کہا کہ انکی سیوا بہت اچھی طرح سے کر
راجا نے خوب سیوا کی اور چورون کو رخصت کے وقت حسب کہنے
جے دیوجی کے راجا نے دو بہنگی بھرکر روپیہ اُن چورون کے ساتھ
کردیا راستہ مین ایک بہنگی والے نے چورون سے پوچھا کہ مہاراج
راجا نے تمھاری سیوا اور سادھون کی بہ نسبت بہت کی اسکا
کیا سبب ہی اُن چورون نے کہا کہ ہمنے ایک وقت جے دیوجی کی جان
بچائی تھی بس اتنا کہتے ہی زمین پھٹ گئی اور چارون چور گھر سے
کے گھٹے سما گئے اور جے دیو برہمن کے ہاتھ پیر اُسیوقت بالکل درست
ہوگئے فقط اب دیکھو ستت بولنا مہاپن کا ہی مگر بہت ہی مشکل ہے
کوئی امیر ایک ولایت سے موافق حکم اپنے بادشاہ کے دوسری ولایت
مین گیا جس روز منزل مقصود کو پہونچا اُس روز بیشتر پہونچنے سے
ہوا بہت تند چلی کہ خوف ڈوب جانے جہاز کا تھا مگر بخیریت پہونچا

بعضے امیر اُس ولایت کے اُسکے استقبال کو آئے اور کہنے لگے کہ آج
آپ کو نہایت تکلیف ہوئی ہوگی ہمکو نہایت افسوس ہے اور کمال
فکر ہو رہی ہے یہ امیر اِن کلاموں کو سنکر اپنے دل میں کہنے لگا کہ یے لوگ
جھوٹھہ کہتے ہیں اِنکو میری کیا فکر ہوگی اُس ولایت کے امیروں نے
اسکو ایک مکان میں فروکش کرایا امیر نو وارد نے حال کرایہ مکان کا
دریافت کیا تو اُس ولایت کے امیروں نے حسب رسمیات ظاہری
اس سے کہا کہ یہ مکان آپ ہی کا ہے اسکا کیا کرایہ ہوگا یہ امیر خاموش
رہا دوسرے روز اس امیر نے بنظر اپنے آرام کے ایک دو دیوار اس
مکان کی گروا دی جبکہ مالک مکان کو خبر پہونچی کہ امیر نے دیوارین
گروا دیں آکر امیر سے حال دریافت کیا اور کہا کہ مکان آپ کے
رہنے کو دیا تھا نہ کہ گرانے کو امیر نے جواب دیا کہ تمنے کل کہا تھا کہ
مکان آپ ہی کا ہے ہمنے اپنا سمجھ کے اپنے آرام کے واسطے توڑوایا
ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ تم جھوٹ بولتے تھے ایسی ہی چند باتیں
تو اضع کی اور بھی ہوئی تھیں کہ جنکو اس امیر نے جھوٹا پایا اس
امیر نے اپنے بادشاہ کو عرضی لکھی کہ واسطے خدا کے مجھکو جلد طلب کرلو یہاں
کے آدمی بہت جھوٹے ہیں دل میں کچھ اور زبان میں کچھ اور پھر
اپنے کو شایستہ اور سچا سمجھتے ہیں اور ہم جو کہ دل میں ہوتا ہے
وہی زبان پہ لاتے ہیں تو ہم کو وحشی اور بیوقوف کہتے ہیں اب
دیکھیے سَت بولنا کتنا مشکل ہے چاہیے تو ایسا ہی ہے اور اگر ایسا

نہ بن پڑے تو اسقدر احتیاط تو ضروری ہی کہ ایسا کلام نہو وے
جسمین دوسرے کا نقصان ہوتا ہو اکثر تواضع مین جھوٹھے کلام
بھی نکلتے ہین مگر دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہی بالا زیادتی اسکی بھی
بری ہی کہ ربط جھوٹھ بولنے کا ہو جاویگا بجاے سچ کہنے کے مبالغہ
ہو جاویگا خصوصاً اسی واسطے بہت ملاقات کرنا بھی منع ہی ناحق
تواضع مین جھوٹھ بولنا پڑتا ہی کسی کی مذمت کرنی ہوتی ہی کسی کی
ناحق تعریف کرنی ہوتی ہی جھوٹھے اقرار کرنے پڑتے ہین اور جھوٹھ
بولنا جہا پاپ نکا پاپ ہی پس ست بولنا مہا اُتم ٹھہرا۔

بیت

راستی موجب رضاے خداست	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

اب ونیتا (نیاز) کی کیفیت سنئیے ونیتا انسان کو بھی پسند اور خدا
کو بھی پسند کسی معرفت کی کتاب مین ایسا تحریر ہی کہ جبریل فرشتہ
خدا کے حضور جاتے تھے راستہ مین شیطان ملا اُسنے پوچھا کہ حضرت
کہان جاتے ہو جبریل نے کہا کہ خدا کے پاس جاتے ہین شیطان نے
پوچھا کہ تم خدا کے لیے کیا نذر لے چلے ہو جبریل نے کہا کہ خدا الکل کا
مالک اور سب شی اسکی پیدا کی ہوئی ہین بھلا مین کیا چیز نذر لیجاؤن
شیطان نے کہا کہ خالی ہاتھ جانا بھی تو مناسب نہین ہی تب جبریل نے
کہا کہ تم بتاؤ کیا لیجاؤن شیطان نے کہا کہ نیاز یعنے ونیتا لیجاؤ
خدا کے یہان نہین ہی اُسے یہ بطور تحفہ ہوگی کسواسطے کہ اسکی

up to here

ذات بے نیاز کہلاتی ہے یہ نیاز اسکو نئی چیز ہوگی جبرئیل یہ سنکر
چلنے لگے شیطان نے کہا کہ میرا بھی ایک کام کرتے آنا خدا سے میری
نجات کرالاؤ جبرئیل نے کہا عرض کرونگا جبرئیل خدا کی بارگاہ میں پہونچے
خدا نے پوچھا کہ اے عزیز میرے واسطے کیا لایا جبرئیل نے کہا کہ نیاز
خدا بہت راضی وخوش ہوا - اب دیکھیے ظاہر ہے کہ دنیا میں بھی
نیاز سے ہر کوئی خوش ہوتا ہے اور خدا کے بھی پسند -

دوہا

نانک ننھا ہو رہو جیسی ننھی دوب
بڑی گھاس جل جائگی دوب خوب کی خوب

دوہا

ہر جن تو ہارا بھلا جیتن دے سنسار
ہار تو ہر سے ملے جیتیا جم کے دوار

دوہا

کبیر جگ میں بیری کوئی نہیں جے من سیتل ہوے
یہ آپا تو ڈار دے دیا کرے سب کوے

بس دنیتا ایسی نادر چیز ہے کہ دونوں جہان میں پیاری ہے اور غرور
حرکت شیطانی ہے جبرئیل نے درخوست شیطان کی خدا کے حضور
میں عرض کی حکم ہوا کہ شیطان سے کہہ دو کہ اسنے تقصیر آدم کی
کی ہے اس سے معافی حاصل کرے اسکی نجات ہوگی یہ حال جبرئیل نے

شیطان سے آکر کہا شیطان بولا کہ واہ اگر یہ مجھکو کرنا ہوتا تو خدا سے نجات کی درخواست کیوں کرتا دیکھیے شیطان سے دنیا نہیں اختیار کی گئی پس جمین دنیا ہی وہ شخص عزیز خدا و انسان ہی۔ اب آوار تا سینے سخاوت کے گن سُنیے۔ نظم۔

چراغوں کی سحر تک بس چمک ہی		دیے کی روشنی محشر تلک ہی

ایک مثل ہی کہ ایک فقیر کسی داتا کے مکان پر گیا جا کر آواز دی کہ ای سوم کچھ دلا جو کہ وہ شخص سبکو دیتا تھا اُسنے اس فقیر کو بھی دیا فقیر نے بعد لینے کے دعا دی کہ سوم تیرا بھلا ہو یہی فقیر ایک دوسرے کے مکان پر گیا مگر وہ شخص نہایت بخیل تھا کسی کو کچھ نہ دیتا تھا فقیر نے سوال کیا کہ سخی کچھ دلا اُسنے ایک دو گالی دے دی فقیر نے کہا کہ سخی تیرا بھلا ہو کوئی دوسرا شخص یہ حال دیکھتا تھا متعجب ہوا کہ فقیر نے سخی کو تو سوم کہا اور سوم کو سخی کہا اُسنے بعد فقیر سے اس بات کا بھید پوچھا فقیر نے کہا کہ جسکو تم یہان سخی دیکھیے ہو وہ اصل مین سوم ہی کہ اپنی جمع اودھا دھند بڑھاتا ہی ایک گنا دیتا ہی دس بیس گنا پاویگا اور جسکو تم سوم کہتے ہو وہ اصل مین سخی ہی کسواسطے کہ جو اُسکے پاس ہی وہ سب یہان چھوڑ جاویگا اور وہان اُسکو کچھ نہ ملیگا دیکھیے دنیا کیسی اچھی چیز ہی دین دنیا دونوں درست ہوتے ہین۔

	دوہا	
داتا آگے کچھی تھارھی رہے حضور		جیسے کارا راج کو بھر بھر دیت مزور

اگر کا سکے دینے مین نقصان بھی ہو جاے تو بھی دنیا موقوف نہ کرے

چوپائی

بن کرنے ہووے بھی ہان | تو بھی نہ چھوڑے بن کی بان

مگر یہان بچار سہت دنیا بہت بھل وا یک ہی یعنے کو دنیے سے اپنا
بھی نقصان اور اسکا بھی نقصان ہوتا ہی شرابی کے دنیے مین ظاہر
نقصان ہی نظر پڑتا ہی اور جو کہ بھائی بندون رشتہ دارونکو واسطے
اپنی ناموری کے دیتے ہین وہ بھی دنیا نہین ہی مگر تاہم کام نیک ہی
ایک مثل ہی کہ کوئی شخص اپنے بھائی بندون ہی کو دیتا رہا اسکو عاقبت مین
کچھ نہ ملا اسنے بھگوان سے عرض کیا کہ مین نے تو بہت دیا ہے مجھے
کسواسطے نہین ملتا وہانسے اسکو جواب ملا کہ تو نے اپنے بھائی بندونکو
دیا کچھ میرے بھائی بندون کو یعنی برہمن سادہ بھگت کو تو نہین دیا
جو تجکو اب عوض ملے تو نے اپنے بھائی بندونکو واسطے اپنی ناموری کے
دیا سو ناموری کا سکھ تو نے اپنی زندگی مین بھوگ لیا اور جو تو نے
انکا حق دیا تو اب عوض کیا اگر تو میری راہ پر انکے بھی سلوک ہوتا تو
تجکو عوض ملتا مگر اب بھی تو نے ہزارون سے اچھا کیا کہ کسی کا حق نہ
رکھا سبکدوش ہوا بھائی بندونکا بھی حق تیرے اوپر تھا بعوض کرنے
خدمت اپنے بھائی بندون کے تو تیرے روبرو ہو چکا اب دیکھیے کہ جو
بچار سہت دیدین اور خواہش ناموری کی نہو اور دیگر غرض بھی نکرے
تو اسکا نتیجہ کسقدر بڑھکر ہوگا دیکھو دنیا اسکو کہتے ہین کہ ایک دانا تھا

وہ ہمیشہ سدا برت دیا کرتا تھا مگر جب دیتا تب آنکھیں نیچی کرکے دیتا
کسی فقیر نے یہ راہ دیکھکر اُس سے سوال کیا۔

دوہا

او نچے جیگل دیت ہو نیچے کرکے نین ٭ کاسے سیکھی سیکھنا ایسی بدھ جو دین

اُس داتا نے جواب دیا

دوہا

دین ہار سمرتھ ہی سو دے ہی دن رین ٭ لوگ نام میرا کہین تا سے نیچے نین

مگر اب لوگوں کا یہ حال ہی کہ کسی کے بزرگ کنگال تھے کنگالی کے سبب سے
سادہ برہمن کو اپنے حوصلہ کے بموجب دیا کرتے تھے وہ شخص اب بہت
بڑا آدمی ہو گیا مگر سادہ برہمن کو اُسیقدر جتنا کہ اُسکے بزرگ دیتے تھے
دیتا تھا اور غرور کا یہ حال کہ معاذ اللہ کسی شخص نے کہا کہ تمکو اپنا چاہیے
تم بڑے آدمی ہو اپنے حوصلہ کے بموجب دیا کرو اُسنے جواب دیا کہ بزرگونکی
رسم نہیں کاٹ سکتے اُس شخص نے کہا کہ ہان جی سچ ہی دینے مین تو
بزرگون کی رسم اور پیدا کرنے مین اپنی رسم ٹھیک ہی آپ نے کمانے مین
تو بزرگون کی رسم توڑ دی مگر دینے مین ہرگز نہ توڑ دیجیگا نہین تو
گنہگار ہو جاؤ گے ۔ کسی شخص کا قول ہی۔

دوہا

لیک لیک گاڑی چلے لیکے چلے سپوت
تین چلیں بے لیک کی سائر سنگھ سپوت

دوہا

پرمتھا کو سب مرت ہین پر تجھ کو مرے نہ کوے
جو کوئی پر تجھ کو مرے تو پرمتھا جیری ہوے

اب انسے بھی بڑھکر ایک ساہوکار کا حال سُنیے کہ ایک ساہوکار
نہایت سوم تھا ایک روز بہی لکھ رہا تھا اُسوقت کسی نے آکر کچھ مانگا
تب ساہوکار نے کہا کہ چلو پہلے دیا تھا سو تو اب یہان پنجی پڑی ہین
اور رات دن روپیہ کی حفاظت کرنی پڑتی ہے اب دونگا تو نہ معلوم اور
کیا کرنا پڑے اُس شخص نے جواب دیا کہ سچ ہے تمھارے سیاہ جی جو تمہارا
ہووے تو دو تم تو بیشک مرو دوسرے ہو ہم کیسے پرایا مال دے سکتے ہین
اب دیکھیے ایسے شخصونکا کیا حال ہوگا کہ اوّل تو سخاوت کرم نہین کرتے
اور پھر دلیلین سے ایسی من کو بغیر کوڑی خرچے کیا سمجھا لیتے ہین
یہی بڑے استاد ہین اور حقیقت مین ایسے ہی شخص نرکھ کے اندھے
نام مین سکھ سنتے آئے ہین کہ انھون نے جو کچھ پایا ہے سب چھوڑ کر خالی
ہاتھ چلے جاوینگے - اور ایک غریب گھسیارے کا حال سنیے کہ ایک راجا
کسی تیرتھ پر گیا وہان راجا نے بہت سا کچھ پُن کیا راجا کی فوج مین ایک
گھسیارہ تھا اُسنے اپنے دل مین کہا کہ راجا نے تو بہت دولت پُن کی
مجھے بھی کچھ پُن کرنا چاہیے گھسیارے کے پاس اور کچھ تو موجود نہ تھا
جالی اور کھرپا رکھتا تھا اُسے بیچ آیا اور قیمت لاکر پُن کردی جب راجا
تیرتھ سے لوٹا تو اُس روز دھوپ کی نہایت تیزی تھی تمام ہمراہی

گھبرانے جاتے تھے مگر اُس گھسیارے کے سر کے اوپر ایک ٹکڑا بدلی کا
چلا آتا تھا اُسکو دھوپ نہین معلوم ہوتی تھی اسکی خبر راجا تک پہونچی تب
راجا نے گھسیارے کو بُلایا اور سب حال دریافت کیا مگر راجا کی سمجھ مین
کچھ نہ آیا کسی پنڈت نے راجا سے کہا کہ مہاراج اِس گھسیارہ نے تیرتھ پر
پُن بڑا کیا ہی اُس سبب سے بدلی اسکے سر پر رہتی ہی راجا کو تعجب ہوا کہ
یہ گھسیارہ اور مین راجا اور مین نے اسقدر دان کیا ہی اس گھسیارہ نے
کیا دان کیا ہوگا پنڈت نے کہا کہ مہاراج اِسنے صرف گھڑیا جالی دان
کیا ہی مگر دیکھیے کہ اسکے گھر یا جالی ہی تو سرب دھن تھا اسنے تو سرس
اپنا دان کردیا اور آپ نے اگرچہ لاکھ روپیہ پُن کیے ہین مگر آپ کے پاس
اب بھی کروڑون کی دولت موجود ہی راجا چپ ہوگیا۔ اب دیکھو گھسیارے
نے اپنی ہمت وحوصلہ سے بڑھکر کام کیا مگر ایسا دنیا شاذونادر ہوتا ہی
اور نہایت ہمت والون کی بات ہی جو شخص دنیا داری سے واسطہ مطلق
نہ رکھنا چاہے اُس سے ہوسکتا ہی اور جو سامان دنیا بھی رکھا چاہے
اُسکو اس قول پر عمل چاہیے یعنی آرہ باش تیشہ مباش برما نہ شوی
آرہ کا یہ خواص ہی کہ جب لکڑی چیرتا ہی تو بُرادہ دونون طرف ڈالتا ہی
اور بسولہ کا یہ قاعدہ ہے کہ سب اپنی ہی طرف کھینچتا ہی اور برما سب
برادہ نیچے ہی کو ڈالتا ہے دنیادار کو آرہ کی طرح رہنا چاہیے اور
فقیر سادھو کو برما کی طرح اوّل تو فقیر کو مانگنا نچاہیے اور جو کوئی دیوے
تو لیوے نہین اور جو لے تو رکھنا نچاہیے جو خلاف اسکے عمل

کرتے ہین وہ بیشک فقیر نہین ہو سکتے مگر صورت فقیر کی ہو کچھ مطلب
فقیر سادھو سے یہ نہین ہو کہ بانی جانتا ہو یا لباس رکھتا ہو نہین
جسکا من سادھا ہوا ہو ہان جو مکان دھاری ہین اُنکا لینا اور
رکھنا بشرط اس بات کے کہ دروازے پر سے کوئی بھوکا نہ جاے
اور سادھونکی ٹہل ہوتی رہے واجب ہی وہ پراُپکاری ہوتے ہین اور
جنکا عمل خلاف اسکے ہے انکو دلمین سمجھ لیجے کہ جیسے ہین ویسے ہین ہان سادھو کا
یہ خاص لچھن ہو کہ اگر ملگیا تو واہ واہ اور جو نہ ملا تو واہ واہ نندا اور
استت دونون سے علحدہ رہے سادھو کا وقت صرف یاد الٰہی مین
گذرنا چاہیے اور دینا ایسا چاہیے کہ حتی المقدور دوسرا نجانے بلکہ یہ کہ
دائین ہاتھ سے دیوے اور بائین ہاتھ کو خبر نہووے اور جو کہ دینا بطور
سدابرت ہو اُسکے ظاہر ہونے مین کچھ ہرج نہین ہی اگرچہ نادھند اُسکو
بُرا کہتے ہین کیونکہ دینا تو کچھ ہی نہین بس اپنے تئین گپت دانی ٹھہراتے
ہین دیکھو جو دینے والا ظاہر نہو تو پردیسی فقیر کیسے مانگے سچ ہی اُس مانند
مین دینا مشکل ہی دھن لڑکے سے بھی پیارا ہی جو دھن دیتے ہین سو بڑے سورما ہین

دوہا

تن من سے سب کوئی ملین دھن سے ملے نہ کوے
جو کوئی دھن سے ملے سو کوئی ویرلا ہوے

دیکھیے ست سنگ سے ایسے ایسے فائدے سیل سنتوکھ دیا دھرم
ست کہنا دینا سخاوت جنکا بیان اوپر ہوا ہی پراپت ہوتے ہین

بعضے شخص ایسے بھی مورکھ ہوتے ہین کہ ایک دو بات سنکر اپنے تئین
بڑا اُدّتم ماننے ہین چرچا کرتے ہین یا رجیت کو بڑا سمجھتے ہین مگر رہنا
اور کرنی کے نام خیر عافیت اب ایسے لوگون سے چپ رہنا ہی بھلا ہے
مصرع جواب جاہلان باشد خموشی - اور جبکہ جاہل پر غصہ کرتے
ہین وہ اپنے اوپر تیر چلاتے ہین کیونکہ غصہ مین اپنا ہی نقصان ہے
اور جاہل دشمن ہو جاتا ہے جاہل آدمی چرچا کا طریقہ نہین سمجھتے ہین
اس وجہ سے بھی رنج پیدا ہوتا ہے -

دوہا

مورکھ کا مکھ بانبی نکسے بچن بھجونگ
تاکی اوکھد مون ہے زہر نہ بیاپے انگ

چرچا کا طریقہ یہ ہے کہ جب چرچا کرے بہت ملائمت سے کرے
اور کلام برجستہ کہے جب چرچا مین ملائمت ہوگی تو اگر کوئی بچن غلط
بھی منہ سے نکلا تو موجب شرمندگی نہ ہوگا اور اپنے کلام کی نکتہ نکرے
اگر دوسرا صحیح کہے تو ایسا سمجھکر مان لے کہ ایک ہاتھ ہی سے بھی دیکھیے
جب ایک ہاتھ گندہ ہو جاوے تو دوسرا ہاتھ اُسکو صفا کرتا ہے مگر
آپ بھی صفا ہو جاتا ہے اسیطرح چرچا ہونا چاہیے اور جب تک چرچا
مین ملائمت رہتی ہے اُسوقت تک کہنا دوسرے کا سمجھ مین آتا ہے
اور انسان کو یہ بھی سمجھنا ضرور ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتون پر بدوان کا
امتحان کرنا بیجا ہے - ایک مثل ہے کہ کوئی بادشاہ ہوشیار ہی دو وقت

ہین بہت مشہور تھا کسی دوسرے بادشاہ نے امتحان کرنا چاہا کہ یہ
کیسا واقف و ہوشیار ہی اُسنے اپنا وکیل بھیجا اور اس سوال کا
جواب دریافت کیا کہ فلانے صوبہ مین فلانے علاقہ مین فلانے
قصبہ کے زمیندار کا جو جوتا ہی اُسکے بسوہ اور کہان ہین وکیل نے
یہ سوال کیا بادشاہ نے جواب مین کہا کہ میری اخیر ڈیوڑھی پر جو دفتر
ہی اُسکے دروازے پر جو محرر ہی اُس سے پوچھ لو وکیل نہایت شرمندہ
ہوا۔ اب دیکھیے کہ بادشاہ کی ہوشیاری و واقفیت کیا ایسی
چھوٹی اور پوچ باتون پر منحصر ہوتی ہی اب مطلب اسکا یہ ہی کہ بعضے
جاہل ایک دو بات سنکر سوال کرتے پھرتے ہین اور ظاہر اپنے کو
متقی و پرہیزگار بھی بتاتے ہین پس گندم نما جو فروش ہین تو ایسے
شخص برابری ست سنگی کی نہین کرسکتے خواہ ست سنگی سے جواب
اُس جاہل کا دیا جاوے یا نہ دیا جاوے خواہ کوئی چھوٹا موٹا عیب
بھی ست سنگی مین ہووے تاہم جاہل اُسکے برابر نہین ہوسکتا مثلاً
ایک پہلوان ہی اور اتفاقاً کوئی ٹھٹھا پھر کر کے اُسکے برابر نکلی اور وہ
چونک گیا تو کیا اُسکی پہلوانی جاتی رہی اور جو ست سنگی مین ہی
انکو سب رہین سو بجا دیتی ہی خواہ مالا کنٹھی پہنے خواہ نہ پہنے۔
بعضے مورکھ اور کاہل یہ بھی کہا کرتے ہین کہ بڑھاپے مین یاد الہی
کرینگے اب دیکھیے کیا نادانی ہی اول تو اقرار جو بھا کسو واسطے کہ اعتبار
نہین کہ بڑھاپا آویگا یا نہین دوسرے دیکھیے کہ جو وقت جوانی کا ہی تا ہوئیر

چلتے ہین ہوش حواس قائم ہین اُسوقت کو تو دنیا کے کام مین لگاتے ہین اور ضعیفی مین جب کچھ نہو سکیگا اسوقت مین یاد الٰہی کرنیکا ارادہ رکھتے ہین اچھا وقت اپنے کام مین لاتے ہین بُرا وقت خدا کی نذر کرنا چاہتے ہین اور بعضے مُور کھ ایسے بھی کہا کرتے ہین کہ ست سنگ تو بہت کیا پر کچھ حاصل نہوا یہ کہنا اُنکا محض غلط ہی سچے دل سے ست سنگ نہین کیا ورنہ مہا آنند پراپت ہوتا اسمین قصور اُسی کا ہی ایک مثل ہی کہ کسی چیلہ نے اپنے گرو سے کہا کہ مہاراج مجکو ٹہل کرتے اتنی مدت ہوئی مگر کچھ حاصل نہوا گروجی نے کہا کہ جا وہ لوہے کا ڈبا جسمین پارس رکھا ہی اُٹھا لا چیلہ حیران ہوا کہ اگر پارس ہی تو ڈبا لوہے کا کسطرح بنا رہا ڈبا سونے کا ہو جانا چاہیے تھا جب وہ ڈبا لایا گرو نے ڈبا کھولکر دکھایا اندر اُسکے پارس تھا مگر بیچ مین کاغذ کی تہ تھی گروجی نے کہا کہ اسی طرح کپٹ کی تہ تیرے دل مین رہی ہی تجکو پراپتی کیسے ہووے۔ اور دیکھیے کہ اکثر لوگ یہ بھی کہدیتے ہین کہ کیا ست سنگ کرین سادھون کا تو کام کرو دھ لوبھ موہ اہنکار گیا ہی نہین ہمارا کیا کھودینگے وش بیش کا نام گنا دیا کیا خوب ذرا سی بات مین اپنا بچیا چھڑایا مگر اسکو سوا نادانی کے اور کیا سمجھا جاوے ہان مانا مگر پانچون انگلیان ایک سی نہین ہوتین دوسرے اگر سادھ کیسا ہی ہووے تمکو بہرحال نصیحت ہی کریگا تمہارے مطلب مین شک نہین۔

دوہا

نیل کنٹھ کیرا چگے گھے براجے رام
ہمکو اوگن سے کہا گن ہی سیتی کام

اور ہم تو یہ سمجھے ہین کہ فقیرون کی صحبت تو اس سبب سے چھوڑی کہ تم
پھر حضور نے کسکی صحبت اختیار کی یہی جواب دینگے کہ دنیا دارونکی
واہ فقیر دنیا دارون اور عیاشون سے بھی گئے بیتے ہوئے نہین
سنا ہی کہ لٹا ہاتھی ٹھورہ برابر آب ایسی انسجھیان اور مورکھا انسان
مین سے جب نکلے کہ اسکے اوپر خوب بجنیون کی مار پڑے مار کے آگے بھوت
بھاگے اِس مثل کی اسطرح پر تشریح ہی کہ کوئی شخص شادی کرنے کو
گیا اُسکی جورو نے اوّل یہ اقرار کیا کہ وہ خاوند کے سر پر سو جوتے
روز ماریگی اگر سو جوتے روز کھانے منظور ہوویں تو شادی ہووے
چونکہ یہ شخص مغلوب نفس تھا جوتے کھانے کا اقبال کرلیا اب مدت تک
جوتے کھاتا رہا جب بہت ناچار ہوا اور جوتے کھانے بھاری معلوم ہونے
تو اُسنے بہ بہانۂ تلاش روزگار باہر جانے کا ارادہ کیا جورو نے کہا کہ تم تو
جاتے ہو جوتے کون کھائیگا اُسکے گھر مین ایک ٹھونٹ کسی درخت کا
تھا اُسکے شوہر نے کہا کہ جب تک مین واپس نہ آؤن تب تک اس
ٹھونٹ کے مارا کر اُسکی جورو نے مان لیا شوہر اُسکا روانہ ہوا اور اُسنے
ٹھونٹ پر جوتے مارنے شروع کیے اُس ٹھونٹ مین ایک بھوت رہتا تھا جب
جوتے پڑے تو بھوت گھبرایا اُسنے کہا کہ یہ بڑی آفت لگی چلو کسیطرح اِسکے خاوند کو

لانا چاہیے یہ بھوت اُسکے خاوند کے پاس پہونچا اور اُس سے کہا کہ مین
تجکو بہت سا روپیہ دلاؤن تو تو اپنے گھر واپس جاویگا اُسنے اقبال کیا
کہ ہان مصرع اے زر تو خدانہ ولیکن بخدا - خیر پھر جوتے کھانے پڑینگے
مگر روپیہ تو ہاتھ آویگا بھوت نے اُس سے کہا کہ مین فلانے راجا کے
لڑکے کے سر چڑھتا ہون جب تو آکے علاج کریگا تب چلا جاؤنگا تجکو
راجا سے خوب زر ہاتھ لگ جاویگا اسی طرح پر اسکا ظہور ہوا وہ شخص
روپیہ حاصل کر کے اپنے گھر واپس آیا دیکھیے اس مثل سے دو باتین نکلتی
ہین اول تو یہ کہ مار کے آگے بھوت بھاگے دوسرے یہ کہ لوگ نفس امارہ
کے ایسے مغلوب ہو جاتے ہین کہ واسطے روپیہ کے عورت کی جوتیان کھانا
بھی اقبال کرتے ہین اور یہان پر اس مثل سے اتنا مطلب ہے کہ جب
ایسے ہو رکھون پر جن کی نہایت مار پڑے تو انکا بھوت بھاگے اور
دیکھیے کہ بعضے شہور کہہ گیے جو ہر بن ہین کہ ہمنے تو کوئی فقیر صاحب کمال
یعنی پہونچا ہوا نہین دیکھا جسکی صحبت کرین یہ انکی محض غلطی ہے انکی نظر
مین فرق ہے انکو پہچان فقیر صاحب کمال کی نہین اور جب تک کچھ عرصہ
تک صحبت فقرا نکرینگے انکو ملنا فقیر صاحب کمال کا دشوار ہے -
ایک مثل ہے کہ کسی راجا نے چاہا کہ ہنس کو دیکھون کسی عقلمند نے یہ تجویز
بتائی کہ تو جانورونکو دانہ ڈالا کر کبھی نہ کبھی ہنس بھی آجاویگا راجا نے
یہی عمل کیا ہزارون چڑیان ہر طرح کی جمع ہونے لگین جب سب طرف سے
چڑیان اڑکر آنے لگین کسی ہنس نے بھی دیکھا اُسنے بھی ارادہ کیا کہ

جہان یہ چڑیان جاتی ہین تم بھی ایک بار چلو مصرع کند ہمجنس باہمجنس
پرواز - ہنس بھی وہان آیا مگر دانہ نہ چگا علیحدہ بیٹھا رہا راجا کو
خبر ہوئی کہ سب چڑیان تو دانہ چگتی ہین مگر آج ایسا ایک جانور آیا ہی
کہ وہ دانہ نہین کھاتا راجانے حکم دیا کہ اُسکے آگے موتی ڈالو وہان
موتی ڈالے گئے ہنس اُترکر موتی چگنے لگا راجا کی مراد پوری ہوئی -
اب دیکھیے کہ جب ہزارون چڑیان مدت تک کھلائین تب ہنس نظر آیا
اسی طرح انسان کو چاہیے کہ صحبت و خدمت فقرا کرتا رہے کبھی نہ کبھی
فقیر کامل بھی مل جاوینگے سوپ یعنی چھاج کی مانند رکھنا چاہیے سوپ
اصل اصل مال تو اپنے مین رکھتا ہے اور کوڑہ وغیرہ علیحدہ کر دیتا ہی
انسان کو چاہیے کہ فقیر کے گنون پر نظر کرے عیب نہ دیکھے مگر اب
انسانون کی مت چلنی سی ہی چلنی مال مال نیچے ڈالتی ہی بھوسی اپنے
مین رکھتی ہی اسی سبب سے ست سنگ پسند نہین آتا قصور اپنا الزام دوسرے
پر رکھتے ہیں یہ نہین سمجھتے کہ کامل فقیر کو تمسے ملنے کی کیا غرض ہی وہ دنیا دارونکو
جانور سمجھتے ہین - ایک مثل ہی کہ ایک بادشاہ کسی فقیر صاحب کی ملاقات کو
گیا فقیر صاحب نے پیشتر پہونچنے بادشاہ سے ایک شخص کو دروازہ پر
بیٹھا دیا اور اُس سے کہا کہ جب بادشاہ دروازے پر آوے تو تو روک
دیجیو اور کہیو کہ مین حضرت کی اجازت لے آؤن اسیطرح عمل ہوا
بادشاہ کو فقیر کے دروازے پر رکنا بہت دشوار ہوا جب فقیر صاحب
کے پاس گیا تو کہا کہ فقیر کو دربان نہین چاہیے فقیر صاحب نے جواب دیا

کو واسطے روکنے دنیا کے کتون کے ضرورت دربان کی پڑتی ہے —

اور ایک مثل ہے کہ کسی راجا کی لڑکی باوجود بڑی عمر کے کپڑا نہیں پہنتی تھی برہنہ یعنی ننگی پھرتی تھی راجانے ہزارون تدبیرین کین مگر ایک علاج بھی اثر پذیر نہوا اتفاقیہ ایک روز ایک فقیر صاحب راجا کے مہمان تشریف لائے لڑکی نے دیکھتے ہی فقیر صاحب کو پوشاک پہن لی راجا کو نہایت خوشی ہوئی اور بڑا تعجب ہوا کہ آج اسنے خود بخود فقیر صاحب کے درشن کرتے ہی کپڑے پہن لیے لڑکی سے راجا نے اس بات کو دریافت کرایا لڑکی نے جواب دیا کہ عورت پردہ آدمیون سے کرتی ہے جانورون سے نہین کرتی اس تمام عمر مین مجکو یہ فقیر صاحب آدمی نظر پڑے ہین اِنسے مجکو پردہ کرنا ضرور ہوا دیکھیے فقیر کی پہچان بنا نظر کسطرح ہو سکتی ہے ہیرے کو بغیر پہچان کے کسطرح پہچان سکتا ہے —

ایک مثل ہے کہ ایک فقیر صاحب نے اپنے چیلے کو بعد بارہ برس کے کچھ جاپ بتایا وہ بہت پریم سے جپتا تھا ایک روز اسنے وہی جاپ ایک اور فقیر کے منہ سے سنا اور وہ فقیر اصل مین کنگال بھکاری تھا اُس چیلے نے کہا کہ گروجی نے مجکو بعد بارہ برس کے یہ جاپ بتایا جسکو کنگال بھکاری بھی جانتے ہین چیلے نے یہ حال اپنے گروجی سے کہا گروجی نے ایک ہیرا اُٹھا کر اسیوقت چیلے کو دیا کہ جاکر اسکو بیچ لا وہ چیلہ کسی ترکاری فروش کے پاس لیگیا اُسنے ہیرے کو چمکیلا دیکھکر اپنے دل مین سمجھا کہ کچھ پتھر ہے مگر خیر لڑکے کے لیے کھلونا ہوگا مٹھی بھر ساگ

عوض مین دینے لگا چیلے نے کہا کہ مین اپنے گروجی سے پوچھ آؤن جب
ساگ لوٹیگا چیلے نے آنکر یہ حال بیان کیا فقیر صاحب نے فرمایا کہ کسی اور
دکان پر لیجا وہ پھر ایک دکاندار کے پاس لیگیا اُسنے ایک پیسا قیمت
کہا اسیطرح وہ چار دکانون پر لیگیا ایسی ہی قیمت ہوتی رہی اخیر کو
گروجی نے کہا کہ فلانے جوہری کے پاس لیجا جب ہیرا جوہری کے
پاس پہونچا جوہری نے لاکھون روپیہ دینے کہے اب دیکھیے ہیرے کی
قدر بغیر جوہری نہوئی اُسوقت چیلے سمجھا کہ یہ جاپ مثل ہیرے کے ہی
مگر بغیر پرکھ کے کوڑی برابر ہی اور جسکو نظر ہی تو قیمت کا شمار نہین اسی
طرح انسان مین ابھی پرکھ تو آئی نہین ہیرا کیسے پرکھ لے جب کہ
جوہریون کی صحبت کرتا رہے تو پرکھ آوے - ایک مثل ہی کہ ایک فقیر
کامل خدا رسیدہ تھے ایک روز کوئی راجا واسطے اُنکے درشنون کے
گیا فقیر صاحب اپنے شغل مین مصروف تھے عرصہ تک راجا کھڑا
رہا جب فقیر صاحب نے آنکھ کھولی دیکھتے ہین کہ راجا کھڑا ہی اُسکو بٹھایا
راجا نے فقیر صاحب سے استدعا کی کہ جو شغل آپ کرتے ہین مجھے بھی
بتا دیجیے کہ جس سے مالک کے درشن ہوا کرین فقیر صاحب نے راجا سے
کہا کہ ایک تھیلی روپیونکی منگا اور ایک صراف کو بلالے فورًا تھیلی اور
صراف حاضر ہوا فقیر صاحب نے تھیلی مین ایک کھوٹا روپیہ ملا دیا اور
صراف سے کہا کہ روپیونکو پرکھ دے اُسنے پرکھے کھوٹا روپیہ علیحدہ کر دیا
فقیر صاحب نے پوچھا کہ تجکو نظر پرکھنے کی کتنی مدت مین آئی اُسنے جواب دیا کہ

دس پانچ برس صرافون کی دکان پر بیٹھا اور روپیہ پرکھا کیا تب
یہ نظر حاصل ہوئی فقیر صاحب نے راجا سے کہا کہ دیکھ ایک روپیہ کی
پرکھ تو دس پانچ برس مین آتی ہے خدا کی پہچان ایک لمحہ مین آسکتی ہے
راجا شرمندہ ہوا اور اقرار کیا کہ میری غلطی ہوئی بیشک اول ست سنگ
ضرور ہے اور دیکھیے ایک مورکھتائی اور ہے بڑھ کر کے وہ بس بیٹھی ہے کہ ابھمان
ذات کُل دھن کا اتنا ہوتا ہے کہ انتہا نہین یہ ابھمان بالکل ست سنگ
کرنے سے روک دیتا ہے یہ نہین سمجھتے کہ ست سنگ دیگر شی ہے اور ذات
اور کل دیگر شی ہے۔

دوہا

ذات نہ پوچھو سادھ کی پوچھ لیجیے گیان
مول کرو تلوار کا پڑا رہن دو میان

چوپائی

ذات پانت پوچھے نا کوے ۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے

دیکھیے راجا جنک چھتری تھے اور بیاس جی بھگوان تھے انھون نے
سکھدیو جی کو واسطے حاصل کرنے گیان کے راجا جنک کے پاس بھیجا
اور وہان سے سکھدیو جی کو گیان پراپت ہوا نارد جی نے بھیل کو گرو
کیا راجا جدھشٹر کی جگ مین گھنٹہ نہین بجتا تھا بنا بھگت کے
آنے پر بجا شری انند رجی نے بھیلنی کے جوٹھے بیر کھائے اب کہیے
ذات بڑی یا پریم بھگتی ست سنگ بڑے غور کی جگہ ہے کہ آیا برہمن بنا

وید پر منحصر ہی یا گن پر اگر وید پر منحصر ہوتا تو شر یرامچندر جی کبھی بھیلنی کے
جوٹھے بیر نہ کھاتے جنگ مین کبھی شسیچ کو دخل نہوتا راجہ جنک جی کے
پاس سکھدیو جی کو کبھی نہ بھیجا جاتا اور اگست منی اگست کے مجہول سے
اور کوشک منی شدرون سے اور بشوامتر چنڈالن سے پیدا ہوئے
سب برہمن کی طرح سمجھے جاتے تھے پس برہمن کہ جسکے یہ معنی ہین کہ جو برہمہ
کو جانے سو برہمن یہ گن سے نسبت رکھتے ہے اب اس زمانہ مین اکثر
برہمنون نے برہمہ کا جاننا تو یہ سمجھا ہے کہ ایک دو شلوک یاد کر لیے
یا مین میکھ سیکھ لیا دھن کی راس گائی جو ماہر شیشہ برہمن اور پنڈت
بن گئے اور ہزارونکو تو یکا ہی برہمہ ہے جس سے ہنڈیا کھدبد ہو ورسے
خواہ کوئی مرے خواہ جیے انکو بکا لینے سے کام ہے اب اگر کوئی ایسے
برہمنون کے اوپر رحم کر کے راہ دردمندی سے انکو نمایش کرے یا انکے
اوگن دکھاوے تو کیا گناہ کیا مگر مہاراج ادھر اچ بجائے سمجھنے کے
گالیان دیتے ہین مگر عقلمند تاہم یہی سمجھتا ہے کہ برہمنونکی گالیان
گالیان نہین ہین اشیرباد ہے گرمی زیادہ ہوئی اور مینہ برسا ادھر انکو
ٹھنڈک ملی ادھر بادل مین سے کدورت صاف ہو کر مطلع صاف ہو گیا
اور بھائی اس بات سے انحراف کرنا کہ برہمن کو ڈنڈوت نکرنا یا برہمن
کو گالیان دینی یا برہمن کی پوجا نکرنی یا برہمن کو دان ندینا اپنے
دھرم سے انحراف کرنا ہی اگر مورت پوجے مکت ہوتی ہے تو کیا برہمن جو
چیتن ہی آسکے پوجے نرک ہوگا اگر دیوتا کا باسا مورت مین بھاونا

انکسار ہی تو کیا برہمن ہین کیسا ہی بڑا ہو نہین ہو سکتا ماسوا جو رسم ایسی
ہووے کہ جسمین ظاہر و باطن مین کوئی نقصان نظر نہ پڑے تو اسکو
ظاہر داری مین نبھانا بہتر ہی ہوگا چھوٹے بڑے کا بدن ایک ہی ہی
مگر چھوٹے کو ادب واجب آیا پس چھتری ہیں سو در کو برہمن کا ادب
ضرور ہی مگر برہمن کو بھی اتنا سوچنا ضرور ہی کہ دوسرے کی شردھا کو
نہ بگاڑے بعضے شخص ایسے خیال سے کہ غریب اور محتاج اور کم
عمر کے پاس جانے سے اور شاگردی کرنے سے ہتک عزت ہوتی ہی
ست سنگ سے محروم رہتے ہین یہ نہین سمجھتے ہین کہ تونگری بدولت ست نہ
بمال بزرگی بعقل ست نہ بسال اب ایک اس زمانہ کے لوگونکی اور کیفیت سنیے
کہ بعضے مورکھ یہ بھی کہتے ہین کہ ست سنگیونکو تو ہم تکلیف مین دیکھتے
ہین اور جو کوسنگی بد چلین ہین عیش کرتے ہین یہ کہنا انکا محض غلط ہی

بیت

دنیا کہ پراگندگیش اسباب ست	آرام درو ہم سبق سیماب ست

اول تو یہ کہ عیش سے مراد آرام سے ہی سو دنیا کے عیاش کو آرام
کہان چھین بھر کا آرام پھرون دنون کہ سون کی تکلیف اور ست سنگی
جو تن سے ظاہر مین تکلیف مین بھی ہون تو بھی دلمین خوش رہتے
ہین اور آگے ہمیشہ کو خوش رہینگے ست سنگی کو برابر کو سنگیون کے کبھی
دکھ نہین لگتا دیکھیے کہ جو شخص چار من کی گٹھری سر پر رکھے تو نہین چل
سکتا اور جو لیجاتا ہی تو نہایت تکلیف پاتا ہو گردن ٹوٹی جاتی ہی اور جو شخص

ایک ٹھیکلی اور دس سیر کی بناکر اپنی گردن پر رکھکر چار من کا بوجھا اٹھاتا ہی تو آسانی لیجاتا ہی کسواسطے کہ وہ چار من کا بوجھا سارے بدن پر بٹ جاتا ہی گردن نہین ٹوٹتی کیونکہ سارا بوجھ گردن پر نہین ہی آدھی گٹھری سر پر ہی اور آدھی ٹھیکلی کے اوپر جو پشت و گردن پہ دھری ہوئی ہی اسی طرح ست سنگی اور کو سنگی کو سمجھنا چاہیے ایک آفت ست سنگی پر آئی اب وہ آفت کی برداشت کرتا ہی اور ست سنگ کی بھی تکلیف اٹھاتا ہی۔

	دوہا	

بیت بھلی ہر نام سون کایا کسوٹی دکھ
رام بناکس کام کی دادو سمپت سکھ

مگر جو کہ اسکو سمجھ ہی بباعث اسکے وہ آفت آفت سی نہین معلوم ہوتی اور جنکو ست سنگ نہین ہی وہ بیشک مرے جاتے ہین اور ست سنگی کی آفت ٹل بھی جاتی ہی۔ ایک مثل ہی کہ دو شخص چلے ایک نیک تھا دوسرا بد راستہ مین نیک آدمی کے کانٹا لگا اور بد آدمی کو ہزار روپیہ کی تھیلی ملی ظاہر مین تو یہی معلوم ہوا کہ واہ عجب انصاف ہی کسی فقیر کامل نے بھید اسکا کھولا کہ نیک مرد کو سولی ہونی تھی بعوض سولی کے بباعث اسکی نیک چلنی کے کانٹا رہگیا اور بد کو بادشاہت ہونی تھی بباعث اسکی بد چلنی کے صرف ایک ہزار روپیہ کی تھیلی رہگئی اب غور سے دیکھیے کہ ست سنگ کتنا مفید ہی کہ جس سے پہلے نیک چلین

حاصل ہوتا ہے پھر مکت میسر ہوتی ہے مگر جگت کے لوگ دھن استری
کٹم کو بہت برا سمجھتے ہین دھن کا نفع نقصان تو اوپر بھی بہت
سا کچھ بیان ہوا ہے اتنا اور سن لیجیے ۔

دوہا

بھنڈیاری اور لچھمی دونون اسکے ذات
آوت تہ آور کرین جات نہ پوچھین بات

اس دولت مین دو لت ہین ایک تو یہ لت ہے کہ صاف بنا پوچھے گچھے
نرک کو لیجاتی ہے اور دوسری لت ایسی کہ جو سورگ کو لیجاتی ہے اب اختیار ہے
چاہے آگ مین پیر رکھے چاہے پانی مین ایک مثل ہے کہ ایک ساہوکار
تمام دہرات اپنا بیوہار کیا کرتا کبھی پوتھی کتھا سننے نہین جاتا تھا مگر
سو پچاس سادھو کو اپنے مکان مین فرودگش رکھتا اور سب طرح کی ٹہل
کرتا کسی نے پوچھا کہ تم جو دھن بھر بیوہار کرتے ہو اس سے بھجن کیون نکرو
جو مکت پاؤ اسنے جواب دیا کہ جو بھجن کرونگا تو اسکیلے میری ہی مکت ہوگی
جیسے مجذوب یا صوفی آپ بیشک مکت ہے مگر دوسرے کو کچھ نہین کیونکہ زبان
بند ہے اور بھائی اب سو پچاس بھجن کر رہے ہین کہو ایک میرا بھجن اچھا یا
سو پچاس کا اگر دولت ہو تو ایسی ہو ۔

بیت

ہمیشہ برلب فوارہ این سخن جاریست
کہ اوج منصب دنیاے دون نگونساریست

اب استری کا حال سُنیئے کہ ایک تو وہ مٹی کا ہی یا ایک ڈھیر چمڑے و
ہڈّی و خون کا ہی اُسکے اوپر اپنی جان دینی یا اُسکی غلامی کرنی و آسن سنگ
چھوڑنا کیسی بُری بات ہی ایک مثل ہی کہ کسی راجا کے لڑکے کو وزیر کی
لڑکی کسی اتفاق سے نظر پڑ گیئ وہ اُسپر عاشق ہو گیا اب ہر وقت
اُسی کے فراق مین گھبرایا پھرتا ہی فکر اور سوچ مین سوکھا جاتا ہے کسی
سے کہتا نہین بمشکل تمام حال اُسکا دریافت ہوا راجا کو خبر ہوئی راجا
نہایت سُست ہو گیا کہ یہ بات کیسے ہو سکتی ہی منتری کی ذات اور
میری ذات ایک نہین جو شادی ہو سکے اور لڑکے کا یہ حال ہوا جاتا ہی
راجا ہر وقت سوچ مین گرفتار ہی منتری نے یہ حال دیکھکر راجا سے
پوچھا کہ مہاراج آپ کے اوپر کونسی ایسی بھاری فکر پڑی ہی جو آپ
ہر وقت متفکر رہتے ہین راجا نے منتری کو بہت سا ٹالا مگر منتری نے
بہت ضد کی راجا نے حال بیان کر دیا اب منتری سُنکر نہایت حیران ہوا
اُسکو کھانا اپنا حرام ہو گیا ادھر دیکھتا ہی تو کنواں اور اُدھر دیکھتا ہی تو
کھائین آہستہ آہستہ اِس بات کی خبر اُس لڑکی کو پہونچی لڑکی نے باپ سے
کہا کہ آپ نے اتنا سوچ ایسی ذرا سی بات پر ناحق کیا آپ کیون
گھبراتے ہین بات کی بات رہجاے مطلب کا مطلب ہو جاے سانپ
مرے نہ لاٹھی ٹوٹے لڑکی نے باپ سے کہا کہ آپ راجا کے لڑکے کو بالفعل
یہ خبر کر دیوین کہ وہ لڑکی بیمار ہو گئی ہی جب اچھی ہو گی تو شادی ہو جاویگی
اور اس لڑکی نے ایک نائی کو بُلا کر سب بال اپنے منڈوا ڈالے اور

جہاں گوٹہ کا جلاب لیا تو دو تین دست آئے لڑکی کی صورت نہایت بری
ہوگئی ہڈیاں دکھائی دینے لگیں اب لڑکی نے باپ سے کہا کہ اب
تم راجا کے لڑکے کو بلا لو راجا کے لڑکے کو خبر کی گئی کہ وہ لڑکی اب
تندرست ہوئی ہے چلو بارے آج راجا کا لڑکا نہایت خوش ہوا اور خوب
پوشاک اور زیور پہن پہن کر چلا اور اُس لڑکی نے یہ حکمت اور بھی کر رکھی
تھی کہ جس مکان میں بیٹھی تھی وہاں ایک طرف بالوں کا ڈھیر ایک
طرف غلیظ کی ناند رکھوا دی اور سارے مکان کو غلیظ کر رکھا تھا
جو راجا کا لڑکا سامنے اُس لڑکی کے پہونچا اُسکی صورت دیکھکر نہایت
نفرت کی بلکہ ایک دم بھی نہ ٹھہرا اپنے گھر واپس آیا اب اُس لڑکی
کا نام بھی نہیں لیا۔ اب دیکھیے اِس مثال سے کیا مطلب نکلا
لڑکی نے دکھایا کہ سر پر تو بالوں کا ڈھیر ہے اور اندر ہڈی اور غلیظ بھرا ہے
پس ایسی شے پر جان دینی شرم کی کیسی بری بات ہے۔
اب کٹیرے کا حال سنو کوئی ایک لٹیرا تھا مسافروں کو لوٹ لوٹ کر
مال گھر میں لایا کرتا تھا اب کیا کرے ایک روز ایک فقیر چلے جاتے
تھے یہ لٹیرا انکو بھی لوٹنے کو گیا فقیر صاحب نے کہا کہ بھائی پہلے ایک
بات میری سن سمجھ لے پھر تجکو اختیار ہے لوٹ لے اُسنے کہا کہو فقیر صاحب نے
پوچھا کہ تو کیوں لوٹتا ہے اُسنے جواب دیا کہ کٹم متعلقان ہے کے پالنے
کے لیے فقیر صاحب نے کہا کہ بہت خوب تو اُن کھانے والوں سے
پوچھ آ کہ جسوقت بھگوان کے یہاں اِس لوٹنے کی سزا ملیگی اُسوقت تم سب اُس

دکھ کو بانٹ لینگے یا نہیں یہ شخص اپنے گھر گیا اور جا کر جورو لڑکون
وغیرہ سے پوچھا سب نے کان پر ہاتھ دھرا اور کہا کہ ہم کیا اوٹھنے کو
کہتے ہیں ہم اسکا دکھ کیون بھوگینگے یہ شخص سنکر فقیر صاحب کے
پاس آیا اور جواب سنا دیا اب فقیر صاحب نے فرمایا کہ اے بیہوش دیکھ
کہ اب کھانے کو تو سب موجود اور مار کھانے کو تو ہی اکیلا رہا
اُس شخص کو فقیر صاحب کا فرمانا اثر پذیر ہوا سوچا کہ بیشک آفت
میرے ہی گلے رہی اُسی دن سے لوٹنا چھوڑ دیا۔ غرض اس کہنے سے
یہ ہے کہ سب اپنے سکھ کے ساتھی ہیں دکھ مین کوئی پاس نہیں پھرا
ہوتا اور ظاہر مین دیکھ لیجیے کہ عمر بھر اس کٹم کے لیے باپ بھی کمانے
محنت بھی کی کمین کمی نہیں چھوڑا جب بڑھاپا آیا تو اب سبکو برے لگنے لگے
کوئی بات بھی نہیں کرتا اور اگر کوئی متوجہ بھی ہوا تو پہلے کہتا ہے کہ
تمنے تو بڑی جان ماری کہو کیا کہو ہو اب کچھ تھوڑی سی مہنت سنکر رو دانہ
ہوے اور کہتے جاتے ہیں کہ بڈھے کی تو عقل ماری گئی ہے ناحق دکھ دیے
رکھا ہے گھر میں سے دوسرے بولے کیا کہون اس بڈھے کے مارے تو
ناک مین دم ہے اپنی تو دن بھر بکا کرتا ہے اور دوسرے کی کچھ نہین سنتا
نہ معلوم اسکو کیا ہو گیا تیسرے بولے کہ بھائی ابھی کیا دکھ ہے انکے
مرنے پر خبر ہوگی جب انکی کریا کرم تیرھوین کو روپیہ چاہیئے گا بلکو تم بڑی ہی
ہتیا سر پہ سمجھو چوتھا بول اُٹھا خیر جو ہوگا سو ہوگا پر اب یہ مرے تو
دو رات کا بکنا تو جائیگا اسکا جینا تو اب مہا دکھ اور پاپ کا مول ہے

کہان تک اسکی کھانون کھانون اور بھانون سُنین اور بڈھا
ہاتھ مل مل کر یہ کہتا ہی کہ ہاے ناحق زندگی گئی اس گھٹ سے ذرا سکھ
نہ پایا دیکھ جب یے لڑکے تھے تو مین دن رات انکی پرورش کی فکر مین
رہا سب طرح سے انکی ٹہل خدمت نازبرداری کرتا رہا آپ نہ کھایا انکو
کھلایا آپ نہ پہنا انکو پہنایا آپ نہ سویا انکو سلایا انکے ساتھ مجھے بھی
نادان بن جانا پڑتا تھا انکے جی خوش کرنے کو واہی تباہی بکا کرتا تھا
جو انکو ذرا سا دکھ ہوتا تھا تو مجکو اپنی جان تک کی خبر نہین رہتی تھی
کچھ ہوشیار ہوئے تو تعلیم کرتا رہا ہزارون رنج و تکلیف عذاب و
ثواب اٹھا کر انکی شادی بیاہ کیے اب یہ کسی لائق ہوئے اور وہ
شخص ضعیف ہوا تو یہ گت کرتے ہین ہاے اتو مر جانا ہی بہتر ہی کیا
موت کے دفتر سے بھی میرا نام خارج ہوگیا جو اب بھی نہین اٹھا لیتی اور یہ دوہا کہتا ہی

دوہا

سُت دارا اور لچھمی پاپی ہی کے ہوے
سادھ سماگم ہر بھجن تلسی دُرلبھ دوے
گر اب کیا ہوتا ہے

دوہا

سوچ کرے سو سورما کر سوچے سو کور
کہ شوچیان کم شام ہی سوچ کرانہ کھور

دوہا

فریدا دین گنوایا دُنی سنگ دُنی نچلی ساتھ
پیر کلھاڑا ماریا غافل اپنے ہاتھ

دیکھئے زندگی مین تو یہ سکھ کھٹے کے پائے اور جو بچیا اور جاہل لوگ یہ کہتے ہین کہ خیر یہان کے دکھ سکھ کا کیا ہی پیچھا تو بن جائیگا واہ ری سمجھ روبرو تو دھول اڑائی اب پیچھے کا بھی حال سُنئے خیر کچھ دن بعد بڈھے چل بسے اب صلاح ہونے لگی کہ کہو اب کیا کرین ایک بولا کہ بھائی جو کچھ کرو سمجھ کر کرو آج ہی کا دن نہین ہو کریا کرم ترھوین بھی پڑی ہی دوسرے نے کہا کہ بھائی آج سب دس پانچ روپیہ مین کر کراو تیسرا بولا کہ اسمین تو نک کٹی ہی غرض آپسمین تو و بدل ہو کر جسطرح ہوا ہتیا کو مر گھٹ پر پہونچایا اب کریا کرم کرتے ہین برہمنون سے جھگڑا چلا جاتا ہی ترھوین کو دس پانچ برہمن بلا کر پوری ترکاری کھلاوی ایک ایک ٹکا دچھنا حوالہ کیا چلو چھٹی پائی ہان ترپن کرنے کو مستعد مفت کا پانی جاہین جتنا اچھالین موت تو دنیے مین آتی ہی اگر اپنے نام کرنے کی صلاح ٹھہری تو برادری مین یار دوستون کو خوب شیرینی وغیرہ اچھے اچھے مال کھلائے اب خوش ہوتے ہین کہ ہمنے بڑا نام کیا کہو اسمین انکے باواجی کو کیا پہونچا شاید ہی باواجی کے حصہ مین دو چار آنہ آجاوین اُس سے بچنے جاب کر بھی رستہ پھرا منھ کا واہ ری خدمت ساری عمر تو ہزارون روپیہ پیدا کر کے کھلائے اور ایسے دکھ بھوگے اب ملا تو کیا دو چار آنہ اب انکی گیا کا حال سُنئے کہ گیا کا کیا کو گیا اب گیا کر کے

واپس آیا کسی نے پوچھا کہ گیا مین تو تمہارا بڑا روپیہ خرچ ہوا ہوگا کہا
ہان بھائی کیا کہون جی جانتے ہی ہزار روپیہ لگ گیا بالکل خالی
کھکل ہو گئے اور آپ دس بیس روپیہ مین گیا کر آئے ہین سو یہ ہمین کو
تو دس بیس ٹکے ہی مین ٹالا ہوگا وہان تو بڈھے جی نرک مین مرا
چکھتین یہان بیٹے جی نے دس بیس ہن کی جھوٹھ کی گٹھری سر پر رکھی
اور راگ رنگ والے ہوئے اور کچھ ناموری کا شوق ہوگیا تو بھائی بندو
یار دوستون کی بڑی دھوم سے ضیافت کی اب انصاف کی جگہ ہی
کہ اُس شخص کو جسکی گیا ہوئی کیا بیٹے بڑا پیچ ہی بنا مرے اپنے کس نے
سورگ دیکھا ہی اور اگر کا شکے اولاد سعادتمند ہوئی تو ہان بیشک
جو مزدوری بیٹے کی اُسکی اُجرت چاہے مل جائے سو اُسمین بھی شک ہی
مشعلچی کوس بھر پیچھے اور آپ آگے اگر کوئی کہے کہ اسمین تو شاستر
خارج ہوا جاتا ہی نہین شاستر تو خارج نہین ہوتا مگر اُنکی انکھون پر
پردہ تو ضرور پڑا جاتا ہے شاستر ہادی منازل دین و دنیا دونون کا
ہے اگر باپ کو بیٹے کے فائدے نہ دکھائے تو اُنسے محبت کب ہوئے
اور باپ جیو کب کوڑی گرہ سے نکالین اور جو محبت اور دین نہین ہی
تو انتظام خلق بگڑ جاتا ہی اب انسان عرف دنیا کا لحاظ کرتے ہین
اور جو اصل غرض شاستروں اور مہاتماؤن کی ہی اُس سے آنکھ چھپاتے
ہین اسی سبب سے ایسے انسانون کی دین و دنیا دونون خراب ہوتی
ہین اگر انسان اپنی عاقبت کا خیال کر کر اوّل سمجھ کر جو اور بعدہ آپ اپنا

بارہو کے ساتھ کرے اور نیک اعمال عمل مین لاوے تو دونون جہان مین سرخروئی پاوے ۔

دوہا

لکھے جگت کے اگن سم جل سمان ست سنگ
بندرابن تٹ جمن کے سیتل بھجے سب انگ

دوہا

سرب جیو آنند چہین لکھے بھوگ سنسار
مرگ ترشنا کی بھوم مین جل بل ہوئین خوار

چوپائی

نرتن انکو جان ان مولا ۔ لگے نہین جن کام جھکولا
جو نہین سندر پرارتھ راکھین ۔ انکو بید پشو کہہ بھاکھین
کر بیبک جو دیکھو بھائی ۔ پشو تن ہین سکھ ہی اودھکائی
پش بھر پیٹ چرائی کیہنا ۔ اب اچنت دکھ نکٹ نہ چینہا
منکھ پیٹ بھر سب کچھ کھاوا ۔ آسی سمے چنتا من لاوا
کھو ترپت پش تن کو جانیو ۔ یا آہن بدھ بھرشٹی کو مانیو
چیتا چتا ایک سم بھائی ۔ تن بھید دو نقطہ بیچ رہائی
شسن بھید سونا نہین جانو ۔ کام نکشٹ شسن کو مانو
چتا جلاوے تن نر جیوا ۔ چنتا جارے من سر جیوا
من راجہ منتری یہ نینا ۔ لکھ دوؤ چلاوت سینا

سوچک منتری مورکھ راجا
دیکھہ جنجال یہ چغلی کھاوین
جلین آپ سب نگر جلاوین
لوچن منتری جل بھر لاوین
اِن مورکھ کو کون حسابا
کام آدک راگن گھٹ گھیرو
مت بھرم ہوے نہین کچھ سوجھے
جگ ترشنا اِچھا اُدھکائی

اندھا ڈھونڈھ بھئی اِن کا جا
راجا نگری آگ لگاوین
پھر روین موہ ہنسی لاوین
رووے رووے پانی ڈھلکاوین
پھونک پھانک پھر جل برساوا
پانچ بھوت منہ گئے بسیرو
نکھے سواد مین سار نہ بوجھے
نس دن چنتا چتے جلائی

(glosses: وزیر ۱۲ — چغلخور ۱۲ — جسم ۱۲ — بے انتظامی ۱۲ — کام ۱۲ — یعنی من ۱۲)

دوہا

جب لگ سینے پانچون سنہت لگ کچھی ندان
ایسے نر سے پشو بھلے جنکے لوبھ نہ مان

چوپائی

تج تو موہ نکھے کو ہیتا
پھل نرتن کو اُس تو پاوے
جس کو کہہ ہری کو جاوے
ایسی بھول بھی دُکھدائی
گردھب جب بس کام رہائی
اس بدھ مورکھ پایا ہیرین
گردھب جس دھوبی کا جانو

جیت دھرم پد تو جگ جیتا
سیتھ ماں جنم ہر جین کہلاوے
[illegible] دھن بیچ ہتا شکھ منکھ کماوے
جنم جنم دکھ بھگتت جائی
نکھ پر لات کھائے چن جائی
کھاین تھاپ پر سر نہین پھیرین
جا پر یہہ بدھ بھار لدانو

(glosses: پیار ۱۲ — گدہا ۱۲ — دولت ۱۲ — بوجھ ۱۲)

گھر پہونچے لادی اُترائی ۔ رات سمے بہہ جاڑا کھائی
اُس مُورکھ دھن ڈھیر بٹورین ۔ چلتی بار سبھی تن چھوڑین
گرہ دھب شکھ جیندن نہین مانے ۔ راکھہ ڈھول بہہ نیکی جانے
سُوکر پریت پر کھہ سے راکھے ۔ اَمرت بھوجن وہ نہین چاکھے
اِس جگ جیو بکھیے رس راضی ۔ آنکھہ میچ کہ ہارت بازی

دوہا

گھگھوکو دن رات ہے رات سمے دن بھاش
ایسے مُورکھ جیو کو بکھیے بھوگ کیو ناش

سویا

کھان ملا اور پان ملا بہہ مان ملا دھن دھام ملائی
کُل مُوٹ ملا گرہٹھ توپ ملا پرتھ راج ملا سینا بہہ پائی
پتر ملا اور پوتر ملا بہہ متر ملا دن دن ادھکائی
بندرابن ہر نام بنا سب ہی سکھہ دھور سمان کہائی

چوپائی

جیوں جگ کو سپنا ہوئی ۔ سمپت دھن سب جانیں بگوئی
یہ مایا سب جگ بھرماوا ۔ دُکھہ کو سکھہ سا گردکھلاوا
تراہ تراہ نر راہ نہ پاوا ۔ ترہ گن میں پھنس جھٹکا کھاوا
نج تم کی رہی بہہ ادھکائی ۔ ست گن سے نہین نیہہ لگائی

دوہا

کام کرودھ کو تیاگ کے لوبھ موہ کیو ناش
تب ہوون کارج تابنے جب لگ اہنگ یان کی آس

دوہا

جھینی مایا جن تجی موٹی گئی بلاے
انکے جن کے نکٹ سے سب دکھ گیو پراے

سویا پونا

کام نانہہ کرودھ نانہہ موہ نانہہ لوبھ تیاگ دیو ہے
روگ نانہہ سوگ نانہہ بھوگ نانہہ جوگ پاس لیو ہے
دھن نانہہ دھام نانہہ متر نانہہ جنھے ناش کیو ہے
بندرابن آس کوئی ایک جگ نانہہ جن آپا دان دیو ہے

دوہا

سیل دھرم سنتوکھ گہہ دیا دان آپرام
پریم دینتا ادہک من بنے سہج سب کام

چوپائی

اسنے کو نچیا کر مانو
ست سنگ مین رچ ادھک بڑھائی
بات مانہہ جس گرو لبیرا
اس بدبھ جگ مین کرو بیاپا
من ابھمان دھرو نہین بھائی

بندرا بچون نہ مکھ سے آنو
جگ سو بھاسے نہہ نہ لاؤ
تم نہین مانو وہ گھر میرا
دکھ سکھ سے تم رہو انگا نا
چھن آگے کی خبر نہ پائی

تم جیا ہو بل نربل ہو وو — رس پارا سے بل نہین جیو وو
ہارے من کو جیتا جا فو — ہار ہار ہر نیہ لگا فو

دوہا

ہار پڑہ سر ناگتی سو جہہ پڑو کہر بار
رضا خسکم سہچان کے آتر یو مر سے بہاگ

چوپائی

ریح تم چھوڑ کر و ست سنگا — یا و ست گن دکہہ ہوے بھنگا
ساوہر کی ٹہسا اس تلاوین — تیرتھ جیند کلپ تر گاوین
سیوون تیرتھ پاپ بناسو — جیند رو رس اس پاپ جراسو
کلپ نکٹ اچھا پر جائی — ساوہر سنگ پہل تینون پائی
ورشن سے ستیل ہو جاوے — سیوا کرت پاپ نس جاوے
بچن سنت جگ کاٹا بہاسے — اچھا بیج سہج ہوے ناسے
مایا جگ مین بندہن ڈالا — سنت دیال ہرین تت کالا
سنت گتی کا بھید نیارا — اگم اگو چر الکھہ اپارا
بشن آدہ جتنے ہین نیوا — کہیو اگادہ سنت کو بھیوا
تین دیو رچنا کر تھانی — سوارتھہ سہت پرمارتھہ آنی
سنت کرپال نہین سوارتھہ راکھا — نش کیول پرمارتھہ بہاکھا
پاکھنڈ کا نہین راکھا لیشا — پنتھہ شکم نہین ہوے کلیشا
کلجگ مانہہ جگت کے جیوا — کرین اچار نہین پاوین پیوا

چھوت اچھوت بہہ کرین بچارا
اس نربہہ ہین تم جانو
پون چھوت ہو سب جگ گیرا
کہو سدھتا اب ہووے کیسے
اتپت مول دیہہ کا دیکھو
سنت دیا کر بھول چھڑایا
پرکھ ایک چیتن درساوا
بھی سے رہت بیر نہین تا کے
گربھ جون سے رہے اتیتا
دوسر وا سم ہوا نہ ہوئی
من کے بنا کرے سب گوئیا
بن نینن وہ درشٹا ہوئی
سب سے نکٹ سبن سے دورا
جواس تیہہ سرن گہہ راکھی
کارن پرکھ روپ سے نیارا
بھگت بتسل اور دین دیالا
جو کچھ ہووے اسی سے جانو
چینتا من سم روپ پچھانو
پرکھ نام ست نام بکھانا
جہ کا نا تھا یہی ادھارا
سانچ نہ بھاوے جھوٹھ پرچانو
وہی کرت گھٹ مانہہ بسیرا
نہائے دھوئے بیٹھے گد تیسے
بیرج ہاڑ چام کد لیکھو
ست مارگ کا بھید بتایا
پورن کھنڈ رہت بتلاوا
چینتا پہونچے نکٹ نہ جاکے
آو انت جا کا نہین بیتا
آنند سدا شوک نہین کوئی
دیہہ بنا جگ رچنا ٹھانا
شرون بنا پن شرتا سوئی
بھیدی دیکھے سدا حضورا
وہ ہین مکت نہ چھپے ساکھی
نرگن جا کو سنت پکارا
ہرجن پر وہ سدا کرپالا
کرتا ہوا اکرتا مانو
جس نشچے تس پھل تم مانو
سرت شبد کا پنتھ لکھانا

گرستے پریت سادھو کی سیوا
ٹھل کرے پت ماتا کیری
پراپت مین ہر کھاوے ناہین
بل پل یہ جس ہر کو گائی
سب سے کے سیہ سُکھ اچھا راکھے
پر استری پہ درشٹ نہ لاوے
استُت دوسر سن ہر کھاوے
نندا دوسر کبھی نہ بھاوے
سُرت شبد مین جا سے ملاوے
جو کچھ ہوے وہی بھل جانے
واہ گرو تو جپ سے بیتا
گرستے اب یہ بنتی ہوئی
نیم سہت اور چیت لگائی
اچھا پورن رچھیا پاوے

تب پاوے کچھ ہر کو بھیوا
بھو کھیے کو نہین ورسے پھیری
کرے نہ سوچ گرر کے ماہین
برودھ کرے نہین بھائی
بچن کٹھور نہ مکھ سے بھاکھے
سنگت کو سنگی کو نہین بھاوے
اپنی استت سُن ڈر جاوے
اپنی سنگر برودھ نہ لاوے
ہر گن گاوت ہر کھاوے
ہر کو دھن باد مکھ آنے
جگت تگھن کو سب سمجھے جیتا
یا کو پاٹ کرے جو کوئی
گیان اُدے تاکے ہوجائی
سوچلے سُونیتھ رام گن گاوے

دوہا

بِکشا رتن اَمول ہین یا مین سبدھ پرکار
بندرابن ورست نسیو گٹھن گھور اندھیار

دوہا
بندرابن آدمین پردیا کروسب کوے
نام پریت آرمین بسے درشن سُکھ ہوے
فصل تیسری ہوئی تمام
آبحیات سے پر ہی جام
تن من جان کو ہی آرام
پیارے پیو آٹھو جام

دوہا

درپن کرکے مانہہ ہے درپن ماہین آپ
بندرابن بہار مین پورن رہیو بیاپ
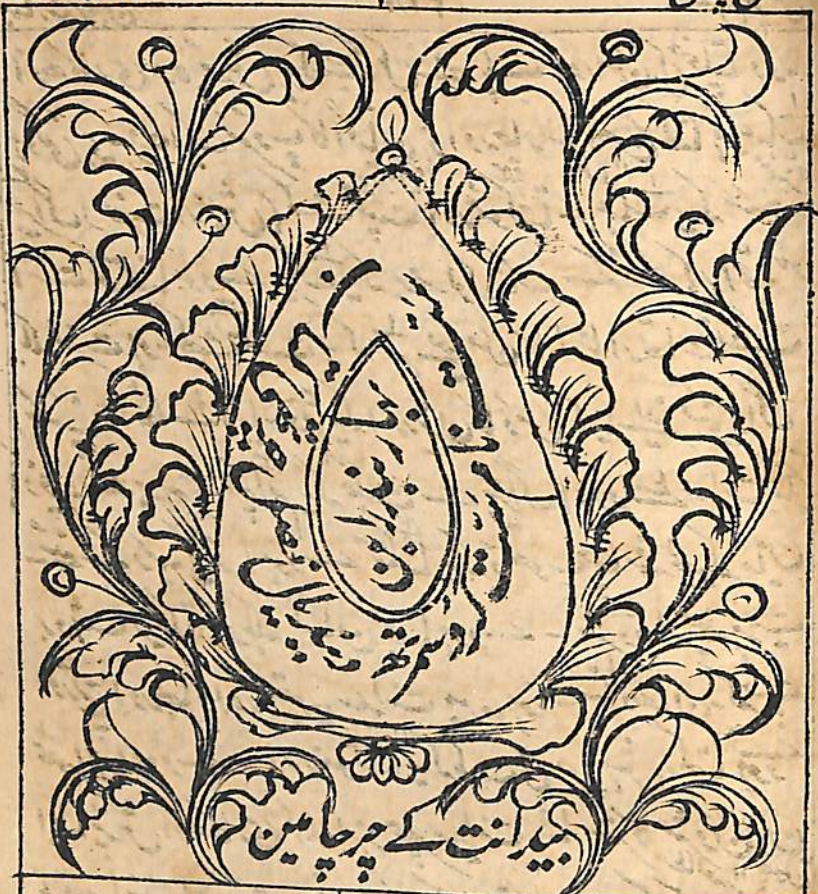
اب فی زمانہ اکثر بیدانت (علم معقول) کی بھی چرچا پرچار ہتیونکو اچھی معلوم ہوتی ہے اور جو اسکے سننے کے آدھیکاری (لائق) ہین انکو گیان پراپت ہوتا ہے اب سب سے پہلے ادھکاری بیدانت کا سمجھنا چاہیے بیدانت شروِن کرنے کا (سننے کا)

ادھکاری وہ پرش ہی کہ جسکے مل یعنے پاپ اور من کی چنچلتا دور
ہوگئی ہی صرف ایک سروپ کا اگیان ہی اور چار سادھن رکھتا ہو ببیک
بیراگ (نفرت از عیش) کھٹ سمپت اور ممکشتا - ببیک یہ کہ ست
اُست کو سمجھتا ہووے - بیراگ یہ کہ برہم لوک تک کے سکھ کی اچھا نہو
بلکہ نفرت ہو - کھٹ سمپت یہ کہ سم یعنے من کا مارنا ارتھات سنکلپ
بکلپ نہ اٹھانے دینا - دم یہ کہ اندریوں کا دمن کرنا یعنے بسئی راگ
وغیرہ سے پرہیز - اپرام یہ کہ حکمت سے براگ اور واسطے بیدانت شاستر
سُننے کے وُیہہ کی کریا ہووے - تتکشا یہ کہ دھوپ چھانہہ بھوکھ پیاس
برداشت کر سکتا ہو بلکہ یکسان سمجھتا ہووے - شردھا یعنے پریت
اور رُچ اور بھاو اور یقین بیدانت مین ہونا - سمادھان یہ کہ چیت
ٹھہرا ہوا ہووے - اور ممکشتا یہ کہ مکت کی خواہش رکھتا ہووے
ایسا پُرش ادھکاری کہلاتا ہی پھر بیدانت شاستر کا شرون منن
ندھیاسن اور تت پد توم پد کے ارتھ کا سودھن کر کے سوکش
کو پراپت ہوتا ہی چاروں سادھن اور شرون وغیرہ یہ انترنگ سادھن
کہلاتے ہین اور جگ وغیرہ بہرنگ ممکشتی انترنگ سادھنوں کی
اچھا رکھے بہرنگ کا سادھن سادھارن کیونکہ انترنگ سادھن کا گیان
مین پھل ظاہر ہی اور نسکام بہرنگ کا پھل جو من کی شدھ کرتا ہی بہرنگ
یعنی پوشیدہ ہی اور کال انتر ہی کیونکہ کرم کا پھل ہر وقت نہین ملتا
اد... گیان دو طرح کا ہوتا ہی ایک پروکش گیان کہ بہم ہی اور دوسرا

اپروکش گیان کہ مین برمھہ ہون مثلاً کسی شخص کی ٹوپی جا باعث ہوا کے سر سے اڑکر اُسکے پیرون کے پاس گر پڑی اب وہ ادھر اُدھر ٹوپی کو دیکھتا ہی ٹوپی اُسکو نظر نہین آتی کسی دوسرے شخص نے کہا کہ کیون گھبراتا ہی ٹوپی تیرے پاس ہی یہ سنکر اُس شخص کو ایسا نشچے آیا کہ آیا ٹوپی ہی گئی نہین اسکو پروکش گیان کہتے ہین کہ ایسی نشچے ہوئی کہ برمھہ ہی بعدہ اُس شخص نے کہا کہ دیکھہ تیرے پیرون کے پاس ٹوپی ہی اب اُسنے ٹوپی کو دیکھا یہ اپروکش گیان ہی جب ایسی نشچے ہوئی کہ مین ہی برمھہ ہون اِس مثال سے صرف اسقدر مطلب ہی کہ معنی پروکش اور اپروکش کے بخوبی سمجھہ مین آجاوین فقط۔ اب اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ اب اس زمانہ مین کوئی ایسا ادھکاری نہین دیکھتا ہی اور مند ادھکاری بیدانت کا سُنکر گمراہ یا چپک گیانی ہو جاتا ہی کوئی شخص ایسے ہی کہہ رہا تھا کہ ایک پرم ہنس وہان آگئے اُس شخص نے ڈنڈوت کرکر پوچھا کہ مہاراج آپکا نام کیا ہی انھون نے کہا کہ اس دیہہ کا نام چیتن سروپ ہی مہاراج آپ نے ایسے کہا کہ دیہہ کا نام چیتن سروپ ہی آپ نے اپنا ہی نام کیون نہ کہا پرم ہنس بولے کہ نام دیہہ کا ہوتا ہی چیتن کا نہین پھر اُسنے پوچھا کہ آپ کون ہین جواب دیا کہ برمھہ مہاراج آپ برمھہ ہین تو اور سب کیا ہین پرم ہنس بولے کہ جو درشٹمان ہی سو جگت ہی متھیا ہی اور بھاسشے ہی اور یہ بھی ہی کہ سرب یعنے سب برمھہ ہی کیون مہاراج سرب برمھہ ہی تو تم بھنگی اور خاکروب کے ساتھہ کھاؤ

کھاتے اور بجائے روٹی کے اپلا کیون نہین کھالیتے اور جو آپ کو
کوئی برا بچن کہے اور مارے تو کیون غصہ کرتے ہو اور مارنے کو دوڑتے
ہو اور جب کوئی دکھ آتا ہی تو کیون ہاے ہاے کرتے ہو اور جو آپ
برمہ گیانی ہو تو کیون بھوجنون کی تلاش مین پھرتے ہو آپ مین اتنی
بھی شکت یعنی طاقت نہین کہ بھوجن نکرو یا بھوجن اپنے پاس منگالو
بھیجے تو پاس جی جناب جی آپ کو گیانی سنا ہو کہ جنکو ایسی سامرتھہ تھی کہ
چاہین پربتھی کو لوٹ دین اور یہ سامرتھہ تھی کہ اپنا پیر آگ مین
ندھدین اور دکھ نہووے جڑ بھرتھہ جی کو گیانی سنا ہو کہ جنسے پالکی اٹھوائی
گئی اور انھون نے کچھہ نہ کہا اور گیانی انتر جامی ہوتے ہین اور مہاراج
جب گیان ہوا تو پھر حکمت نہین بھاشنا چاہیے نہ معلوم آپ کا گیان
کیسا ہی اور آپ کیسے گیانی ہین اور آپ برتھہ کسطرح ہین اور آپکا بیبک
اور بیراگ اور کھٹ سمپت کس بھانت سے ہین مہاراج ہم بھگوان کے
داس ہین جیو ہین دکھی سکھی بھی ہوتے ہین اسامرتھہ ہین مالک سے
رچھا مانگتے ہین اور اسکی مایا کا کچھہ انت نہین بڑے بڑے دیوتا بھی اسکا
انت نہ پاسکے سو جیو کی کیا گنتی ہے ہم تو صرف اسکی سیوا کرتے
ہین جیسے پہلے بڑے بڑے رکھیشور منیشور کرتے آتے ہین اور جو
بھگوان نے بھاگوت اور گیتا مین کہا ہی اسکے بموجب عمل کرتے ہین سو رگ
بھوگنے کی اچھا رکھتے ہین پرم ہنس کہتے ہین بھائی جو تو برمہ ایشور
جیو اور دیہہ کا بھید سمجھہ لے تو تیرے سب سوالونکا جواب آجائیگا

اور جو تو یہ نہ سمجھا چاہے تو ہمارا پیچھا چھوڑ دے پر ایک درشٹانت تو
سُن ہی لے کہ ایک کنوئین مین مینڈھک رہتا تھا کسی اتفاق
ایک ہنس اُس کنوئین پر آ بیٹھا مینڈھک نے پوچھا تم کون ہو اور
کہان سے آئے ہو ہنس نے کہا مین ہنس ہون اور سمندر سے آیا ہون
مینڈھک نے پوچھا کہ سمندر کتنا بڑا ہوتا ہی ہنس نے کہا کہ بہت بڑا
ہوتا ہی مینڈھک نے ایک چھلانگ ماری کہ اتنا بڑا ہوتا ہی ہنس نے
کہا کہ بہت بڑا ہوتا ہی مینڈھک نے پھر دوسری چھلانگ ماری کہ اتنا
بڑا ہوتا ہی ہنس نے پھر کہا کہ بہت بڑا ہوتا ہی مینڈھک نے جھنجھلا کر تیسری
چھلانگ ماری اور کہا کہ اس سے کیا بڑا ہوگا تو جھوٹھا ہی ہنس بچارا
چپ ہو رہا سو بھائی جب تک تم سب پڑہ کر یا نہ سن لوگے تب تک
تمہارا سندیہہ دور نہوگا وہ شخص غصہ کھا کر بولا کہ خوب آپ نے
ہمکو تو مینڈھک بنایا اور آپ ہنس بنے خیر آپ اپنی کہہ لیجیے پر آپ
اپنے برہم ایشور جیوا اور دیہہ کا بھی حال قدرے کہیے پرم ہنس نے کہا کہ
ستّہ چیتین کو برہم کہتے ہین اُسی چیتین مایا بل کو ایشور کہتے ہین
اُسی چیتین اودیا سہت کو جیو کہتے ہین اور دیہہ جڑ ہی متھیا ہی انہونی
دیکھتی ہی جیسے سپن کی سرشٹ ہی ستہ چیتین کا سروپ ست چت آنند
روپ ہی پورن ہی اور جتنی آسی برہم چیتین کے انش کا اودیا مین آبھاس
ہی اتنی چیتین کو کوٹستھ کہتے ہین اور مایا اور مایا مین چیتین کا آبھاس اور
چیتین ایشور ہی اور اودیا اور اودیا مین چیتین کا آبھاس اور کوٹستھ جیو ہی

اگر کوئی شخص کا ابھاش بدھ میں جو ابدیا کا کارج ہی کہا جاوے تو براگی
جیو کی جو سکھپت میں ہوتا ہی ہان ہو گی کیونکہ سکھپت میں بدھ کا
ابھاو ہوتا ہی مگر جو اگرتا ہے ایشور کرتا ہی دوسرا مت جو وان ہی یا انکی
اگیا کاری ہی جیو بھوگتا ہی ابدیا کے بس ہی جیو کے سروپ میں جو ابھاش
انس ہی سو ہی پاپ کرتے ہیں اور اسکے پھل بھوگتے ہی اور ایشور
میں جو ابھاش انس ہی سو پھل دیتے ہی اور دونون میں جو
چیتن انس ہی سو ایک ہی ہی ایشور نت مکت ہی کیونکہ ستوگن رجوگن
میں ابھاش اور چیتن ایشور ہی اور جو گن تموگن ہی دھان ستوگن
میں ابھاش جیو کا سروپ ہی چیتن بیاپک ہی اور بیاپک اسے کہتے
ہیں جسکی انتہا کسی مقام سے نہو اور وہ سارے ہووے اگرچہ آکاش بیا
وغیرہ بھی بیاپک کہلاتے ہیں مگر انکی انتہا ہی اصل میں صرف چیتن ہی
بیاپک ہی کہ جسکی انتہا نہیں ہی اب دیکھو میں نے اپنے کو برہم بتایا ہی
جیو ایشور دیہہ نہیں کہا دکھ سکھ کھانا پینا رونا ٹھینا نام ذات وغیرہ
دیہہ کا دھرم ہی سو دیہون کے بیوہار یا کرت علیحدہ علیحدہ ہیں تایا
کے بیوہار مٹنے سے گیانی نہیں ہوتا ہی ایسے ہی سبج کا کوئی کے ساتھ
کھانے میں یا اپکے کھانے میں گیان نہیں ہی جو اس دیہہ کے لیے کھانا
مقرر ہے اور جسکے ساتھ بیوہار سناتن سے چلا آیا ہی وہی یہ دیہہ
انگی کار (قبول) کرے ہی اور جو سبج کے ساتھ کھانا نہیں ہی جو گوش ہے
تو ایک سبج کے ساتھ اسکے بھائی بند کیا نہیں کھاتے انکو بھی گیانی

رکھتے ہین کوئی پر البدھ نیون یعنی کم رکھتے ہین اور جگت جوگی ایشو کا اوتار
ہوتے ہین سو مین نے اپنے کو ایشور کا اوتار نہین کہا اسواسطے بیاس
آدک سے اور مجھسے کچھ نسبت نہین اور جنک آدک اور مجھسے پر البدھ کا
بھید ہو انکی پر البدھ بڑی تھی وہ ایشورج وان تھے میری پر البدھ
چھوٹی ہے اتنا ایشورج نہین پر گیان مین میرے اور جنک آدک کے کچھ
بھید نہین ہے اگر تم پوچھو کہ جنک آدک کی ایسی پر البدھ کیسے ہوئی
اسکا حال سنو کہ کسی کی اپاسنا نری نسکام ہوئی کسیکی نسکام بھی ہوئی
اور کچھ سکام بھی ہوئی نشکام کے بل سے گیان پراپت ہوا اور سکام
ایشورج دیا اور کچھ شکت بھی دی فقط۔ اور سنو کہ گیانی کے جگت کا
ابھاو ہی ایشورج کو متھیا سمجھتا ہے پھر ایشورج بڑا ہوا تو کیا اور چھوٹا ہوا
تو کیا بلکہ تمھارے کھلا سچ مین جیون مکت کا پھل ادھک ہے آیا دم
کم ہے یہ ہے کہ جسکی انتہا نہین ہوگی جیسا کہا ہے ویسا کسی مین نہین دیکھتا
جیو ایشور دیہہ نہین کہا دکھ کونسا وھن سمپت مانگی ہے جس سے
دیہہ کا دھرم ہے سو دیہون کے بیوہار نے کیسے فشچے کیا کہ ہمکو دھن سمپت اور
کے بیوہار مٹنے سے گیانی نہین ہوتا ہے اگر ہمکو سکھ ملین تو ہم گھر مین کر لینگے
کھانے مین یا اسپر کھانے مین گیان سنک آدک کو گیانی کہہ چکے ہو وہ اچار
متفرق ہے اور جسکے ساتھ بیوہار سنا تم مین بھولا کھو گے یا کیا بھائی یہ جگت کا
انگی کار (قبول) کرتے ہی اور جیسے یہ ہان نہین کرتا جیسے سانپ ہے اسکے
تو ایک سیج کے ساتھ اسکے بھائی بند نہین سکتا اور ہمکو بہو سمجھو کہ براگ دو طرحکا

ہوتا ہی ایک دُکھ درشٹی دوسرا متھیا درشٹی دُکھ درشٹی یہ کہ سنسار مین
دُکھ پراپت ہوئے اُنکی سہارگت نہوئی بس گھر چھوڑ کر بیراگی ہو گیے
اب یہ بیراگ قائم نہین رہتا جب سُکھ پراپت ہو پھر پھنس گئے اور
جو متھیا درشٹی بیراگ ہی وہ قائم رہتا ہی کیونکہ جسنے جگت کو متھیا نشچے
کیا اب وہ جگت کے کونسے پدارتھ کو ست سمجھکر جگت مین پھنسیگا
اور جو تم کہو کہ کھٹ سمپت سہت کوئی نہین دیکھتا ہم پوچھتے ہین کہ تم
کونسے اندریونکے سُکھ بھوگتے پھرتے ہین اکثر رُوکھا سُوکھا کھانے کو
ملتا ہی زمین پر سونا ہوتا ہی بھوکھے پیاسے بھی پڑے رہتے ہین اور
جو تم کہو کہ دُھوپ چھانون ایک سی نہین سمجھتے جو تم ایسا سمجھتے ہو کہ
دُھوپ کھاتا ہی موکش داتا ہی تو اُن قلی مزدورونکو جو تمام دن دھوپ مین
رہتے ہین اور کچھ دُھوپ کا دُکھ نہین مانتے گیانی کہو ارے بھائی اسکا
یہ تاتپرج ہی کہ ایک تو دُھوپ اور چھانون دونونکو متھیا نشچے کرے دوسرے
یہ کہ جو اتفاق سے دُھوپ مین جانا پڑے تو رک نہ رہے چلا جاوے اب دیکھو
دو شخص کسی کُٹی مین بیٹھے ہین کسی نے کہا کہ ایک بڑے گیانی مہاتما
فلانی جگہ آئے ہین ایک نے کہا کہ ہمسے تو اب دُھوپ مین نہین جایا جاتا
دوسرے نے کہا کہ درشن کرنا ضرور ہی وہ چل دیا اگرچہ اُسنے دُھوپ
کو برابر چھانون کے سمجھا یا نہین اگر برابر نہ سمجھتا تو دوسرے کیطرح وہ
بھی بیٹھا رہتا پس چھانون کو ایک سا سمجھنا اور دُھوپ کا برداشت
کرنا اسی کو کہتے ہین جو تمنے اپنا حال کہا سو سچ ہی تمکو چاہیے کہ اپنے کو

داس مانو شکرم کرو اُپاسنا کرو کتھا سنو نام جپو دھیان کرو یہی تو گیان
پانے کی راہ ہے اگر ایسا کرے جاؤ گے تو ایک دن تم بھی گیانی ہو جاؤ گے
اور تم دیکھو کہ جب تک روٹی نہیں کھائی ہے تب تک چوکے کا بڑا ادھکار
ہے کوئی نہیں چھونے پاتا اور جہان روٹی کھا چکے اب چوکے کا کچھ بھی
خیال نہیں چاہے کوئی چھووے کوئی اُسمین جاوے کچھ بات نہیں ایسے
ہی جب تک گیان نہیں ہے ضرور ایسی راہ چاہیے گیان ہوئے پیچھے
کچھ بندھن نہیں ہے بھگوان نے بھاگوت مین خود فرمایا ہے۔ اشلوک۔

جاوت سربگیہ بھوتیکم ...... اسجاتیہ
تاوتیو اُپاشیت بانگ منو کاسے برتِ بھی

ارتھ۔ جب تک مجکو سارے نہ پیچھے تب تک بچن من کایا کرکے اُپاسنا
کرتا رہے۔ بھائی ہمتو تمکو غلط نہیں بتاتے تم ہمکو چاہو سو کہو تمھارا قصور
نہیں ہے کیونکہ جتنی تمھاری بدھ اور سمجھ ہے اتنی تم بھی کہتے ہو ایک مثل ہے
کہ کسی بھوکھے کو ایک ہیرا پڑا ملا اُسنے کہا کہ واہ چمک تو خوب ہے پر کس کام کا
اگر اسوقت دانا اناج کا ملتا تو بڑے کام کا تھا ہیرا پھینک کر چلا گیا۔
مہاراج آپ کے دل مین آوے سو کہہ لیجیے آپ یہ کہیے کہ باجگ گیانی
بھی ہوتے ہین یا نہیں پرم ہنس نے پوچھا کہ کرم کانڈیون وغیرہ مین بھی گیانی
بھی ہوتے ہین یا نہیں آدمیون مین جانور بھی ہوتے ہین یا نہیں پیچھے
کھلاڑیو نہیں سے بھی ہوتے ہین یا نہیں اور باغمین گھاس پھوس کانٹے بھی
ہوتے ہین یا نہیں مہاراج یہ تو سچ ہے اب یہ کہیے کہ باجگ گیانی اور لکش گیانی

کیسے پہچان پڑے کہن یعنی گفتگو تو دونوں کی ایک سی سننے میں آتی ہے
بلکہ باچک گیانی لکش گیانی سے کچھ زیادہ ہی کہتا ہے اب سنو جو انسان
پہلے کرم اپاسنا کر چکا ہو اور چاروں سادھن کر چکا ہے اور شرون منن ندھیاسن
ویدانت کا کر کر نشت ہوا اور تم پدکا شودھن کیا ہے اور برہما کار برتی ہے
وہ لکش گیانی ہے اور جسنے کرم اپاسنا کیے نہیں اور نہ سادھن سمپن ہوا
اور گیان کے بچن کہنے لگا وہ باچک گیانی ہے اور دیکھو جسنے کرم اپاسنا کی ہے
اُس سے اُسوقت میں یعنی جبکہ کرم اپاسنا کر رہا تھا سب کو کرم چھوٹ گئے
تھے اور سادھن اوستھا میں من اندری کو بس کیا تھا اور یہ ظاہر ہے کہ
جس بات کا ابھیاس چھوٹ جاتا ہے پھر وہ بات اُس سے نہیں ہوتی اور نہ
اچھی لگے خیانچہ جو لکش گیانی ہیں اُنکی پرورتی (پیروی) کو کرم میں نہوگی
اور کوئی پرالبدھ آدھین کوئی بُرا کرم اُس سے ہو بھی جاوے تو اسکا شوک
نہوگا اور اُس سے سزا کا ڈر نہیں کیونکہ اچھے کرم سے بھی تو گیانی آنند
نہیں مانتا اور نہ اُسکے پھل کی اچھا رکھتا ہے پس گیانی اچھے اور بُرے
دونوں کرموں سے علیحدہ ہے اور باچک گیانی کی رُچ کو کرم میں ہوگی اور
اُس سے کو کرم بنتے ہونگے اسکو چاہیے کہ اول کچھ کال تک سادھو کی
سیوا تن من دھن سے کرے تب ویدانت کا شرون کرے ورنہ بیتا اُنکا
جو ویدانت کا شرون کریگا وہ بیشک خراب ہوگا کیونکہ حلوا خوردن را روئے
باید اول صدق دل سے خدمت سادھو فقیر گرو کی کرنی فرض ہے جب ویدانت
کے سننے کے لائق ہوگا ع قربی بباید و مر با مجور - ورنہ دونوں دین سے

گئے پانڈے - حلوا رہے نہ مانڈے - اور جسکی رُچ کو کرم مین نہین ہے اور
کو کرم نہین کرتا اور گیان سے بچن کہتا ہے پرتکش گیان نہین ہے
تو اُسمین کمی ہے من نہ دھیاسن کی ہے وہ من نہ دھیاسن کرے اور جو
ایسے کہتے ہین کہ جنکو لوگ گیانی کہتے ہین ہمنے تو انکو کرم اُپاسنا کرتے
کبھی بھی نہ دیکھا کیسے مانین کہ انکو گیان ہوا ہوگا سو تم دیکھو کہ کرم
اُپاسنا گیان ایک ہی جنم مین تو نہین ہوتا کرم اُپاسنا اور جنموں مین
کر چکا ہوگا گیتا مین بھگوان نے کہا ہے - انیک جنم سن سدھی تتو
جات پرانگتی - جو کرم اُپاسنا پہلے کر آیا ہے اُسکی یہ پہچان ہے کہ لڑکپن سے
پرمارتھ کی اور رُچ ہوگی کو کرم سے ڈرتا ہوگا سادھ گرو کی سیوا مین
چاو ہوگا بدھ نرمل ہوگی من مین دُکھ سُکھ کی سہارگت ہوگی بھجن بانی
سُننے کا شوق ہوگا چت اُدار ہوگا اور جسنے کرم اُپاسنا نہین کی ہے اُسکے
گُن برخلاف اُسکے ہونگے مہاراج آپ نے کہی جگہ ایسا بچن کہا ہے کہ جگت
متھیا ہے انہوا بھاشے ہے یہ بات بالکل سمجھ مین نہین آتی جگت ظاہر
ست پرا دکھتا ہے اسمین بھانت بھانت کی رچنا ہے اسی جگت مین
اوتار ہوے اور بڑے بڑے مہاتما ہوئے راجا مہاراجا ہوئے دُکھ ہوتا ہے
تب دُکھ معلوم ہوتا ہے سکھ ہوتا ہے تب سکھ معلوم ہوتا ہے لڑکے لڑکی رشتہ دار
دوست دشمن گھر وغیرہ سب ست دیکھین ہین حاکم انصاف کرتے ہین
گرو بودھ دیتے ہین آپ چرچا کر رہے ہین مین سن رہا ہون گیا آپ ایسے
جگت کو انہوا کیسے کہتے ہین اور جو جگت نہین ہے تو آپ کیا سمجھاتے ہین

جب بندھن ہی نہیں ہی تو مکت کیا ہو گی اور مہاراج پہلے رکھیشوروں نے
ہزاروں برس دھیان پوجا اور تپسیا کی ہی اور اب بھی لوگ کرتے ہیں
بھلا یہ ممکن ہی کہ یہ سب کرم بے مطلب ہیں اور برہم کا پانا صرف وچار بات
ہی کے سمجھنے سے آجاتا ہی سنو تمنے جو کہا سو سب سچ ہی پر دیکھو سپنے کی رچنا
سپنے میں سب ست دکھتی ہی یا نہیں ایک درشٹانت ہی کہ کسی نے
سپنا دیکھا کہ میں بڑا ساہوکار ہوں میرے بیٹے پوتے ہیں بڑی دھوم سے
کارج کیے ہیں ساری برادری میں بڑا کہلاتا ہوں حاکموں میں میری بڑی
رسائی ہی پوجا سیوا میرے یہاں خوب ہوتی ہی گیتا سہسر نام کا پاٹھ
کرتا ہوں کتھا بارتا ہوتی رہتی ہی بڑے بدوان سادھو پنڈتوں کی سبھا جمع
ہوتی ہی یار دوستوں کے ساتھ سلوک ہتوار رہتا ہی اور کیا دیکھتا ہی کہ وہ
ایکبار بہت بیمار ہو گیا ہی حکیم بید آکر دوا کرتے ہیں ہوم جپ ہو رہے
ہیں تین مہینے پیچھے آرام ہو گیا پھر ایک لڑکا بیمار ہو گیا ہزاروں علاج کیے
کوئی فائدہ مند نہوا لڑکا مر گیا اب ہای ہای روتا ہی بھائی بند دوست آشنا
پنڈت سادھو سمجھاوے ہیں سو کبھی کبھی کسیقدر شانتی (صبر) ہو جاتی ہی
پھر روتا ہی اسمیں کسی بدوان نے آکر کہا کہ ہائے ہائے کیوں کرتے ہو
یہ جگت متھیا ہی سپن سمان ہی پہلے تو ساہوکار بولا کہ مہاراج آپ کی نظر
میں یہ جگت سپن سمان اور متھیا ہی جو آپ کے لڑکا ہوتا اور مر جاتا تو
آپکو خبر پڑتی کہ جگت کیسا سپن وت ہی پھر بدوان نے کہا کہ بھائی یہ سپنا ہی
جاگ اٹھ دیکھ تیرا دکھ بالکل دور ہو جاویگا مہاراج کیسے جاگوں آپ ہی

جگائے بدوان نے زور سے کہا کہ اٹھ کھڑا ہو تو سوتا ہی اور تو فلانا ہی یاد کر
ساہوکار جاگ اٹھا اب دیکھتا ہو کہ نہ وہ گھر ہی نہ مال ہی نہ گمشم ہی نہ ساہوکار ہی
ہی نہ وہ گیانی جگانے والا دیکھے ہی جو تھا وہی رہگیا اب پرم ہنس نے کہا
کہ دیکھو سپنے مین سب باتین سچی تھین یا نہین اگر تھی نہ تھین تو کیون
جاگرت جگت کی سی دیکھین اور کیون اُسنے دُکھ سکھ بھوگا گھر و جتن جا کم
حکیم بیدت بدوان بید کو سچا مانا اور اخیر مین جب جاگا کچھ نہین تھا آپ
ہی آپ اکیلا ہی مہاراج سپنا تو اور بات ہی سپنے مین تو اس جگت کی دیکھی
سُنی چیزون کا خیال آجاتا ہی پرم ہنس نے کہا کہ یہ غلط ہی خیال جسکا ہوتا ہی
سو چیز ظاہر بھوگنے مین نہین آتی وہ چیز اپنے مقام پر رہتی ہی یہ اپنے
مقام پر رہے ہی صرف خیال کیا کرے ہی پر سپنے مین تو یہ بات نہین ہی
کیون کہ وہان چیزین بھوگتا ہی سامنے سب چیز اس جگت کی طرح بھوگتا ہی
چھونے مین آتی ہین اگر صرف خیال ہوتا تو یہ بات نہین ہو سکتی دیکھو جب
تمکو ایک گھوڑے کا دھیان آوے تو وہ گھوڑا تمھارے پاس نہین آجاتا
تم اسپر سوار ہو کر بازار نہین جا سکتے اور سپنے مین تم گھوڑے پر چڑھتے ہو
اُسے دانہ گھاس کھلاتے ہو پس سپنے کے سامان کو دھیان نہین
کہہ سکتے سپنے کی چیزین نئی پیدا ہوتی ہین اسی مثال کو بخوبی سمجھ لو
اور جو تمنے تپسیا پوجا کا حال کہا سو بھائی یہ بات ہی کہ تپشوری سو
رجشوری اور رجشوری سو نرکیشوری اور جو تمنے رکھیشورون کا حال
کہا سو یہ بات ہی کہ پہلے عمر ہزارون برس کی ہوتی تھی کہو رکھیشور لوگ

۱۶/۳

سوا ایسے کامون کے اور کیا کرتے اگر تم کہو کہ بغیر دس بس ہزار برس
کی تپسیا اور کشٹ بھوگنے کے مکت نہین ہوتی تو اب صبر کرو گھر بیٹھو نہ اتنی
عمر ہوگی نہ تم تپسیا پورا کرسکوگے نہ تمہاری مکت ہوویگی یہ وہی حال ہی
کہ کسی شخص کو رستی مین سانپ کا بھرم ہوا اب وہ پہاڑ سے سلا لانے کو گیا
کہ سلا لاکر اسکو مارونگا مہاراج خیر یہ تو دیکھا جاویگا آپ کا مطلب تو
یہی ہی کہ جگت اور سپن سرشٹ برابر ہین دونون متھیا ہین سپنے مین
سپن سرشٹ ست دیکھتی ہی اسیطرح اگیان مین یہ جگت ست دکھیتا ہی جب
پرش سپنے سے جاگتا ہی تو سپن سرشٹ جھوٹی دیکھتی ہی بلکہ انہونی کیونکہ
اسکو کچھ پتہ و نشان بھی اسکا نہین ملتا اسی طرح جسکو گیان ہوا اسکو جگت
اسَت دکھیتا ہی پر اسمین ایک بڑا سندیہ ہے کہ سپن سے جاگے پرش
کو پھیر سپن سرشٹ کا مول سہت ابھاو ہوجاتا ہی پر جنکو آپ گیانی
کہتے ہین انکو تو اس سرشٹ کا بالکل ابھاو نہین ہوتا اگر بالکل ابھاو
ہوجاتا تو انکو اپنی دیہہ اور یہ جگت کچھ نہ دکھیتا پرم ہنس نے کہا کہ تم
مطلب ویدانت کا خوب سمجھو اور جو تمنے اعتراض کیا ہی اسکا یہ جواب
ہی کہ پرالبدھ کا تیر جو چل چکا ہی وہ اپنے بیگ کو پورا کرکے ٹھہریگا گیان
ہوا اور یہ گیان کے ہوتے تمہارے کہنے کے بموجب جگت کا بھاشن مٹنا
تھا مگر پرالبدھ کے سبب سے شریر کا ٹھہرنا ہی اور شریر کو دکھ سکھ بھوگنا
ہی اور یہ بات بنا جگت کے بھاشن نہین ہوسکتی اسواسطے گیانی کو جگت
بھاشتا رہتا ہی جگت کی ستتا کا تو ابھاو ہوگیا اور جگت کے بھاشن کا ابھاو

تہ پرپات ہوتے ہو جاویگا جسکو یہ ہمیہ گت کہتے ہین کیونکہ گیانی کو شریر
رکھنا نہین ہی ایک اور درشٹانت ہی کہ جیسے کمہار ڈنڈے سے چکہ پھیرتا ہی
جب ڈنڈا الگ کرلیا تب بھی کچھہ دیر تک چکہ چلا کرتا ہی اسیطرح گیانی کو بھی
گیان ہونے پیچھے بھی جگت کا بھاس رہتا ہی پر کرمون کا ڈنڈا دور
ہوگیا جسکے سبب سے سورگ نرگ چوراسی لاکھہ بھوگنے پڑتے ہین اور
دیکھو کہ جیسے کہین رسّی پڑی ہی اور اندھیرے مین اُس رسّی مین سانپ کا
بھرم ہوا مارے ڈر کے گر پڑا چوٹ لگ گئی جب چراغ لیکر دیکھا تو رسّی
تھی اب سانپ تو جاتا رہا ہی پر گرنے کا نتیجہ ہوا یہ چوٹ سنجا دیگی کچھہ دن بھوگنی
ہی پڑیگی اسی طرح گیانی کو بعد گیان کے پرالبدھ کے بس جگت بھاستا ہی
اور ایسا بھی دیکھا سُنا ہی کہ گیانی کو جگت کا ابھاو بھی ہو جاتا ہی پر پھر وہ
ایسے گیانی کی برس چھہ مہینہ سے زیادہ نہین ٹھہرتی اور دیکھو کہ سب گیانی
ایک ہی درجہ کے نہین ہوتے پرالبدھ کا بھید رہتا ہی دیکھو ایک پُرش تو
سپنے سے جاگ اُٹھا اور اُسکو سپنے کی باتین یاد نہین رہین اور دوسرا
سپنے سے جاگا ہی اُسکو سپنے کی باتین یاد تو ہین پر کچھہ نہین مانتا اور
تیسرا سپنے سے جاگا ہی اُسکی آنکھون کے آگے سپنے کی باتین پھر رہی ہین کبھی
اُسکو بھی ہوتا ہی کچھہ افسوس سا بھی کرتا ہی کہ رات کی باتین بہت کیون نہین
پر کچھہ کرتا نہین چوتھا سپنے سے جاگا ہی سو اب اپنے مَن مین سپنے کی باتون کا
پھل بہت سمجھتا ہی کہ جو مین نے سپنے مین راج کیا ہی تو مین اب راجا ہونگا جو
سپنے مین کنگال ہوگیا تو مین اب کنگال ہونگا اور لوگون سے تعبیر یعنی نتیجہ

سپنے کا پوچھنا پھرتا ہی مگر سپنے کی راجائی اور کنگالی کو جھوٹھ ہی سمجھ رہا ہی
اور پانچوان سپنے سے جاگا اور سوچ بچار کرتے کرتے پھر سو گیا جب پھر
سپنا دیکھتا ہی تب کوئی برا سپنا دیکھا ڈر کر جاگ پڑا اب من مین سوچ
بچار تو ہی پر سوتا نہین اور چھٹا پرش سپنے کی ہی حالت مین جاگا ہی اسکو
اپنی حالت اصلی یاد آ گئی ہی کہ مین فلانا ہون فلانی جگہ سو رہا ہون جو
کچھ دیکھتا ہون سپنا ہی جھوٹھ ہی چلو جاگ اٹھو کیون اسمین پڑے ہارے ہو
جاگ اٹھا ساتوین کی بھی یہی حالت ہی پر کہتا ہی کہ ذرا سیر تو دیکھ لو کچھ
تمہارا نقصان تو ہی نہین تم تو جاگے ہی ہو وہی ہوگے جو ہو وہ یہ دیکھتا ہی
پر جو کہ اسکو اپنی اصلی حالت کی یاد آ گئی ہی اس سبب سے دکھی سکھی نہین ہوتا
اگر سپنے مین روتا بھی ہی تو جانتا ہی کہ جھوٹھ ہی رو رہا ہون مین تو فلانا
شخص ہون اور جب ہنستا ہی تو بھی یہی کہتا ہی جب کچھ دیر سیر دیکھ لیتا ہی
تب کہتا ہی اٹھو اپنا کچھ کام ہی کرینگے یا آرام سے پھر سوئینگے اسمین کیا
حاصل ہی جب اٹھا اب دیکھیے ساتون پرش جاگے پر او سمجھا بھید رہا یہی
طرح گیا نیونکا حال سمجھ لو مہاراج جو باتین آپ نے سنی تھین او سچی ہی
ہونگی میرے ہی او چھے بھاگ ہین جو مجکو گیان نہین ہوتا آپ دیا کرینگے تو
کیون نہ ہوگا مہاراج آپ نے ایسا بھی کہا ہی کہ بھرم کر کر جگت بھاستا ہی مہاراج
بھرم کیا چیز ہی بھرم اسکو کہتے ہین کہ ہو کچھ اور دیکھیے کچھ جیسے رسی مین سانپ
سیپی مین روپا مرگ ترشنا کا جل اصل مین رسی ہی سانپ دیکھا سیپی
مین روپے کا شبہہ ہوا ریت ہی پانی سا دیکھا اسیطرح ایک برہم ہی اسمین

جگت بھرم سے دیکھتا ہی جب برہمہ کا گیان ہوا جگت کا پتہ نہین اور
جب تک جگت ست دیکھتا ہی برہمہ گیان نہین ہی مہاراج بھرم تو جب
ہوتا ہی کہ جب پہلے کوئی سچا سانپ اور روپا اور پانی دیکھا ہی تب رسی
اور سیپی اور ریت مین بھرم سے دیکھتا ہی آپ کہتے ہین کہ ایسے ہی جگت
بھرم کرکے دیکھتا ہی تو اصل جگت کونسا ہی جس اصل جگت کو دیکھکر برہمہ
مین اس جگت کا بھرم ہوتا ہی پرم ہنس نے کہا کہ دیکھو اگرچہ سپنا
سنسکار (خیالات کا) جنّن ہوتا ہی یعنے پہلے ایک چیز کو دیکھا اس دیکھنے کی سنسکار
من مین رہ گئی اسی سو جب سپنا دیکھا مگر یہ کچھ قاعدہ نہین ہی کہ سچے ہی
سانپ کو دیکھکر رسی مین سانپ کا بھرم ہو دیکھو بھان وتی کا سانپ جھوٹا
ہوتا ہی پر جسنے بھان وتی کا سانپ جھوٹھا دیکھا ہی اسکو بھی رسی مین
سانپ کا بھرم ہوگا تمنے پہلی جون مین اَست جگت دیکھا ہی اور اسی
اَست جگت دیکھنے کے سبب سے تمکو اس جگت کا بھرم ہوتا ہی اور
یہ ہمارا سدّھانت ہی کہ جگت مایا وغیرہ چھہ چیز اَنادی ہین جو مہاراج
یہ جگت بھی بھرم ہی اور مرگ ترشنا کا جل بھی بھرم ہی تو پیاس جیسے اس
پانی سے بجھتی ہی ایسے ہی مرگ ترشنا کے جل سے بھی بجھنی چاہیے پرم ہنس نے
کہا کہ اسمین بھید ہی کہ سرشٹ تین طرح کی ہی ایک پرمارتھک دوسری بیوہارک
تیسری پرت بھاشک بیوہارک سرشٹ یعنے یہ جگت ایشور کی
بنی ہی اور پرت بھاشک جیو کی ہی پیاس بیوہارک سرشٹ مین ہی تو بیوہارک
سرشٹ ہی کے جل سے بجھیگی پرت بھاشک سے نہین بجھ سکتی

کیونکہ آپس مین بھید ٹھہرا دیکھیے پرمارتھک ستّا تو برہمہ کی ہے جسکا تینون کال ناش
نہین ہووے ہے اور پرتِ بھاشک ستّا کا ناش بنا برہمہ گیان ہو سکتا ہے
اور بیوہارک ستّا کا ناش بغیر برہمہ گیان نہین ہو سکتا ہے کیونکہ بیوہارک
ستّا ایشور کی رچی ہوئی ہے اور پرتِ بھاشک اِس جیو کی اور اصل مین
پرتِ بھاشک ستّا کا بھی ناش بنا برہمہ گیان نہین ہے بیوہارک ستّا سے
پرتِ بھاشک کا اتینت ابھاو نہین ہوتا ہان اسقدر ہے جیسے گھڑا پھوٹ
گیا پرتھی مین لی ہوا مگر مٹی کا ناش نہین ہوا سو پرتِ بھاشک کا اتینت
ابھاو بھی پارتھک ستّا ہی سے ہوتا ہے اب مہاراج بھرم کا کوئی اتھول
درشٹانت کہیے اور بعضے جو ایسے کہتے ہین کہ جگت مانے کا ہی مانو تو
جگت ہے نہین تو کچھ بھی نہین اِسکا بھید بھی سُنائیے پرم ہنس نے کہا کہ
سُنو ایک بنیا تھا اُسکی ایک لڑکی تھی دیوالی کا تیوہار آیا دیوالی کے ایک دن
پہلے لڑکی گیرو ایک قوطہ مین گھولکر باپ کی چارپائی کے پاس رکھکر سو رہی کیونکہ صبح
ہونے دیوالی یہہ دیوالی کا رہونگی اور شام کے وقت اُس بنیے کی چارپائی
کے پاس اُسکی جورو ہمیشہ ایک لوٹہ پانی کا رکھدیا کرتی تھی چنانچہ
اُسنے وہ لوٹہ دھرا دیکھا اُسنے سمجھا کہ لڑکی نے پانی دھر دیا ہے یہ سمجھکر وہ
سو رہی جب صبح ہوئی وہ بنیا اُس لوٹہ کو اُٹھاکر جنگل کو لیگیا جب آبدست
لے چکا تو دیکھتا کیا ہے کہ خون بہ رہا ہے اُسنے جانا کہ یہ خون دست مین آیا ہے
کسی نے جادو کیا یا کوئی بیماری سخت ہوئی ایسا سوچکر نہایت گھبرا گیا ہوش
حواس جاتے رہے بڑی مشکل سے گھر پہونچا آکر کھاٹ پر پڑ رہا جورو نے پوچھی ہے

کہ کیا حال ہی کچھ نہین کہتا جب جورو نے بہت پوچھا تو جھنجھلا کر کہنے لگا کہ
ہائے ہائے مین تو گھڑی دو گھڑی مین مرجاؤنگا میرے سوا سیر لوہو گرا ہی
اسکی جورو بھی حیران ہوئی بید حکیم کو بلانے کی تیاری ہوئی اسی درمیان
مین اسکی لڑکی اٹھی اور لوٹہ تلاش کرنے لگی لوٹہ اسکو ملتا نہین تب وہ
رونے لگی ماں نے پوچھا تو کیون روتی ہی اسنے اپنے لوٹہ کا حال کہا اسکا
باپ بھی پڑا سنتا تھا جب اسکو خیال آیا کہ وہ خون نہ تھا گیرو تھا ایکدم سے
اٹھ بیٹھا کہ مین تو اچھا ہون تندرست ہون ناحق آپنی دیہ دکھ اٹھایا
اب جگت کی ماتا کا درشٹانت ہی کہ ایک بنیا تھا وہ پردیس چلا گیا اور
دس بارہ برس گذر گئے جب وہ گیا تھا اسکے برس چھ مہینہ کا لڑکا تھا
وہ اب ہوشیار ہوا اپنے باپ سے ملنے کو چلا اسی عرصہ مین اسکا باپ بھی
پردیس سے گھر کو آتا تھا ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لڑکا ایک مقام پر ایک
سرائے مین اچھی کوٹھری دیکھکر دنسے آتر رہا شام کو وہ بنیا بھی وہان
پہونچا جس کوٹھری مین وہ لڑکا اترا تھا وہی اس بنیے کے بھی پسند آئی
بنیے نے اس لڑکے کو تو نکلوا دیا اور کچھ کرایہ زیادہ دیکر آپ اسمین ٹہر گیا
تمام رات نہایت تکلیف مین رہا روتا بھی رہا پر بنیے نے ایک بھی نہ سنی
جب صبح ہوئی بنیے نے لڑکے کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تو کہان سے آیا ہی
اسنے شہر کا نام بتایا پھر بنیے نے ذات محلہ باپ کا نام پوچھا لڑکے نے سب
کہدیا بنیے نے سنتے ہی کہا کہ تو تو میرا لڑکا ہی اب گلے سے لگا لیا اور جو کہ
رات کو اسے تکلیف دی تھی اسکا نہایت افسوس کرنے لگا فقط

پرم ہنس نے کہا کہ دو درشٹانت کہے پہلا درشٹانت جسمین گرو کا ذکر ہی
بھرم کو سدّرم کرتا ہی پچھلا جگت کے ماننے کو دیکھو وہی لڑکا رات کو تھا پر
اُسکو لڑکا کرکے نہ مانا کچھ دُکھ سُکھ نہ مانا صبح اُسکو لڑکا سمجھا دُکھی سُکھی ہوا
اسی طرح جو جگت درشٹی کرو تو جگت ہی اور جو برھم درشٹی ہی تو جگت نہین
مہاراج جب جگت نرہا تو پھر باقی کیا رہا صرف آکاش رہا سو آکاش بھی ہی
کچھ چیز نہین اور آپکا برھم بھی کچھ نہین ہی کیونکہ اروپ ہی بس مجھے
معلوم ہوتا ہی کہ آپ آکاش کو جو سُنسان ہی برھم کہتے ہین پرم ہنس نے
کہا سُنو تمنے کہا کہ برھم جسکو اروپ کہا کچھ نہین ہی سُنئے برھم کے تین
روپ کہے ہین ست چیت اور آنند تم کیسے کہتے ہو کہ برھم کچھ ہی نہین ہان
برھم استھول روپ نہین ہی اس باعث سے اُسے اروپ کہتے ہین اور
آکاش جڑ ہی اور برھم چیتن ہی اور جو تمنے کہا کہ سب سنسان ٹھہرا سو دیکھو
کہ تم سنسان کے کہنے والے موجود ہو پھر سنسان کیسے ہو مہاراج تم
آپ سچ فرماتے ہین مگر مین دیکھتا ہون کہ گیانی کے پاس تو کوئی
ایک دو جاتا ہوگا بلکہ بہت سے تو اکیلے ہی سنسان میٹھے دیکھتے ہین اور
گیان کسی کی سمجھ مین نہین آتا پس گیانی کے ملنے سے کچھ فائدہ نہین دیکھتا
اور جو گیان سیکھا تو کچھ کورا کا کورا سا معلوم ہوتا ہی کچھ برھم نہین دکھ جاتا
شاستر کے لکھے کو بکنا اور تو کچھ نہین دیکھتا اور نہ آپ سکھون کا حال
سُنئے کہ بہت سے آدمی آتے جاتے رہتے ہین بہتون کو اُپدیش ہوتا ہی کتھا
بارتا ہوتی رہتی ہی خوب پرساد بٹتے رہتے ہین بھجن دھوم دھام سے

رہتے رہتے ہین ٹھاکرونکا سنگار ہوتا ہی درشن کرکر جی پرسن ہوتا ہی اور
بڑے بڑے آنسو ہوتے ہین بھگوان کا نام جپتے ہین دھیان کرتے
ہین ایشور کا گنانباد کرتے ہین تیرتھ نہاتے ہین غرض سب طرح
آنند ظاہر دیکھتے ہین جسوقت پریم آتا ہی گدگد ہوجاتے ہین جو یہ سب
اَستت ہوتے تو آنند کیون دیتے کہین جھوٹی چیز سے بھی آنند ہوتا ہی
اور مہاراج ویدانت کے بچن سنکر تو ابھمان ہی آتا ہی آدمی نڈر ہوجاتا ہی
سادھن کرو مین بھاونا نہین رہتا جہاں تمہارا یہ مت ہین گھس جاتا ہی جب یہان
یہ حال ہی تو آگے کیا ہوتا ہی اور آپ مجھسے کہیے کہ کونسی پوتھی ویدانت کے گیان
کی اوتار ہی اور کوئی ایک دو گیانی بھی ہی اسکا نام بتائیے اور بھلا گرو نانک شاہ
کی بانی کیسی ہی پرم ہنس نے کہا کہ بھائی تم گیان کہتے کہ کسنے کہا ہم تمکو تو پہلے ہی
کہہ چکے ہین کہ اپاسنا کرو بلکہ سختہ ہو کر اپاسنا کرو تن من دھن کُل سے
بھی ان سگنون کو بہت اُتم جانو گیتا سُنو تیرتھ نہاؤ سادھو سیوا کرو
ٹھاکر پوجا کرو دھیان کرو آرتی کرو ناچو کودو جھانجھ بجاؤ ہتھیلیان
بجاؤ تم ناحق جھنجھلاتے ہو اچھا مہاراج تم جو یہ باتین اچھی کہتے ہو تو پھر تم
کیون نہین کرتے اور گیان گیان پکارتے ہو بھائی تو اپنا فکر کر ہمارا فکر ہم
آپ کر لینگے دیکھو نمکین چرپرا کھٹا اچھا تو ہی پر کسیکو سواد لگتا ہی کسیکو نہین لگتا
شیرینی اچھی تو ہی پر کسیکو اچھی لگتی ہی کسیکو بری کسیکو بھیڑ بھاڑ آبادی
پسند ہی کسیکو ایکانت شانت برتی پسند ہی اور تمنے جو کہا کہ گیانی کے پاس
ایک دو ہی جاتا ہوگا اور بہت سے اور نفس کو کھلانے اور اپنا کی جماکی

سوچو کہ جسقدر ہجوم تحصیلداری مین رہتا ہی اُسقدر تو محکمہ ڈپٹی کمشنری
مین نہین اور جسقدر ڈپٹی کمشنری مین رجوعات ہی اُسقدر کمشنر کے یہان
نہین صاحب کمشنر کے یہان کوئی اپیل والا یا کوئی راجا بابو جاتا ہوگا اب تم سے
پوچھتے ہین کہ بڑا کون اور اودھک سکھ کسکو اور انہین سے چیف کمشنری کا حق دار
کون اور تم بھی سچے ہو کہ جو نہان آیا تو ہزارون آدمی دھوتیان لے لے
بھاگ اُٹھے اور کتھا مین دس بیس آدمی بھی شکل سے دیکھتے ہین اور گیانی
پاس دو چار بھی موجود نہین ہوتے اب دیکھو جو تیرتھ مین سیر ہی سو کتھا مین
نہین جو تیرتھ پر ہجوم ہوا سو بھی کتھا مین نہین ہیں تمھارے کہنے کے بموجب
تیرتھ بڑا بھاگوت اور گیتا شاستر بید چھوٹے اور جو تمنے کہا کہ گیانی کے ملنے
سے کیا فائدہ سو بھی سمجھ لو گیانی کے صرف ایکبار کے درشن ہی جو شبھ اچھا کے
ساتھ ہون برابر ہین تین سو ساٹھ تیرتھ نہانے کے اور دس برس کتھا
سُننے کے اور ملنے اور گیانی کے ساتھ ست سنگ کی مہما کا پھل تو کیا کہا
جاوے دیکھو جیسے ایک آدمی کے پاس دھن کی تھیلی ہی اپنی سمجھتا ہے
اُس سے پھل کھانے کی اچھا رکھتا ہی جو کسی کو دیتا ہی تو سود کے لالچ دیتا ہی اور
جو کا شکے کچھ مفت دے بھی دے تو ہزار ہا احسان کرتا ہی اور آپ سوچ
بچار مین ہو جاتا ہی اور ایک شخص نشے مین ہی اور تھیلی اُسکے پاس بھی ہی اسکو
تھیلی کی کچھ خبر نہین نہ اُس سے اُسکو سکھ بھوگنے کی اچھا ہی اب جو کوئی چاہے
اُسکے پاس جا کر تھیلی لے لیوے دیکھیے اب اِن دونون مین سے کسکے
ملنے مین فائدہ ہی جو آیا سک ہین اُنکو اپنی آپا نا کا ابھمان ہی اُسکا پھل بھوگگا

چاہتے ہین وہ دوسرے کو کیا دینگے پہلے اپنا ہی پیٹ تو بھر لین اور گیانی سے
سُبھ کرم جو ہوتے ہین اُسکو اپنے کرتب کا ابھمان نہین نہ وہ اُسکا پھل
بھوگنا چاہتا ہی اور ایشور کے یہان سے پھل سب کے کرمون کا دیا جاتا ہی
اب گیانی لیتا نہین وہ مال لاوارثی ہی سو گیانی کے درشن کرنے والون
اور سیوا کرنے والون کو ملتا ہی اور جو کہ گیانی کے کُو کرم ہین اُنکا پھل
گیانی کے نندک کو ملتا ہی اب جسنے سمجھا اچھا کر کے گیانی کے درشن کیے اُسکی قیمت
گھڑی پل اسے حلوائے بید و ید کہتے ہین جسکے بڑے بھاگ اُدے ہوتے ہین
اُسکو گیانی کے درشن ملتے ہین کہو گیانی کیسے پرسوار بھی ہین کہ درشن ہی
سے اُتنا کچھ پرابت ہو جاتا ہی اب جگت مین بھی دیکھ لو کہ راجا کی ملاقات تو
چھن بھر کی سب کچھ دیتی ہی اور کنگال کی دس برس کی نوکری مین اسقدر ہاتھ
نہین آتا ایک مثل بھی سنو کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے پاس کچھ امانت رکھکر
سفر کو گیا جب وہ سفر سے آیا اپنی امانت چاہی رکھنے والا منکر ہوا اب وہ حیران
ہی سب سے فریاد کرتا ہی کچھ نہین ہوتا آہستہ آہستہ راجا تک اسکی خبر ہوئی راجا نے
اُس شخص سے کہا کہ کل میری سواری نکلیگی سو تو اُس شخص کی دکان پر جسکو
امانت سونپی ہی بیٹھا رہیو جب مین دکان کے پاس پہونچون تو تو میری
طرف کو آئیو مین تیری طرف اپنا کان کر دونگا تو کچھ ایک دو بات
چُپکے سے کہہ دیجیو اِسی طرح دوسرے روز ظہور مین آیا جب یہ حال
اُس دکاندار نے دیکھا تو گھبرایا اب کہتا ہی ہان جی ہان تمھاری امانت
سب موجود ہی مین تو تمھارا امتحان کرتا تھا کہ دیکھون تم کیا کرتے ہو

اُسیوقت امانت اُسکو سونپ دی اب راجا کے چھین بھر ملنے کا فائدہ دیکھیے اور دس پانچ دن جو اُسنے اور لوگون سے فریاد کی آسکا نفع دیکھیے اور جب تمنے کہا کہ گسائی تکا گیان تو کورا ہی اور نہ کچھ آنند ہی نہ برتھہ دیکھتا ہے دیکھو ہیرے کی پرکھہ جوہری کو ہوتی ہی اور ناج کی پرکھ بنیے کو جوہری کو سکھ ہیرون کی زیادتی مین ہی اور بنیے کو سکھ ناج کے بھاو مین ہی اور جو تم کہو کہ برتھہ نہین دیکھتا سو گسائین تلسی داس جی پہلے ہی کہہ گئے ہین

دوہا

ہیرے سو جھے نہین لعنت ایسی زند
تلسی یا سنسار کو بھیو موتیا بند
تن سکھاے پنجر کرے دھرے رین دن دھیان
تلسی مٹے نہ باسنا بنا بچارے گیان
ہر دیوار دَرین بیچ جبھو جت دیکھون تت توہ
کنکری پتھری ٹھیکری بھئی آرسی موہ
ایک سمانا سکل مین سکل سمانا تاہ
کبیر سمانے بوجھ مین تہان دوسرا ناہ

نانک ایکو نور ہا دوسر ہوا نہ ہوگ　　آپی کیا کرایا آپے کرنے جوگ

اور ایک مثل ہی کہ کوئی فقیر رستہ مین پڑا تھا ایک ہاتھی مست چلا آتا تھا ہاتھی بان نے کہا کہ فقیر ہٹ جاو فقیر نے کہا مجھ مین اور ہاتھی مین ایک رام ہی مجھ سے ہاتھی مجھ کو نہ کھیگا تب فیلبان نے کہا کہ کیا تیرے مین رام

نہین ہی جو تجھکو مٹنے کو کہتا ہی فقیر قایل ہوا اور بھائی جو تمنے کہا کہ بیدانت کے بچن سنکر نڈر ہو جاتا ہی ابھمانی ہو جاتا ہی سو کہنا تمہارا درست ہی اُسکا فیصلہ باچک گیانی کے بابمین ہو چکا ہی اور دیکھیہ کہ لڑکے کو پرچھائین سے ڈرایا کرتے ہین وہ ڈرتا ہی کسواسطے کہ وہ اُس پرچھائین کو دیو بھوت سمجھتا ہی اب کو جب وہ لڑکا بڑا ہو جاوے تو بھی پرچھائین سے ڈرنا چاہیے یا نڈر ہونا چاہیے دیکھو گیانی کیا ابھمان کرے ہی اپنے کو صرف برہم سکھے ہی سو آکرتا ہی وہ اپنے کو ایشور نہین کہتا جو کسی طرح کا ابھمان ہووے اپنے کو سامرتھ وان نہین کہتا اپنی خودی کو دور کر صرف اُروپ اور اکرتا اپنے کو کہتا ہی اسمین کیا ابھمان ہی۔ دوہا۔

سرب سُکھ براگ مین تیج تپسیا مانہہ
جھلکتی مین پر نُجھتا بڑی مُکت گیان بن نانہہ
گیان سمادھ جاکے لگی سو کیا لاوے دھیان
سو کیا لاوے دھیان دھیان دُتیا کہلاوے
آپ ہی بھئے بادشاہ پھر کون کے مجرے جاوے
لیا نشانہ مار تیک اب کون چلاوے
منکا سنکلپ بھجن روپ اپنا درساوے
جو پایا سو دا ایک بلیو کون ہوے حیران
گیان سمادھ جاکے لگی سو کیا لاوے دھیان

چوپائی

بھجبھا بھرم مٹیاوے اپنا
بھرمے سُر نر دیوی دیوا
بھرم بھرم مانکھ دیکھاوے
بھرم بھرے موہ مٹایا
ایکو ایک کہے سب کوئی
اندر باہر ایک پچھانو
پربھ نیرے ہردے ہر جانو ایکو سرشٹ سمائی
آپ اُپاے سمجھے آپ
آپ کیتھو آپن بستار
آپتے بھین کچھ ہوے
آپن چیرت آپ کرنے ہار
من مین آپ من اپنے ماہہ

یا سنسار سگل ہے سپنا
بھرمے سدھ سادھک برجھیوا
دوتر مہا بکھم یہ پاوے
نانک تنہ پرم سکھ پایا
ہون مین گربھ بیاپے
پیرن گھر محل سمجھانو
ایک انکار اورنہین دوجا نانک ایک سمائی
آپی رچیا سب کے ساتھ
سب کچھ اسکا اوہ کرنے ہار
تہان تہتر ایکو سوے
کوتک کرے رنگ اپار
نانک قیمت کہی نجائی

اور شنو سادھ گرو مین گیانی کو جیسا بھاو ہوتا ہے ویسا اپاسک کو کہان کیونکہ گیانی ایسا سمجھتا ہے کہ سادھ گروہی نے تو یہ بات سمجھائی ہے اب اُنسے بڑا کون کیونکہ گیانی کو ایشور سے تو کچھ چاہنا نہی اور یہ جو سو وہ اپنے ہی کو مانتا ہے بیں اُسکو صرف بیوہار مین ایک سادھ گروہی کی شکر گذاری اور سیوا رہی کہ جنکے سبب سے اپنے سروپ کو جان لیا ہے گیانی سے سوابھاوک (عادتًا) ہی اُنکو پرنمتے رہتے ہین اور اُپاسک کبھی سادھ گروکو دیکھتا ہے کبھی تر تہہ کا دھیان کرتا ہے کبھی ٹہاکر سے

پر ارتھنا اور تم کہو کہ کونسے گیانی نے سادھ گرو کو مار اہی ہو آگیا ہے یا ہتیا نہین کی ہی اور کیا گیانی تیرت برت بھجن اسمرن نہین کرتے ہم تو کرم اُپاسنا کا کھنڈن نہین کرتے کیونکہ اُپاسنا کے بنا گیان کسیکو نہین ہو سکتا اور صرف گیان سے بیوہار نہین چل سکتا ایک مثل ہی کہ ایک شخص اندھا تھا اور ایک اپنگ (لولا) تھا دونون چلے اور دونون بھوکے تھے اور ایک درخت پر میوہ موجود تھا اب اندھے کو تو دکھتا نہ تھا اور اپنگ سے چڑھا نہین جاتا تھا دونون نے صلاح کر کے یہ تجویز کی کہ اندھے نے اپنگ کو اپنے کندھے پر چڑھایا اپنگ نے میوہ درخت سے توڑا دونون نے کھایا دیکھو جب دونون اکیلے تھے میوہ میسر نہین تھا اسی طرح گیان کو تو کرم اُپاسنا کی نہایت ضرورت ہی اور اکیلا گیان تو اپنگ کے سمان ہی مگر تمکو یہ سمجھنا چاہیے کہ نندا بڑے کی بھی کرنی بری ہی اور جب تم گیانی کی نندا کروگے تو تمھاری اُپاسنا کہان ہی اگر گیان نہین سمجھ مین آتا تو کہو کہ اپنی بدھی نہین ہی یا کہو کہ ہمکو گیان سے مطلب نہین ہی تو بھی خیر کہ نندا کے پاپ سے تو بچے اور غور سے دیکھو کہ آپکی اپنی دھوم دھام بڑھانے کے لیے بہت سی تدبیرین کرتے ہین چیلے مونڈتے ہین ایسی ہی تدبیرون مین نام کی اچھا کر کر اپنا وقت ضایع کرتے ہین اور گیانی ان باتون کو اپرادھ سمجھتے ہی سو وہ ایسی باتون کے لیے جتن نہین کرتا ایک برھم کی طرف چیت رکھتا ہے اور جہان تک نبے وہ اپرادھ کو دور ہی کرنا چاہتا ہے اور جو تمنے کہا کہ ہٹ چیز سے بھی

کہین سکھ ہوتا ہی دیکھو جہان وتی کے ہت کھیل سے سکھ ہوتا ہی اور دکھ بھی ہوتا ہی سئین کی اُست سرشٹ سے صاف سکھ اور دکھ ہوتا ہی اور اگرچہ سپنے کا سکھ جھوٹا ہی پر سکھ اچھا لگتا ہی اور سپنے کا دکھ جھوٹا ہے پر برا ہی لگتا ہی اور دیکھو یاد کرلو کہ پہلے تو تمنے کہا کہ ہمکو تو بیراگ کسی گیانی مین نہین دیکھتا اور اب تم خود بیراگ ہی کے سامان گیانی مین نشان دیکر نندتے ہو کہو کیا اپرادھ کرتے ہو اور گیانی تو یہان بھی سکھی اور آگے بھی سکھی دیکھو تو تم سب کچھ آپنا کی کہا کرتے مگر سکھیتی کا سکھ سب سے بڑھکر ہے کیونکہ وہ پہر تین پہر کہتا سنوگے پوجا کروگے پر پھر کہوگے کہ اب تو سو رہینگے جو سونے مین ادھک سکھ نہوتا تو کیون سونے کے لیے کہتا مین سے اُٹھتے اور دیکھو کہ سکھیتی مین کوئی بھی چیز نہین ہے نہ تن ہے نہ گھر ہے نہ دھن ہے نہ کٹم ہے نہ سادھو ہین نہ گرو ہین نہ سیوا ہے پر سکھ سکھیتی کا سب سکھون سے بڑھکے ہی ۔ بیت ۔

تو مباش اصلا کمال اینست وبس		تو در وگم شو وصل اینست وبس

سو گیانی کو ایسا ہی سکھ سب کال پراپت ہوتا ہے جتنے مین سکھ اگیان مین یہ ہی کیونکہ اگیانی سکھ کو دوسرے پدارتھ مین مانتے ہے اپنے مین نہین دیکھتا اور در اصل سکھ اپنے مین ہی جو اپنے مین نہوتا تو سکھیتی مین سکھ نہونا چاہیے تھا کسواسطے کہ کوئی پدارتھ سکھیتی مین موجود نہین ہی اور دیکھو جو پدارتھ مین سکھ ہوتا تو سب کال سکھ کا داتا ہوتا سو یہ بات نہین ہے دھن سمپت کٹم وغیرہ سب موجود ہین پر پھر منکھ دکھی ہوتا ہے جو دھن سمپت

کرم مین سکھ ہے تو کیون سب کال اُسکو سکھی نہین رکھتے اور جنھون نے
اپنے مین سکھ دیکھا ہی اُنکے پاس ایک پدارتھ بھی موجود نہین اور سکھی
ہین اور من کا یہ سبھاو ہی کہ ایک اِچھا کری پورن ہوگئی جہین پھر آنند مانا
پھر دیسا ہی دکھی ہی کیونکہ اب دوسری اچھا پیدا ہوئی پھر مین ڈگمگانے
لگا دیکھو جس کال مین اِچھا پورن ہوئی تو ذرا من ٹھہرا سکھ ہوا یا کبھی مین
بغیر اِچھا ہوا تھا تو سکھ پایا پس ثابت ہوا کہ من کی نشچلتا مین سکھ ہے
پدارتھون مین سکھ نہین ہی سو گیانی کا من براگ ببیک کر کے نشچل
ہوا ہے جہا سکھی ہی اُسکو پدارتھونکا ہونا آیا دھ تو دیکھتا ہے پر
سکھدائی نہین دیکھتا اور جو پرالبدھ آدھین پدارتھ ملے ہین تو اُنکو
است سمجھکر بھوگتا ہی جیسے سمجھ والا بھان ورتی کے تماشے کو دیکھکر سکھی
ہوتا ہی اگرچہ اگیانی لڑکے بھی ویسے ہی سکھی ہوتے ہین پر اتنا بھید ہی
کہ لڑکے اُس کھیل کو ست سمجھتے ہین مگر عقلمند جھوٹھا سمجھتے ہین اور دیکھو
گیانی اگیانی دونون بھوجن کر کے سکھی ہوتے ہین پر گیانی اگیانی سمان
نہین ہوسکتا گیانی سکھ بھوجنون سے اُتپن ہوا نہین مانتا بھوجنونکو
اتنا سمجھتا ہی کہ من کی اِچھا پورن کری من ٹھہر گیا پر سکھ بھوجن نے
نہین دیا سکھ من مین ہی تھا ٹھہرنے سے سکھ کی پہچان ہوئی جیسے ٹھہرے
ہوئے پانی مین مکھ دیکھتا ہی اور اگیانی بھوجنون ہی کو سکھ روپ سمجھتا ہے
اور جنکا من سامان دنیا سے سکھی ہوا ہی سو سکھ قائم نہین رہتا کیونکہ
سامان قائم نہین رہتا اور جنکا من براگ ببیک سنتوکھ کر کے سکھی

ہوا ہی وہ پُرش سدا ان خوش ہین صرف بھوکھ پیاس کے وقت مین کسی قدر چنچلتا لاتا ہی سو پرالبدھ آدھین وہ رہو جاتی ہی اور تمنے پوچھا کہ کون سی پوتھی بیدانت کے گیان کی داتا ہی سنو پوتھیون کا کیا انت ہے پر اگر تم چاہو تو پنچدشی اشٹاوکر گیتا جوگ بششٹ پڑھو اور ایک گرنتھ بچار ساگر منچل داس جی داد و پنتھی کا بنایا ہوا بھاشا مین ایسا عمدہ ہی کہ جسکے پڑھنے سے تتکال گیان ہو جاوے ہم تمکو انھین پوتھیونکی رو سے سمجھا رہے ہین بلکہ بچار ساگر کے کئی پرسنگ کہے ہین اور اردو مین آنند امرت برشنی کہی ہوئی مہاراج آنند گر جی کی اور گیان ساگر مصنفہ منشی گردھاری لال ناظم سہارنپور بہت خوب بیدانت کا نرنے کرے ہی اور گیانی تو بہت ہین کہان تک نام گناوین بلکہ جاب تو مہاراج کرپا سندھ برہم سروپ مہاراج رام جی داس جی سادھو دادو پنتھی کے درشن کر دیکھ کیسے ہین اور جو تمنے گرو نانک شاہ کی بانی کا حال پوچھا سو سنو گرو نانک شاہ فقیر ہندو کے گرو مسلمان کے پیر دھن دھن کیا بانی ہی شربت کے گھونٹ ہین پڑھتے ہی شانتی حاصل تینون تاپون کا ناش بانی مین کسیکی نند نہین صرف پریم پریت یعنی عشق خالص مالک کی طرف شرت شبد کا میل اور گیان ہی پہلے سکھمنی صاحب کا پاٹ کرو دیکھو کیا اموالک بیدارتھ ہی پھر گرو گرنتھ صاحب کا پاٹ کرو مہاراج درحقیقت گرو کی بانی کی ایسی ہی مہاسار کی مُسنی ہی مہاراج آپ نے کہا کہ شکمپتی کا سکھ سب سے بڑا ہی اور مین نے بہت سونے کی نہانندا سنی ہی پرم ہنس نے کہا کہ بھائی ورشٹانت کا

ایک انگ لیا کرتے ہین ہمنے کچھ سورہنے کو اچھا نہین کہا ہی مگر اُس سکھ کا
روپ دکھایا ہی اور جو سدا سوتا ہی ہی تو بھی ایک بات ہی سو کسی سے جدا
سویا نہین جاتا اور جو زیادہ سوتے ہین وہ جب جاگتے ہین تو مہادکھ
پاتے ہین پھر اُس سونے مین کیا لابھ ہوئی مہاراج تم دھن ہو دھن ہو
بڑے بڑے بھید بتائے بڑی بھول سے بچایا مہاراج آپ کرپا کر کے بتائیے
کہ برہم مین جگت کا بھرم ایسے ہی جیسے رسّی مین سانپ کا سو مہاراج
دیکھیے کہ سرپ کا بھرم رسّی یا دراریا لکڑی مین ہوتا ہی گھڑے مین نہین
ہوتا اور برہم جگت کا کچھ میل نہین تہا یا ایک سی صورت نہین تہائی پھر
برہم مین جگت کا بھرم کیسے ہوا پرمہنس نے کہا اسکا کچھ نیم نہین ہی دیکھیے
ذات دھرم کی ہوتی ہی کسواسطے کہ ایک جیو پہلے جنم مین برہمن تھا اب بنیا ہوا
جو ذات دھرم جیو کا ہوتا تو بنیا ہونا چاہیے تھا کیونکہ جیو تو اب بھی وہی ہی
جو پہلے تھا پر اگیان کا جیو ذات کو اپنا ہی دھرم جانے ہی اب اگرچہ ذات
اور آتما سے کسیطرح کا میل نہین ہی صورت ایک سی نہین ہی آتما بیاپک ہی
ذات پرچھین ہی پر آتما مین ذات کا بھرم ہو گیا اسی طرح برہم مین جگت کا
بھرم ہوا مہاراج برہم تو پرکاش روپ سورج کی طرح اور جگت اندھیرے کی
طرح ہے سورج کے سامنے اندھیرا نہین ٹھہر سکتا برہم مین جگت کیسے
ٹھہرا پرمہنس نے کہا سنو آگ لکڑی مین ہوتی ہی یہ نہ دیکھتی ہی اور نہ
یہ لکڑی کو جلاتی ہی اسیطرح سامان چیتن اگیان کا برودھی نہین بلکہ
سادھک ہی مہاراج مایا ست ہی یا اَست ہی اکیا پرمہنس نے کہا مایا کا حال

شُنّو سُن بادی جو ایسے کہتے ہین کہ کچھ ہے ہی نہین وہ مایا کو بالکل اسنوا
کہتے ہین اُسکو اَسَت کھیاتی کہتے ہین یعنی جیسے رستی مین سرپ اَسَت ہی
ویسے اور جگہ بھی سرپ اَسَت ہی یکھیان بادی آتم کھیاتی کہتے ہین کہ رستی
مین یا اور جگہ سرپ نہین ہی بُدھ مین سرپ ہی کہ بُدھ سے باہر کچھ نہین
بُدھ ہی سرپ اکار کو دھارن کرے ہی بُدھ چھین چھین مین بدلے ہی
بُدھ سے باہر کو جو جگت دیکھے ہی سو بھرم ہی اور نیایک اور ویشیشک
انیتھا کھیاتی کہتے ہین یعنی بمبئی دیس مین سانچا سرپ ہی اُسکو دیکھے
ہاین پر نیتر مین دوش ہی جس سے پاس معلوم ہوتا ہی جیسے کوئی بیماری
ایسی ہوتی ہی کہ چوگنا کھلاتی ہی ایسے ہی نیتر کا دوش بمبئی کے سانپ کو
نکٹ دکھلاتا ہی اکھیات بادی کہتے ہین کہ جو اَسَت چیز دیکھے تو گیدڑ کے
سینگ دیکھنے چاہیئین اس سے اَسَت کھیاتی غلط اور جو کہ رستی مین سرپ
چھن بھر کیا گھنٹون تک دیکھا کرتا ہی کچھ چھین بھر کی قید نہین اور بُدھ
چھین چھین مین بدل جاتی ہی اسواسطے آتم کھیاتی غلط اور انیتھا کھیاتی
بھی غلط ہی کیونکہ گیان گ کے موافق ہوتا ہی گر رستی ہی تو سچے سرپ تو کہان
دیکھنے گیا اس سے یہ درست ہی کہ سچے سرپ کا خیال اور سمان رستی کا
یہ اکھیات بادی کا مت ہی سو بھی غلط ہی کیونکہ اگر سچے سرپ کا خیال ہی تو
رستی کو سامنے دیکھکر کیون ڈرا اور ایک کال مین دو گیان بھی نہین
ہو سکتے بس کہ انربچنی کھیاتی صحیح ہی بیدانت مین مایا انربچنی ہی نہ سَت
ہی نہ اَسَت ہی ایسے طور کی ہی جسکو کچھ نہین کہہ سکتے اس کہنے سے یہ مطلب ہی

کہ انتشکرن کی برتی آنکھ مین سے نکلکر جب پدارتھ پر پڑتی ہی اس
پدارتھ کے سمان ہوجاتی ہی اُس پدارتھ کا تم دور کرتی ہے پدارتھ
بھاشتا ہی اسمین روشنی سہایک ہی اور جہان رسّی مین سرپ بھاشتا
وہان برتی باہر گئی اور رسّی کے ساتھہ سمبندھ بھی ہوئی پر تم یعنے
اندھکار دوش سے رسّی کا سمانا کار نہین ہوئی اسوقت مین برتی ایک
اَبِدّیا کا چھوبھ ہوا وہ اَبِدیا سرپ اکار ہوکر بھاشنے لگی اب دیکھو جب
اَبِدّیا کا کارج ست ہووے تو رسی کے گیان سے سرپ دور نہوتا پر
جب رسّی کا گیان ہوا سرپ کا ابھاو ہوجاتا ہی اسواسطے اُس سرپ
کو ست نہین کہہ سکتے اور جو اَست کہین تو دیکھا تھا اور دیکھے ہی
پس ست اَست سے کسی اور ہی طرح کی ہی اس لیے انربچنی (گومگو) کہا
دیکھو بیج مین درخت کیسے رہتا ہی اگر کہو کہ بیج مین درخت ہی تو بیج کے
توڑے درخت کا نشان بھی نہین دکھتا اور جو تم کہو کہ اُسمین درخت
نہین ہی تو پھر درخت کہان سے آجاتا ہی اسکو مایا انربچنی کہتے ہین اور
جیسے سرپ اَبِدیا ہی کا پرنام تھا ایسے وہ برتی جسکو سرپ بھاشتا ہے
اَبِدیا ہی کا پرنام ہی سو گیان بھی انربچنی ہی جو وہ برتی گیان انتشکرن
کا ہوتا تو سرپ کے گیان کا ابھاو نہوتا اور ابھاو ہوجاتا ہی اس باعث سے
وہ سرپ اور اُسکا گیان اَبِدیا کا کارج ہی مہاراج بیج سے خوب
سمجھ مین آئی پر مہاراج آپ نے ایسے فرمایا کہ سُپن کی سرشٹ تو
نئی رچتا ہی مہاراج جو جیو دیہہ سے باہر جاکر رچتا ہی تو سُپن کے وقت

مین دِرِشٹی مرتک یعنی مُردہ کے سمان ہو جانی چاہیے سو ہوتی نہین اور
دیہہ ذرا سی ہی اُسکے اندر ہاتھی گھوڑے گھر شہر کیسے بن سکتے ہین
سنو بید مین لکھا ہی کہ سپن سرشٹ من رچتا ہی سو دیہہ کے اندر گلے
کی ناڑی مین سب رچنا کرتا ہی کیونکہ من بغیر پران کے دیہہ سے باہر نہین
جا سکتا پران سب اندریون کا راجا ہی جہان پران نکسا سب اندریان
بھی گئین جو من اور پران باہر جاتے تو دیہہ مرتک مردہ سمان ہوتی اگر
جو کہو کہ صرف من باہر جا کر سپن سرشٹ رچتا ہی یا ست پدارتھون کو
دیکھتا ہی سو دیکھو من مین گیان شکت نہین اور سپن مین سب
کرم کرنا پڑتا ہی سو کرم بغیر پران اور اندری وغیرہ ہوتا نہین اسواسطے
صرف من کا باہر جانا نہین بن سکتا من جیسے گھوڑے ہاتھی رچتا
ہے ویسے ہی کلپت دیہہ اور اندری سپنا دیکھنے والے کی رچتا ہی
کیونکہ سپنے مین رات کو زخم لگا پھر صبح اٹھ اچھی دیہہ پریشان نہین
ہوتا اِس سے ثابت ہوا کہ وہ دیہہ جسمین زخم لگا تھا اور ہی تھی اور
کلپنا ماتر تھی سپنا ساکشی اُبھاس ہی کیونکہ جاگرت دیہہ کی اندریان
نہین دیکھی ہین مہاراج آپ تو ایسا فرما رہے ہین مگر مین کیا
کرون میری عقل حیران ہی غور کرتا ہون تو بادشاہون نے ایسے ایسے
عجیب کام کیے ہین کہ عقل مین گنجایش نہین کرتے دیکھیے اجال
مین ہی تار برقی اور ریل کیسی عمدہ چیزین ہین مین کیسے انکو جھوٹھی
مانون لوگ پرم ہنس نے کہا تم ناحق بھرم مین پڑتے ہو یہ ریل اور تار

وغیرہ سب جگت کے کام ہین اور جب سارا جگت متھیا ہی تو جیسے کچھ
ستت ہو سکتا ہی اس سے بھی زیادہ مفید اور عجائب چیزین تم سپنے
مین بنا لیتے ہوا اور اسوقت یہی معلوم ہوتا ہی کہ ایک جہان کو
فائدہ ہو رہا ہی اور سچے ہین مگر جب جاگے کچھ بھی نہین رہا سو بھالی
یہ سب ابدیا کرت ہی مہاراج آپ نے قو پرالبدھ کو امیٹ کہا جو
پرالبدھ امٹ ہی تو پھیر بید شاستر نے جتن کیون لکھے کہ ایسا کرنیگا
تو ایسا ہوگا کسی کی پرالبدھ مین قو دھن نہین تھا انہنے شاستر کے
بموجب تپ پوجا کری دھن اسکے ہو گیا اب پرالبدھ تو مٹ گئی
ہمہنس نے کہا کہ سنو یہ جھگڑے ابدیا کے ہین تم پر جھو بیا پ کیے نے
کرے تے کہان جا پڑے خیر تمنے پوچھا ہم کچھ اسکا بھی حال کہے دیتے
ہین پر یہ یاد رکھنا کہ ہمارا اسدھانت یہ ہی کہ مایا اور ابدیا ہی اب سنو
جس شخص نے شاستر کے بموجب عمل کیا اور دھن وان ہوگیا تو
اسمین پرالبدھ نہین مٹتی اسکو ایسے سمجھو کہ اسکی پرالبدھ مین
دھن ہونا اسی راہ سے لکھا تھا جیسے کسیکو نوکری کرکے کسیکو دکانداری
کرکے کسیکو کچھ کرکے دھن ملتا ہی اسکو جب تپ ہی کرکے ملنا تھا۔

	دوہا	
جیسی ہو ہو نہتا ویسی اپجے بدّھ	ہونہار ہردے بسے بسر جائے سب سُدّھ	

	چوپائی	
ہو سے سہے وہی جو رام رچ راکھا	کو کہہ ترک بڑھاوے ساکھا	

مہاراج قو میں اب کچھ نکروں گا جو میری پرالبدھ میں ہوگا سو ہو رہیگا
پرم ہنس نے کہا ٹھیک ہی پر دیکھو جو تمہاری پرالبدھ میں کچھ نکرنا
لکھا ہو تو تم اس بات پر قائم ہو جاؤ گے اور جو کرنا پرالبدھ میں
لکھا ہو تو ابھی ایک دم میں اور ہی سمجھ ہو جاویگی اور دیکھو کہ اگر
کچھ نکرنے میں تمہاری پرالبدھ میں سکھ لکھا ہی تو سکھ میسر آویگا اور
جو دکھ لکھا ہو تو دکھ لیگا۔ ایک مثل ہی کہ دو شخص آپس میں جھگڑتے
تھے ایک کہتا تھا کہ تدبیر بڑی دوسرا کہتا تھا کہ تقدیر بڑی ہے
کسی شخص نے ان دونوں کو ایک کوٹھری میں بند کیا جو تقدیر
کو بڑا کہتا تھا وہ تاں چادر سو رہا کہ جو ہونا ہوگا سو ہوگا اور جو تدبیر
کو بڑا کہتا تھا اسنے اپنے دل میں کہا کہ کچھ تدبیر کرو نہیں تو بھوکھے
ہی مرے اسنے دیوار میں کسی طرح سے غار کیا اور کہیں سے کھانا
لے آیا خوب کھایا اب دل میں یہ کہتا ہے کہ چلو وہ تقدیر والا بھی بھوکھا
پڑا ہی اسکو بھی کھلاؤ کہ وہ بھی جانے کہ تدبیر ایسی چیز ہی اسنے اسکی
کوٹھری کی دیوار میں سوراخ کر کہا کہ اے کھانیکو نے کیوں بھوکھا
مرتا ہی دیکھو ہماری تدبیر اور اپنی تقدیر کون بڑی ہی تقدیر والے نے
کہا کہ ہاں لاؤ غرض کھانا لے لیا اور کہا کہ اے اب دیکھ ہماری تقدیر
بڑی یا تیری تدبیر تونے اتنی تکلیف اٹھائی جب کھانے کو ملا اور
ہم یہاں سوتے ہوے کھانے کو ملا تدبیر والا خاموش ہوا۔ اب
اس مثل سے ایسا ثابت ہوا کہ تقدیر بڑی اگرچہ تھوڑی جگہ ہی کہ کھانا تم

تدبیر کے نہین ملتا کسی تدبیر والے نے اتنی تدبیر کی تھی جب ہی تو
دونون کو ملا پس بغیر تدبیر کے تقدیر کچھ نہین کر سکتی پس دونون برابر
ہی سی ہین جیسے بغیر تیل و بتی کے دیا نہین جلتا اگر تیل ہی بتی نہین ہی
تو کیا روشن کرے اگر بتی ہی اور تیل نہین کیسے روشن کرے مگر اتنا
فرق بیشک ہی اگر بتی چھوٹی بھی ہووے اور تیل بہت ہووے تو چراغ
دیر تک جلیگا اور جو تیل تھوڑا ہووے بتی بڑی سی ہووے تو چراغ
دیر تک نہین جل سکتا اگر تقدیر رجوع ہی تھوڑی سی تدبیر سے بھی کام
پورا ہو سکتا ہی اور جو تقدیر نہین تو ہزار تدبیر بھی بے فائدہ ہین اتنی
تقدیر کی بڑائی ہی مہاراج ایک سندیہہ اور ہی مین نے سُنا ہی کہ تقدیر
یعنی پرالبدھ اُسکو کہتے ہین کہ پہلے جنم مین جو کرم کیے ہین اُسکے بھوجب
پھل بھوگنا ہوگا سو کرمون کے پھل تو دُکھ سُکھ ہین جب تقدیر کے بھوجب
دُکھ سُکھ ہی بھوگنے چاہییے تھے پر جگت مین دیکھتا ہی کہ دُکھ سُکھ بھی
بھوگتے ہین اور سوائے اسکے کسیکو سُبھ اچھا ہوتی ہی کسیکو اشُبھ ہوتی ہی
ان دونون کا بیج کون ہی سنو جیسے پھل ہوتا ہی کوئی میٹھا کوئی کڑوا پس
سوائے مٹھائی اور کڑوائی کے پھل مین ایک طرح کی سُگندھ اور دُرگندھ
بھی ہوتی ہی اسیطرح کرمونکا عوض دُکھ سُکھ پھل کی طرح ہین اور
سُبھ اچھا اور اشُبھ اچھا سُگندھ دُرگندھ کی طرح ہین اسلیے سُو کرم
کا پھل صرف سُکھ دُکھ ہی نہین ہی پر سُبھ اچھا بھی ہی جس سے آگے کو
فائدہ ہوتا ہی اور سُبھ کرم شُبھ مین اسیطرح کو کرم کا بھی حال جان لو

مہاراج یہ اور کہدو کہ جسقدر سوکرم اور کوکرم کے پھل ہین اُسی قدر
دونون بھوگنے پڑتے ہین یا یہ کہ سُوکرم زیادہ اور کوکرم کم ہے تو
جسقدر سوکرم زیادہ ہی اُسی کا پھل بھوگنا پڑتا ہی یا یہ کہ جو سیر بھر سوکرم
ہی اور تین پاؤ کوکرم ہے سو دونون ہی بھوگنے پڑینگے پرم ہنس نے کہا
کہ ایسا نشچے (یقین) ہوتا ہی کہ دونون ہی بھوگنے پڑینگے تو مہاراج
شاستر نے یہ کیون کہا کہ جو کوئی کوکرم ہو جاوے تو پراچیت یعنی کفارہ
کرے کوکرم دُور ہو جاویگا پرم ہنس نے کہا کہ اپنی سمجھ مین ایسا آتا ہی کہ
اسمین شاستر کا یہ مطلب ہی کہ اوّل تو کرمی اور کسی کوکرم سے بچ جاویگا
کیونکہ وہ پراچیت مین لگا اور جب پراچیت کر چکا تو اُسکو سب بھلا کہنے
لگے اب کوکرم کرنے مین اُسکی رچ نہ آویگی دوسرے یہ کہ سُوکرم سے سمجھ
اچھا بھی پیدا ہوگی تیسرے یہ کہ کوکرم کا دکھ سوکرم کے پھل کے بل کے
سبب سے بھاری نہین معلوم ہوگا اور اُسوقت کوکرم کا پھل کچھ کال کے
لیے ہٹ بھی جاویگا دیکھو ایک کو تو مارا اور ایک کو کچھ دیا اب جسکو
مارا ہی وہ عوض لیا چاہتا ہی اور جسکو دیا ہی وہ عوض دیا چاہتا ہی اب عوض
دینے مین بہت دکھ نہین معلوم ہوتا کسواسطے کہ عوض لینے کا سکھ
اُسوقت سہاتیا کرتا ہی اور دیکھو کہ سکھ کا بل ہو تو دکھ سہارنا آسان
ہو جاتا ہی جیسے ایک مَن بھر کی گٹھڑی ایک بیمار کے سر پر رکھوا اور ایک مَن
بھر کی گٹھڑی تندرست کے سر پر رکھوا اور دیکھو کہ کچہریون مین مقدمہ نمبروار
ہوا کرتے ہین پر جو لاٹ کا مقدمہ آجاوے تو سب مقدمہ دھرے رہتے ہین ۔

پہلے ہوتا ہی اسیطرح جو کوئی سُبھ کرم بہت ادھک ہوا تو کوکرم کے
پھل کو ہٹا کر اپنا پھل دینے لگتا ہی مہاراج یہ باتین تو بہت اچھی
ہین بڑے سندیہہ کو دور کرتے ہین آپنے انکو بھلا کیسے بتایا سنو
گیانی کو وہ نہین رکھنی پڑتی پھر پر الشدھا اور جتن کا حال کہنا سننا
جھگڑا ہی تو ہی جس راہ نہین چلنا اُسکے کوس کیا گننے اور جب مایا کو انہم
کہہ چکے پھر اب کیا کہا جاوے مہاراج سچ ہی مگر میرے بڑے سندیہہ
دور ہوئے اب کچھ برہمہ بدیا کا چرچا فرمایئے پرم ہنس نے کہا کہ جو
تجھے پوچھنا ہو سو پوچھ لے مہاراج مین تو دکھی ہوتا ہون جھوٹا
ہون اسامرتھ ہون اور برہمہ آنند روپ ہی پورن ہی پھر مین کسطرح
ہو سکتا ہون پرم ہنس نے کہا کہ سنو دکھ سکھ سامرتھ اسامرتھ
یہ سب دھرم انتشکرن کے ہین اور تو انتشکرن کا درشٹا ہی مہاراج
جو مین جگت کا درشٹا ہون تو جگت کا ادھشٹان کون ہی سنو جہان
چیتن ادھشٹان ہوتا ہی وہان چیتن ہی درشٹا ہوتا ہی جیسے سپنے کا
ادھشٹان اور درشٹا دونون تو ہی ایک چیتن ہی اور متھیا جگت ادھشٹان
کی ہان نہین کرتا جیسے مرگ ترشنا کا جل اُس زمین کو جہان دکھا ہی گیلا
نہین کرتا اور جب رسی مین سانپ کا گمان ہوا ہی اُس رسی مین زہر
نہین ہو جاتا اور جیسے جلاکاش گھٹاکاش میگھاکاش مہاکاش ایک ہی ہی
پر چارون مین اپادھی بھید ضرور ہی اسیطرح جیو ساکشی کوٹستھ یعنی ایشور
اور برہمہ چیتن روپ کر کے ایک ہی چیتن ہی اور جو اپادھی بھید ہو

سو متھیا ہی اور جیو ایشور برہم کو چیتن روپ کرکے ایک جاننا اور
جیو ایشور کی اُپادھ کو بھاگ تیاگ لکشنا کرکے متھیا سمجھنا اِسکو گیان
کہتے ہین فقط۔ جلاکاش وہ ہی کہ گھٹاکاش اور جل مین جو پرتبمب
آکاش اور سورج کا پڑا ہی گھٹاکاش یہ کہ جسقدر آکاش نے گھڑے
کی جگہ دی میگھاکاش یہ کہ جسقدر آکاش بادل کو جگہ دیوے اور بادل
کے جل مین جو آبھاش آکاش کا ہی مہاکاش یہ کہ کل آکاش [illegible]
لکشنا کیا ہی تینو لکشنا تین طرح کی ہوتی ہی جہتی اجہتی بھاگ تیاگ
جہتی یہ کہ جسمین ست بچن کا تیاگ جیسے کہا کہ گنگا مین گانون جو کہ گنگا جی
مین گانون نہین ہو سکتا کنارہ پر ہوتا ہی پس اسمین ست بچن کا تیاگ
ہوا اجہتی یہ کہ جسمین ست بچن کا گرہن ہو جیسے لال رنگ اُڑا جاتا ہی
یعنی لال رنگ کی چڑیا اُڑی جاتی ہی اسمین ست بچن کا گرہن ہوا اور
بھاگ تیاگ یہ کہ جسمین کچھ لیا جاوے کچھ چھوڑا جاوے جیسے کہا کہ
بادشاہ اور فقیر ایک ہین اسمین سامان بادشاہت اور فقیری کا تیاگ
اور دونون کے جسم کا گرہن یعنی دونون آدمی ہین مہاراج انتہکرن تو
جڑ ہی جڑ کو دکھ سکھ نہین ہو سکتا پرمہنس نے کہا سچ ہی پر تیری چیتنتا
جو انتہکرن مین ہی اسکے سبب انتہکرن کو دکھ سکھ کی گیات ہوتی ہی
جیسے چراغ کی روشنی مین جواری جوا کھیلتا ہی نندت پوتھی پڑھتا ہے
مگر دیکھو چراغ دونون کرمون کا اُبھانی نہین ایسے تو ہی تیری چیتنتا
کے سہارے انتہکرن دکھ سکھ کا بھوگتا ہی مگر تجھے کرمونکا لیش نہین ہی

مہاراج آبھاش روپ والی چیز کا ہوتا ہے اور آبھاش علیحدہ جگہ مین پڑتا ہے سو آپ نے چیتن کو بیاپک کہا پھر کون سی جگہہ باقی رہی جہان آبھاش پڑے ستو شبد اروپ ہے اسکا پرت بمب ہوتا ہے اور اکاش اروپ اور بیاپک بھی ہے پر جل مین اکاش کا پرت بمب ہوتا ہے تھوڑے سے پانی مین بہت سی گہرائی دیکھتی ہے مہاراج مجھے آپ نے بیاپک بتایا ہے پھر اسکا کیا کارن ہے جو صرف انتشکرن ہی سجھ گیا ہے دیہہ کیون نہین جو گئی پرم ہنس نے کہا کہ دیکھو انتشکرن مثال آئینہ کے ہے اور دیہہ مثال دیوار کے آئینہ مین صورت دیکھتی ہے دیوار مین نہین دیکھتی اگرچہ روشنی ایک سی دیوار و آئینہ مین ہے اور دونون بیجان ہین مگر دیوار کو یہ طاقت نہین کہ صورت دکھاوے اور دیکھو صاف جل مین آکاش کا آبھاش صاف نظر آتا ہے اور جگہہ نہین اسی طرح اگرچہ تو ساری دیہہ مین بیاپک ہے پر آبھاش انتشکرن مین ہی پڑتا ہے ساری دیہہ مین نہین کیونکہ انتشکرن ستوگن کا کارج ہے اور دیہہ تموگن کا کارج ہے انتشکرن مثال ہیرے کے ہے جیسے پھول کی لالی ہیرے مین جھلکتی ہے پتھر مین نہین جھلکتی اسیطرح انتشکرن مین چیتن کا آبھاش ہوتا ہے دیہہ مین نہین سامان چیتن تو دیہہ اور انتشکرن دونون مین ایکسا ہی ہے پر آبھاش کا بھید یعنی انتشکرن مین سامان چیتن اور سامان چیتن کا آبھاش دو چیز ہین تو مہاراج ساری دیہہ مین کیون نہ سکھ معلوم ہوتا ہے جہان انتشکرن ہووے وہان ہی چاہیے پرم ہنس نے کہا کہ

سُنو جو انتشکرن کو ایک استھانی ہر دے مین بتاتے ہین تو وہ یہ کہتے
ہین کہ انتشکرن کی برتی سارے سریر مین پھیلی ہوئی ہے جیسے سورج
کی روشنی اور جو ایک استھانی نہین کہتے وہ انتشکرن کو سارے سریر
مین بیاپک کہتے ہین مہاراج یہ فرمائیے کہ گیان کس کو ہووے ہے
اہنگ برہمہ یعنی مین برہمہ کون کہتا ہے پرم ہنس نے کہا کہ بُدھ مین جو
چیتن کا آبھاش ہے سو کہتا ہے اور اُسی کو گیان ہوگا مہاراج ابھاش
تو برمہ نہین ہے برہمہ سے بھنّ اور طرح کا ہے پرم ہنس نے کہا کہ کہنا
تو بُدھ سمیت آبھاش کا ہے اور آبھاش ہی کو گیان ہوگا مگر ابھاش
کو نستھ کا یعنی ساکشی کا ابھمان رکھے ہے یعنی آبھاش اپنے اور
ساکشی کے سروپ کو اپنا آپ ہی جانے ہے بیدانت مین آبھاش کا نت برمہ
ساتھ ایک ہونا بادھ سمانادھکرن کہا ہے جیسے آئینہ مین جو صورت ہے
وہ صورت اپنے کو بادھ یعنی ناش کر کے اپنے اصل جز مین سما جاتی ہے
جیسے پرچھائین آدمی کی آدمی ہی مین جا سماتی ہے دیکھنے مین دوسری
چیز تھی پر اصل مین کچھ نہ تھی اگر اصل مین وہ پرچھائین کچھ ہوتی
تو کہین آپ اکیلی رہتی سو کہین بھی نہین دیکھی

دوہا

ہر ہر جن دو دو ایک ہین تو وہ بچار کچھ نا نہہ
جل سے اُپجین ترنگ جیون جل ہی کہے سمانہہ

مہاراج یہ بات تو خوب سمجھ مین آگئی مگر مہاراج پڑے ہین اور

گیان مین کیا فرق ہے پرلے مین بھی تو کچھ نہ رہیگا اور گیانی کی دیہہ کیسے
چھوٹتی ہے - سنو پرلے اُسے کہتے ہین کہ جب سرب پرپک کرمونکا
ابھاو ہووے ایشور جیوون کے کرمون کے پھل دینے سے اُداسین ہو
تب پرلے ہووے ہے سو پرلے مین سب جیونکا سنسکار مایا مین رہے ہے
چنانچہ جیوون کے کرم بھی جو باقی رہے ہین وہ بھی مایا مین رہتے ہین
اور جب وہ کرم بھوگ دینے کو پک جاتے ہین تب ایشور کو ایسی اچھّا
ہووے ہے کہ اب جگت پیدا کیجیے اسوقت مایا تموگن پردھان پانچون
تتّ (عناصر) کو پیدا کرے ہے یا سے آکاش تتّ مع شبد یعنے آواز کے پیدا ہوتا
ہے اور آکاش سے ہوا کی پیدائش اور ہوا سے اگن کی پیدائش اگن سے
جل کی پیدائش اور جل سے خاک کی پیدا ہوتی ہے ان پانچون تتّ کا
بلا ستوگن انس انتشکرن بناوے ہے اور رجوگن ایک ایک بھوت کی
کرم اندریان اب دیکھو پرلے اور گیان مین کتنا بھید پرلی کے پیچھے
تو جیون کو پھر پیدا ہونا ہوتا ہے اور گیانی برھم مین لے ہوا اسکو پھر دیہہ
نہین دھرنی ہوتی اور گیانی کو کچھ سندیہہ اس باتکا نہین ہوتا کہ دیہہ
تیرتھ پر چھوٹے یا جنگل مین دونون برابر ہین اور نرگن اپاسک کو
بھی دیس کال ورت کے سمے نہین دیکھنا ہوتا کیسا ہی دیس ہووے
کیسا ہی کال ہووے وہ برھم لوک کو پہونچیگا کیونکہ وہ صرف ایشور کی
سمرن مین رہا ہے اور جو کسی گیانی نے دیس کال بھی بچار کیا ہے تو وہ اگیانیون
کے اُپدیش کیواسطے کیا ہے اور جو گیانی بششٹ آدک ادھکاری ہین

انکی دو دہیہ ایک کلپ بھر رہتی ہی ایک دہیہ تیاگی دوسری گرہن کی یہ انکو
آتما مین جنم مرن کبھی نہین بھاستے ہی بعد کلپ کے بدیہ موکش ہوتے
ہین مہاراج ایک گیانی کی موکش ہوئی پر اودیا کا ناش تو نہین ہو جاتا
سارا پرپنچ تو بنا رہتا ہی یہ کسطرح سمجھا جاوے کہ مایا پھر اُس گیانی کو
اپنے پھان مین گرا لاویگی پرم ہنس نے کہا کہ سنو گیانی کی درشٹ مین تو مایا
اور مایا کا کارج رہا ہی نہین جو اُسکی درشٹ مین دوسرا رہتا تو اُٹھان
کا ڈر ہوتا جیسے سپنے سے جو پرش جاگا ہی اُسوقت سپنے کا سنسار اور
اسکا کرتا کہان رہا مہاراج مین نے سنا ہی کہ جیو کے تین دہیہ ہوتی ہین
وہ کونسی ہین پرم ہنس نے کہا کہ ایک تو کارن سریر کہلاتا ہے
جو سکھپت مین ہوتا ہی اور دوسرا لنگ سریر کہلاتا ہی وہ سترہ تت کا
ہوتا ہی پانچ کرم اندری ہاتھ پاؤن زبان یعنی بولنا لنگ اور
گدا پانچ گیان اندری ناک کان زبان یعنی رس و درشٹ یعنی سپرش آنکھ
پانچ پران اور ایک من اور ایک بدھ اور ایک استھول سریر ہی اور
ان تینون سریرون سے آتما بھن ہی ان تینون سریرون مین ہی پنچ کوش
ہی کارن سریر کو آنندمی کوش کہتے ہین اور پانچ گیان اندری اور انتہکرن
کی برتی بدھ کو گیانمی کوش کہتے ہین اور پانچ گیان اندری اور
اور من کے سنکلپ بکلپ کو منومی کوش کہتے ہین اور پانچ پران اور
پانچ کرم اندری کو پرانمی کوش کہتے ہین اور استھول سریر کو انمی
کوش کہتے ہین کوش نام میان کا ہی یعنی آتما کا ڈھکنے والا ہی کوئی ا

ویسے ہی کو آتما کہتا ہی اور کوئی اندریون کو آتما کہتا ہی اور یہ ظاہر انا شون
اور متھیا ہین اور کوئی پران کو آتما کہین ہین اور یہ پران کو جا ایک کہین ہین
سو پران تجا کا بشئے ہی جڑ ہی بعضے من کو آتما کہتے ہین بعضے بدھ کو آتما
کہتے ہین اور بعضے آنند مے کوش کو آتما کہتے ہین اور یہ سب انات اور
جڑ ہین اب دیکھو سپنے کے وقت استھول سریر نہین بھاشتا اور سکھپت
مین سوکشم شریر کا ابھاو مگر آتما کا بھان ہووے ہی کیونکہ سکھ سروپ
آتما ہی اور سکھپت مین سکھ پراپت ہی اگر سکھپت مین سکھ نہوتا تو کیون
اٹھکر ایسا کہتا ہی کہ بڑے سکھ سے سوئے دیکھو آتما تینون اوستھا مین
یعنی جاگرت سپن سکھپت مین موجود ہی اور پنج کوش تینون اوستھا
مین موجود نہین رہتے اور جو چیز کبھی ہو اور کبھی نہو تو وہ ست اور
بیاپک نہین ہو سکتی دیکھو سب مت والے (سوائے اُنکے اجکلکے دہانت
گیان یعنی جیو برہم کی ایکتا ہی اور کرم اپاسنا سادھن ہین) ان پانچون
کوشون مین پھنسے ہین اور آتما جو کہ ان پانچون کوشون سے علیحدہ اور
انکا پرکاشک ہی اُسے نہین سمجھتے اس سے ثابت ہوا کہ آتما بیاپک ہی
سو اپنا سروپ ہی ہی اور یہ کہ بغیر گیان سے برہم نہین ملتا کیونکہ برہم
کچھ دوسری چیز نہین ہی آپی برہم ہی اپنے کو برہم سمجھنا بندھ ہی اور برہم
جاننا موکش ہی اور جہان کی اتپت پرلے کا ادھار یہ مایا ہی سو مایا کا بہت
بچار کرنا کرانا کچھ مطلب کا نہین کیونکہ جس چیز کا دور کرنا ہی اُسکی بہت
کیفیت معلوم کرنے مین کیا حاصل وقت ضائع کرنا ہی دیکھو بار بار ودکا

ہاتھی اگر خوب اُڑے تو تعریف ہی پارندہ کے ہاتھی کی صورت کی تعریف
نہین ہی اسیطرح مایا کا اُڑا دینا خوب ہی جیو آتمکا اونکو دریافت کرنا ضرور
نہین ہی مہاراج آپ نے درست فرمایا ہی مہاراج آپ نے جیو برہم کی
ایکتا تو کہی مگر آپ نے کہین اونکار کا بھید کچھ نہین کہا اور مین نے سنا ہی
کہ بیدانتی اونکار کی اپاسنا کرتے ہین پرم ہنس نے کہا کہ سنو برہم کا
چیتن اونکار سروپ کرکر اہنکرہ دھیان سے ہوتا ہی اونکار اچھر برہم
سروپ ہی سدا ابھیاس جتنون کرے ہی اونکار برہم سروپ جین ہی ہون
نرگن برہم کو پر برہم کہتے ہین اور سرگن کو اپر برہم کہتے ہین سو نرگن برہم
کا چنتن کرنا چاہیے جس سے موکش پراپت ہوتی ہی جو اپر برہم کا چنتن کرتے
ہین انکو برہم لوک پراپت ہووے ہی اور جو سرگن اپاسنا مین برہم لوک کی
اچھا ہووے تو موکش نہین ہوتا برہم لوک پراپت ہوتا ہی وہان ہرن گربھ
کے طور سکھ بھوگ کر گیان ہووے ہی تب مکت ہوتا ہی اب نرگن اپاسنا
کی راہ یہ ہی کہ جو کچھ پیدا ہوا ہی اور جسنے پیدا کیا ہی سب اونکار ہی اور
سب چیزون مین نام و روپ دو حصہ ہین سو نام سے روپ علیحدہ نہین
کیونکہ جب بیل کہا تو سننے والا بیل سمجھیگا روٹی نہ سمجھیگا پس نام مین روپ ملا
ہوا ہی اور سب نامونکی اصل اونکار ہی کیونکہ یہ پرنو شبد ہی اس سے بیدکی اتپت ہی
اور بید سے سب نامونکی اتپت ہی پس سرب نام اور سروپ اونکار مین ہین
اور اسیطرح سرب نام اور سرب روپ برہم مین ہین پس برہم اور اونکار ایک ہوئے برہم باچ
ہی اور اونکار باچک ہی سو باچ اور باچک مین بھید نہین ہوا کرتا اب

برہم اتما اور اونکار کی اسطرح ایکتا ہی براٹ ہرن گربھ ایشور اور تریہ کا لکش
ساکشی برہم کے لیے چار حصے ہیں تیسو تیجس پراگ اور تریہ کا لکش جیو ساکشی کے
لیے چار حصے جیو ساکشی کو تریا بھی کہتے ہیں براٹ اسکو کہتے ہیں کہ جو تین
مع تمام پرپنچ کے اور تیسو اسے کہتے ہیں کہ جو بالیشٹ استھول ابھاتی ہی اب
تیسہ بھی براٹ روپ ہی ہی اسیطرح اونکار کا پہلا اچھر اکار براٹ روپ سے
ابھید ہی براٹ پہلا حصہ برہم کا تیسو پہلا حصہ جیو کا اکار پہلا حرف اونکار کا
ہی چونکہ تینوں پہلے ہیں اسلیے ابھید ہیں ہرن گربھ اور تیجس اور اکار
جو کہ دوسرا حرف اونکار کا ہی ایک ہیں پراگ اور ایشور اور مکار تیسرا حرف
اونکار کا ہی ایک ہیں اور اونکار کی ماترا چوتھا پاد اور برہم کا چوتھا حصہ ایشور
ساکشی اور جیو کا چوتھا حصہ جیو ساکشی جسکو تریا کہتے ہیں ایک ہیں ایسے چنتین
کرنا اسکو لے چنتن اور نرگن اپاسنا کہتے ہیں مہاراج سمادھ کیا ہی پرم ہنس
نے کہا کہ سمادھ دو طرح کی ہوتی ہی ایک سبکلپ دوسری نربکلپ سبکلپ سمادھ
میں تریپٹی یعنی دھیاتا دھیان دھییہ ورتیت برہم روپ ہی پرتیت ہوتے
ہیں جیسے مٹی اور گھر اگر گھر مٹی ہی روپ دیکھیے ہی نربکلپ سمادھ میں
بھی تریپٹی کی بھان ہوتے ہی مگر ایسے جیسے جل میں نمک گھولا ہوا ہی
لون ہوتا تو ہی پر دیکھتا نہیں اور سکھپت میں تو انتشکرن کا ابھاو
ہوتا ہی اور نربکلپ سمادھ میں انتشکرن برتی سہت ہوتا ہی یہ پرتیت
نہیں ہوتا جیسے پانی میں نمک اور نربکلپ سمادھ کا پھل یہ ہی کہ برتی بھی
جاتی رہے جیسے پانی کی بوند گرم لوہے میں پرویش کرے ہی ایسے انتشکرن کی

جیسے

برتی برمھ مین لی ہوئے ہی اور شکھیت مین انتہ کرن اگیان مین لی
ہووے ہی یہ فرق شکھیت اور سمادھ مین ہی نربکلپ سمادھ مین چار
بگھن ہین ایسے مندرا کہ لیکے برتی کا اجھاو بکشیپ برتی برتھاکار ہونیکو ہی
مگر چونکہ برمھ نہایت باریک ہی گھبرا کر لوٹ آتی لگھاتے راگ دویکھ کے
سنسکار رساسواد جب بکشیپ نہووے اسوقت برتی جابر چھراکار ہوئے
شکھ بھوگے مہاراج قطعہ کلام ایک بات مجھسے کہدیجیے کہ بام مارگ کیا
ہوتا ہی اور چارون بیدون سے باہر ہی یا کیا اور مہاراج ناستک مت
کیا ہی بھائی تمسے ہارے کہان راجا بھوج کہان گنگا تیلی کہان سے
کہان جا پڑے خیر بام مارگ کا حال بھی سنو بام مارگ مین بھگ کی پوجا
ہوتی ہی اگر ایک وقت مین ایک ہزار عورت کی بھگ کی پوجا انکو میسر
آجاوے تو جیتے ہی آنکی مکت ہی یہ بام مارگ ہی بام مارگی شراب کو تیرتھ
کہتے ہین پیاز کو بیاس کہتے ہین غرض ایسے نام رکھے ہین ہمنے سنو ہی تو ایسا
ہی سنا ہی کہ بام مارگ ظاہرا نہایت بیدون کے خلاف ہی اور رگ یجر سام
اتھربن چارون بیدو مین کہین ایسا اپدیش نہین ہی اور لوگ کہتے ہین
کہ مہادیوجی کیطرف سے اِس مارگ کی اختراع ہی اپنی سمجھ مین کچھ ایسا آتا ہی کہ
جس چیز کو بشنومت مین بری کہی ہی اسکو بام مارگ مین اچھی کہی ہی یوہی سے
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بام مارگ کے اچاریج نے انکا سدّھ کرائی ہی جسکو لوگ
بری سمجھتے ہین وہ بری نہین ناقص وکامل سبکو ایک سا یقین کرایا ہی
مگر دیکھو اگرچہ سنپے کا زہر اور شیرینی دونون ایک سے ہی مگر ہیئت شیرینی

سے بھوکھ جاتی ہی نہ زہر سے موت ہوتی ہی تاہم شیرینی سب کے پسند ہے
اسیطرح جس مت میں اچھے کرم ہیں وہ شیرینی کے برابر ہیں اور جسمیں
نشدہ اشدہ کرم ہیں وہ کڑوی اور غلیظ چیز ہی اور اُس سے نفرت ہوتی
ہی ایسے بام مارگ سے ہاں شاکت مت دکش آونا ہے اور بات ہے
اُسمیں شکت کی سدھ پوچھا ہی سدہ لوک کی پراپت ہوگی اور جو شکت کو
نرگن روپ بیا یک مانیں ہیں انکی گت اور اُتم ہوگی اور جس پوجا میں
ہنسا اور مدرا کا پان ہی اُسکو بام مارگ کی ساکھا تصور کرنا چاہیے ایسا
مارگ پرورتی والوں کا ہی نرورتی والوں کا نہیں پس زیادہ اسکا بیان
بے مطلب ہی اب ناستک مت کا حال سنو ناستک وہ ہیں جو کرتا نہیں
مانتے اور کہتے ہیں کہ جگت آپ ہی آپ پیدا ہوتا ہی اور ناش ہوتا ہی یعنی
جہان تت ملے کچھ اکار بنگیا خواہ آدمی خواہ جانور وغیرہ جیسے تیل بتی
دیا اور آگ چارون ایک جگہ ہوئے اور دیا روشن ہوا اسیطرح چار تت کے
ملنے سے آدمی مع جان کے بنگیا کوئی اور دوسرا بنانے والا نہیں ہی فقط
آپ دیکھو کہ تتون یعنی عناصر میں موافق مت ناستکون کے یہ طاقت
ٹھہری کہ وہ خود بخود شامل ہوکر ایک صورت میں بنجاتے ہیں جو کرو
کرجہ کام اور من نے ایک خدا میں کہے وہ ان ناستکون نے چار تت
میں کہے اورون کے ایک باپ ان ناستکون کے چار باپ اور دیکھو کہ
جو کوئی کرتا نہیں ہی تو پیدایش اور انتظام یہ نہیں ہوسکتی جب بدون
کسی ارادہ آپ ہی آپ پیدایش ہوتی تو ایک آدمی ننو گز کا ہوتا اور

دوسرا پانچ گز کا ہوتا ایک کی آنکھیں سر پر ہوتیں دوسرے کی پیٹ
مین ایک کی عمر لاکھہ برس کی ہوتی ایک کی دو چار دن کی چونکہ پیدایش
مین یہ بات نہین ہی پس یہ پیدایش کسی کے ارادہ سے ہی اور جب
ارادہ ہوا تو ارادہ کرنیوالا بھی ہوا سو ان ناستکون نے تو انکو ارادہ
کرنے والا مانا پس انھون نے چار کرتا مانے اصل مین دیکھو تو انکے
چار ست چار باپ یا چار خدا ہوئے اور ان چارون کا ملنا انکی ہان ہی
اب یہ پانچ کی اولاد ہوئے اب ایسے سپوتونکا کیا کہنا ہی کہ جنکے چار باپ
انادی موجود اور انکا اقبال بھی ہی اور پھر ناستک بنتے ہین مہاراج انکا نام ہارا
اور ناستکون کی کیفیت تو خوب سنائی ناحق وقت ضائع کیا مہاراج یہ
سندیہہ ہی کہ سب شاسترون مین بھی اختلاف ہی پرم ہنس نے کہا کہ
سب شاسترون کا آشے (مطلب) مکت کرانے کا ہی مگر چونکہ بعضی بعضی
باتین اور شاسترون مین بیدانت سے خلاف ہین اسکا یہ سبب ہی
کہ بیدانت شاستر بیاس جی کا کہا ہی اور بیاس جی ایشور اوتار یعنی
مکت جوگی تھے انکے کہنے مین بھول نہین ہو سکتی اور دیگر شاستر جو جگیان
جوگیون کے کہے ہوئے ہین اس سبب سے بعضی بعضی باتین بید کے
خلاف ہین غلط کہی ہین جیسے جب مکھن نکالنا ہوتا ہی تو دودھ رئی
لکڑی ہانڈی ہوتی ہی تب مکھن نکلتا ہی ایسے تم اور شاستر و نکو بجاے
دودھ رئی لکڑی ہانڈی کے تصور کرو اور بیدانت کو بجاے مکھن کے اب
مہاراج فرمائیے آپنے سین بشٹ اور جاگرت سرشٹ کی الگ یاد کھائی پر مجھے

اب بھی بھید معلوم ہوتا ہی کس واسطے کہ جاگرت سے کل پدارتھ دوسری جاگرت مین ملین ہین اور سپن کے پدارتھ دوسرے سپن ہین نہین ملین ہین تو سپن سرشٹ اور جاگرت سرشٹ کی ایکتا کیسے ہو سکتی ہی پرم ہنس نے کہا کہ واہ رے کھلاڑی اب تو تو ہد انت کی چوٹی کی خبر لینے لگا دیکھو جیسے سپنے مین ایک ہی کال مین آپ دیکھنے والا اور سامگری پیدا ہوتی ہی اور اسکو سپنے مین بھی دیکھتا ہی کہ یہ سامگری سب سے پہلے ہی جو کل بھی آج بھی ہی کیونکہ سپنے مین بھی تو جگ برس مہینا دن سب ہی ہوتا ہی اسیطرح ادیا کی کارتا کر کے ایک کال مین یہ جاگرت کا جیو اور پرپنچ پیدا ہوتا ہی پر ادیا کا یہ کھیل ہی کہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ سامان کل کا ہی ادیا کا ستو گن انس گیان روپ ہووے ہی اور تمو گن انس روپ گھٹ ہووے ہی سو دونون ایک ہی کال مین پیدا ہووین ہین یہ بید کا اصلی سدھانت ہی پس یہ ثابت ہوا کہ کل کے پدارتھ آج نہین دیکھیین ہین نئے پیدا ہوتے ہین مگر ادیا کا یہ لچھن ہی کہ جیسے انہونے پدارتھ دکھلاوے ہی ایسے ہی انہوا کال یعنی وقت بھی ہر چیز مین دکھلاوے ہی سو سب انرنچنی ہی یعنے کہنے سے باہر ہی اور جو تم کہو کہ جاگرت سے گھڑے کا بنانے والا کمہار دنڈ ہوتا ہی اور سپنے مین تو ادیا بناتی ہی سو دیکھو سپنے مین کمہار چکر او دنڈ سے ہی گھڑا بناتا ہی اور جو گھڑا رات کو سپنے مین تمنے خریدا اسو کمہار کی دکان پر ہی سے تو خریدا تھا اور کمہار کو تمنے گھڑا بنانے بھی دیکھا تھا چکر بھی تھا ڈنڈا تھا اور اصل مین کوئی

بھی نہین تھا اسی طرح یہ پرپنچ کچھ ہی نہین صرف ایک تیری پھرنا یعنی
خیال ہے جسوقت پھرنا ہے وہی جگت موجود اور جب پھرنا نہین جگت بھی
نہین جاگرت وسپن مین پھرنا ہے جگت سارا روبرو ہے سکھپت مین پھرنا
نہین جگت کا پتہ نہین اور دیکھو جہان تمھاری برتی یعنی خیال نگیا تو وہان
کچھ شی ہونیکا کون یقین ہے کیونکہ جہان تم نہین ہو وہان کچھ ہو یا نہو تمکو یہ
انہونا ہی ہے جب تم اپنے خیال مین کسی چیز کو مانتے ہو یعنی تمھارا خیال اُس
چیز تک پہونچتا ہے تب اُس چیز کا ہونا تمھین بھاشتا ہے اور جب تمھاری برتی
ایک چیز کو گرہن نہین کرتی تو اُسکا ہونا کب سدہ ہو سکتا ہے پس بھائی جگت
پھرنی کے ساتھ ہی پیدا ہوتا ہے کل کا نہین ہے جیسے چراغ جلتا ہے اور
دریا بہتا ہے سو جسوقت تم دیکھو اُسوقت چراغ کی لو نئی ہے اور دریا
کا پانی تازہ ہے نہ پہلی لو ہے نہ پہلا پانی ہے اسکو درشٹی سرشٹی واد کہے ہین
مہاراج اب تو میری سمجھ کچھ اور ہی ہوئی جاتی ہے آپ کی چرچا کیا ہے بس آئینہ ہے

شبد بلاول چلا تیسرا

اَتول کیون تلیا جاے
تس ستے دوجا ہین کوے
گور پرساد کہے من لے

دوجا ہوے تو سو جھو پاے
تس ہی قیمت کین کو ہوے
تا کو جانے وا بدہا جاے

رہاؤ

آپ صراف کسوٹی لاے
آپے تولے پورا ہوے

آپے پرکھے آپ چلاے
آپے جانے سانچا سوے

مایا کا روپ سب تس تے ہوئے جس فون لائے لاگے تس آئے آپ لوہ دھات ہی آپے آپے ست گُشبہ ہی آپے	جس فون میلی سو نرمل ہوئے سب بیچ دکھائے تان بیچ سمائے آپ بجھائے آپے تجا سپے نانک آکھ سنائی آپے

مہاراج مین نے آپکو نہایت تکلیف دی ہی مگر دو چار بات اور بھی کہدیجیے
یہ کسطرح کہ ایک جگہہ تو آپ نے فرمایا کہ برہم ہون اور دوسری جگہہ فرمایا
سب برمھ ہی اور کہین ایشور کو کرتا کہا کہین مایا کو پرم ہنس نے کہا سنو
اسکو بدھ یعنی بقا اور نشیدھ یعنی فانی کہتے ہین بدھ بچن یہ ہی کہ سب
برمھ ہی اور نشیدھ یہ ہی کہ مین برمھ ہون اب مطلب دونوںکا ایک ہی ہی
جیسے کسی مقام پر دس آدمی بیٹھے ہین اور انمین سے نو آدمیونکا اٹھانا
منظور ہوا تو ہر ایک سے بولا کہ تو بھی جا تو بھی جا صرف مین رہون اب
اس کہنے سے یہ مراد ہوئی کہ جو کچھ دیکھتا ہی سو سب جانے والا ہی ایک
مین ہی رہونگا یہ نشیدھ بچن ہوا کہ اسمین نو آدمیونکا نشیدھ ہوا
آپ ہی رہا اور جو ایسے کہدیتا کہ ایک رہے تو بدھ بچن ہوتا اس سے یہ
مطلب ہی کہ وہ نو آدمی ایک اسی دسوین مین لی ہو جاوین یا فنا ہو جاوین
پس دسون ایک ہی ہو گئے یعنی سب جگت برمھ ہو گیا سو ایک رہا پس
دونون طرح کے کہنے سے ایک ہی رہا کیون مہاراج تو برمھ آپ ہی جگت
ہو جاتا ہی سنو جگت بھرم ہی جیسے رسی مین سانپ اسی طرح جگت برمھ
مین ہی اور برمھ سے جگت اسطرح نہین بنتا ہی جیسے کمہار اور مٹی

سے کھڑا ابتداہی مہاراج آپ نے مایا کو جگت کا کرتا کہا ہے اور مایا
بھرم ہی تو اُس سے جگت کی اُتپت کیسے ہو سکتی پرم ہنس نے کہا سُنو
جیسے سورج آپ بھی روشن ہی اور دوسرون کو بھی روشن کرتا ہے
اسی طرح مایا آپ بھی بھرم ہی اور بھرم کی کارن بھی ہی سُنو جب آدمی
پلنگ پر کھاتا ہی اُسوقت اُسکو تمام مکان پھرتا معلوم ہوتا ہی مگر اصل مین
پھرا نہین اسیطرح کچھ سنسار ہوا نہین اُسکو آواگون ہوئی نہین پر
بھرم کر کر ایسا نظر آتا ہی کہ سنسار ہی اور مین جیو ہون جنم لیتا رہتا ہون
اللّٰہ اصل مین جیسے مکان نہین پھر ایسے ہی کُچھ ہوا نہین ہی ایک برھم ہی
مہاراج جو سب پرپنچ بھرم ہی تو انتشکرن بھی بھرم ہوا اب انتشکرن کی
برتی آتما کو کیسے پہچانیگی پرم ہنس نے کہا دیکھو برتی برھم کو نشٹ نہین
کرتی یعنی برھم کو نہین دیکھتی مگر اُبدیا کو دور کرتی ہی جب اُبدیا دور ہوئی
تو برتی مین سے اُبدیا جاتی رہی صرف برھم ہی رہگیا اور سُنو بیدانت شاستر
مین جہان ایشور کو اُپادان اور نمت کارن جگت کا کہا ہی اُسکی یہ
رنت ہی جیسے گھڑے کا اُپادان کارن مٹّی ہی اور نمت کارن کلال چکر
وغیرہ اسی طرح جگت کا اُپادان کارن مایا ہی اور نمت کارن چیتن ہے
جیسے مکڑی کے جالے مین مکڑی کا سرپر تو اُپادان ہی جہان سے جالے کا
سامان نکالے ہی اور اُسکا چیتن نمت کارن ہی اب چیتن ایشور اور
مکڑی کا علحدہ رہا وہ گیان سروپ ہی ہی اور دیکھو ایشور کو جگت کا کرتا
کہنا اگیان مین بنے ہے کسواسطے کہ نہ ایشور ہی نہ جگت ہی ہی بھرم ہے

صرف اگیانی کو سمجھانے کے واسطے ایشور کو کارن کہا گیا دیکھو جبکہ ناج
بونا ہوتا ہی تو اوّل کھیت مین ہل چلاتے ہین دانہ ڈالتے ہین پانی دیتے
ہین نرادو کرتے ہین اور دن رات اُس کھیت کی حفاظت کرتے ہین کہ
کوئی ہاتھ نہ لگاوے اور جب ناج پکا تو خود مالک اپنے ہاتھ سے کاٹنا
شروع کردیتا ہی دیکھو ایک دن تو اُس چیز کی کتنی حفاظت تھی اور ایکدن
آپ ہی کاٹنے لگا اسیطرح بھائی اگیان مین ایشور ست ہی بڑی بڑی
مہا جگ ہی کرتا ہی پالتا ہی رچھا کرتا ہی مگر جب گیان آیا تب مایا کا وہ
حال ہی جیسے پکے ناج کے کھیت کا ہوتا ہی جیتین ماتر ہی قائم رہتا ہی اور
سنو جیسے حکیم واسطے دُور کرنے بیماری کے جلاب دیتا ہی تو اُسوقت
جلاب کی بڑی مہما یعنی قدر ہی کیونکہ بیماری کو دور کرتا ہی مگر اخیر مین اُس
جلاب کو بھی دُور ہی کرنا پڑتا ہی اگر جلاب پیٹ مین رہجاوے تو وہ بھی
دُکھ پیدا کرتا ہی پس حکیم اُس جلاب کو بھی خارج کراتا ہی اسیطرح پہلے
ایشور ست ہی دُکھ کو دُور کرتا ہی پر گیان مین ایشر کو بھی دور کرنا ضرور
پڑتا ہی بلکہ یہان تک کہ یہ بھی سہو جائے کہ مین برہم ہون یا سرب برہم
ہی اسے نربکلپ سمادہ کہتے ہین مگر جب تک دیہہ ہی تو پرالبدہ کے ہیگ
سے گیانی کا اُتھان ہو جاتا ہی کیونکہ جیو برہم کا اگو اکار ہی جب بدہ برہم
کیطرف جاتی ہی تو پہلے جیو کی کو تستھ کے ساتھ ایکتا ہوتی ہی پر بدہ پھر
اُتھان کرالاتی ہی مہاراج سچ ہی ایک یہ سندیہہ اور پیدا ہوا کہ آپ نے
فرمایا ہی کہ جگت تیری بھرنا سے ہی سو مہاراج جو میری بھرنا سے ہی تو مین نے

تو کبھی دُکھ کی پھُرنا نہ کی ہوگی پھر مجھے دُکھ کہاں سے ہوا آیا پرمہنس نے کہا سنو
جب جگت کی پھُرنا ہوئی تو سب ہی چیز آگئی کیونکہ جگت نام سُکھ کا نہیں ہے
جگت نام دُکھ اور سُکھ دونوں کا ہے جیسے رات کی پھُرنا کی تو اندھیرا چاند تارا
سب ہی تو ہیں اسی طرح جگت کے ساتھ دُکھ سُکھ دونوں ہیں مہاراج آپ نے
فرمایا ہے کہ چیتن گیان سروپ ہے تو مہاراج چیتن کو جگت بھاشتا ہے اگر
نہیں بھاشتا تو گیان سروپ کیا ٹھہرا پرمہنس نے کہا سنو چیتن
گیان سروپ ہے مگر جگت کا گیان نہیں کرتا کیونکہ جگت کا گیان
انتشکرن کی برتی کرے ہے مگر انتشکرن کی برتی کو گیان کی شکت کا
دینے والا چیتن ہے جیسے چراغ آپ تو نہیں دیکھتا مگر آنکھوں کو دیکھنے کی
شکت دیتا ہے اگر چیتن پرکاشک گیان کا نہ ہوتا تو انتشکرن کی برتی کو
گیان نہیں ہو سکتا جیسے اندھیرے میں بغیر چراغ کے آنکھ کو طاقت
دیکھنے کی نہیں ہے پس جیسے چراغ دیکھتا نہیں پر دکھلاتا ہے اور چراغ
کو روشن کہا جاتا ہے اسیطرح برہم جگت کو نہیں دیکھتا پر دکھلاتا ہے
اسواسطے گیان سروپ کہا گیا اور دیکھو جو برہم کو گیاتا درشٹا کہا ہے
اُسکی یہ ریت ہے کہ جیسے لوہے کا گولا آگ سے گرم کیا ہوا ہے جو وہ
بدن سے لگ جاوے تو کہتے ہیں کہ گولے نے جلا دیا مگر دیکھو گولا جلانے
والا نہیں ہے آگ نے جلایا ہے مگر چونکہ آگ گولے کے سہارے ہے اسواسطے
گولے کا نام کہا گیا اسیطرح گیاتا پنا تو برتی میں ہے مگر چیتن کے سہارے
ہے اسواسطے چیتن کو گیاتا پنا کہا گیا مہاراج آپ نے اگیان کو

است کہا پس اگیان ایسے ہو جیسے بانجھ عورت کا لڑکا اُس لڑکے کے
اولاد نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ آپ ہی نہیں ہے پھر اسی طرح اگیان سے
رچنا نہیں ہونی چاہیے تھی کیونکہ اگیان بھی تو کوئی چیز نہیں ہے اور
جو آپ نے سُکھپت میں جگت کا بادھ بتایا تو اندھے کو بھی جگت نہیں
بھاشتا پر جگت کا بادھ سدھ نہیں ہو سکتا پرم ہنس نے کہا سُنو ہم
پرپنچ کو بھی تو ایسا ہی است کہتے ہیں جیسا اگیان کو جو بانجھ عورت کا
لڑکا دیکھے تو بیشک اُسکی اولاد بھی ہو سکتی ہے اور جو بانجھ عورت کے
لڑکا نہیں تو اولاد بھی نہیں پس ہمارا یہی مطلب ہے کہ اگیانی لوگ بانجھ
کے لڑکا جیتون کرتے ہیں اور اُسکی اولاد بھی دیکھتے ہیں یعنی اگیان کو
بھی ست مانتے ہیں اور جگت کو بھی سو اگیان اور یہ جگت دونوں است
ہیں اور جو تمنے نسبت اندھے کے کہا اُسکا جواب یہ ہے کہ جگت بادھ صرف
گیانی کا ہے اگیانی کی درشٹ میں تو ست ہی ہے اور جب تک گیانی کے
دیہہ ہے تب تک یہ جگت بھاشتے ہے مگر کچھ ہرج گیانی کا نہیں کرتا جیسے
کسی نے ایک بار مرگ ترشنا کے جل کو جا کر دیکھ لیا پھر وہ اُسی راستہ نکلا
تو اُسکو مرگ ترشنا کا جل تو پھر بھی دکھیگا مگر اُسکو اب دھوکا نہیں ہوگا
کیونکہ ایکبار اسنے وہاں جا کر دیکھ لیا ہے کہ اصل میں جل نہیں ہے مگر بباعث
صفائی ریت روشنی میں پانی دکھتا ہے مہاراج آپ نے فرمایا ہے کہ
سنچت کرم گیانی کے جلتے رہتے ہیں تو مہاراج اسی طرح پرالبدھ کرم
کیوں نہیں جلتے رہتے جس سے اسیوقت جگت کا ابھاو ہو جاوے

پرم ہنس نے کہا سنو ایک شخص نے ایک گلاس شراب پی لی ہے اور ایک
بوتل اُسکے پاس رکھی ہے اب بوتل تو دور ہو سکتی ہے مگر پی ہوئی شراب
دور نہیں ہو سکتی اُسکا نشہ تو ضرور ہی ہوگا اسیطرح پرالبدھ بھی دور
نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ سریر اور دکھ سکھ جو اس سریر کو ہوتے ہیں
بمنزلہ پی ہوئی شراب کے ہیں مہاراج جو گیانی نے جیون مکت کا سکھ
جگت کے سکھوں کے آگے جو پرالبدھ سے آویں ہیں بیسر آسے چھوڑ دیا
تو بدیہ موکش کا سکھ بھی تیاگ دیگا پرم ہنس نے کہا یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ
یہاں تو باعث پرالبدھ کے بھوگ کرتا ہے اور بعد دیہہ چھوڑنے کے
گیانی کا انتہکرن کون نکلیگا لے ہو جاویگا پھر بدیہ موکش کا تیاگ نہیں
ہو سکتا اور یہ سوال دل بھرم ہے اسکا گیان کے ساتھ برودھ نہیں مہاراج
ایک سندیہہ اور اُپجا ہے کہ بید میں اس جگت کی اُتپت کہی ہے اور کتنی ہی طرح سے
کہی ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک بید اور کئی طرح کی بات کہی پرم ہنس نے کہا کہ
سنو یہ پرپنچ متھیا اُٹھوا ہے اب کہو جو چیز اَستہ ہے وہ بید ہی ایک ہوئی مایا کی
رچنا ہے سو مایا اَنر بچنی ہے پس بید نے جہاں جیسا مناسب تصور کیا ویسا بیان
ویسا لکھدیا اگر رچنا ستیہ ہوتی تو ایک ہی طرح سے کہی جاتی اور دیگر
مذہبوں میں بھی نسبت پیدایش کم و بیش اختلاف واقع ہے پس جیسا
جسکی سمجھ میں آیا اُسیطرح لکھدیا اور یہ صحیح بھی ہے کہ پچاس آدمیوں نے
منو راج ہر شتی بنالی اب اپنی اپنی ہر شتی کی اُتپت جیسے جیسے کہی وہ
صحیح اور در اصل صرف وہ ایک سچا ہے جسنے پچاس کا حال سنکر کہا کہ جسکو

بھرم ہوا تھا نہ کچھ پیدا ہوا نہ فانی ہوا اور دیکھو کہ سب کہتے ہین کہ پہلے
صرف ایک خدا ہی تھا اور پیچھے خدا ہی رہیگا تو کچھ بیچ مین ہوا وہ پہلے
خدا ہی تھا جب اُسکا انت آویگا تب پھر خدا ہی رہیگا پس بیچ مین بھی
خدا ہی ہے اگر بیچ مین کچھ اور ہو جاتا تو خدا نہین ہو سکتا تھا جیسے دُودھ
کا دہی ہوا جوان سے بڈھا ہوا اب نہ دہی دُودھ نہین ہو سکتا اور
بڈھا جوان نہین ہو سکتا اب جیسے دُودھ سَتّ ہے ویسے وہی بھی سَتّ
ہے پس اگر تم ایسے مانو کہ جگت خدا سے علیحدہ ہے اور خدا نہین ہو سکتا
تو پیدایش کو فنا کہنا غلط ہے کیونکہ جیسے خدا قائم ہے ویسے جگت بھی
قائم رہیگا مگر کُل چھوٹے بڑے مذہبون مین خدا کو ایک کہا ہے اور جو
دیکھتا ہے اُسکو فانی کہا ہے پس ثابت ہوا کہ جو کچھ دیکھتا ہے سو خدا ہی ہے اور
دوسری چیز نہین بھرم کرکر اُسکو علیحدہ کیا ہے اب دیکھو جب سارا جگت
برہم ہی ہے تو تیتین گُن کچھ اور ہی ہوگا ۔ بیت ۔

گرچہ پیوندی بدان شہ شہ شوی	ذرہ گردی ولیکن مہ شوی
دوہ مگو و دوہ مدان و دوہ مخوان	بندہ را در خواجہ خود محو دان

اور جو ایسا کہتے ہین کہ خدا نے عدم سے سب پیدا کیا ہے ہم پوچھتے
ہین کہ عدم کوئی مقام ہے تو خدا سارے نہوا کیونکہ خدا کا ہونا عدم
مین نہین کہہ سکتے پس ایک عدم اور ایک خدا دو ہوئے اور جو کہو
کہ عدم مقام نہین ہے تو جب خدا سارے ہے تو پھر پیدایش کا نکاس سوا
خدا کے اور کہان سے ہوا مہاراج سچ ہے جو غور کرتا ہون تو آپ کا

فرمانا درحقیقت درست ہے کسواسطے کہ جب صرف ایک خدا ہی تھا
تو اُسوقت پیدائیش نہ تھی مگر خدا نے جیسے کہ بعضے مذہب والے
کہتے ہین کہ اپنی قدرت سے یہ سب پیدا کیا پس اس سب پیدائیش کی
بنیاد قدرت ہوئی بلکہ یہ سب پیدائیش قدرت مین سے نکلی اور قدرت
قادر مین تھی پس جو کچھ قدرت مین سے نکلا وہ قادر مین تھا اور قادر صرف
ایک تھا پس وہ جو نکلا تھا وہ قادر ہی تھا مطلب جو قادر سے اصل
ذات سے ہی پرم ہنس نے کہا خوب سمجھے نینو کے کپڑے مین بیل بوٹہ
ہی پتھر مین مورت بنی ہین دیکھنے مین بیل بوٹہ اور مورت کپڑے سے
اور پتھر سے اگیانی لوگ علیحدہ تصور کرتے ہین مگر اصل مین بیل بوٹہ
بھی تو کپڑا ہی ہے اور مورت پتھر ہی تو ہے مہاراج درست ہے جگت بھرم
ہے اور چیتین ماتر ایک ہی ہے مہاراج جب برہم بیاپک ہے تو پھر انتشکرن مین
ابھاش کیسے ہو سکتا ہے اور جو انتشکرن ہے تو برہم کیسے بیاپک ہو سکتا
ہے ایک جگہ جب دو چیز ہونگی تو وہ ہر ایک بیاپک کیسے ہوگی سنو انتشکرن
تو مایا کا رچ بھرم ہے جیسے سرپ و رسی ایک جگہ پر موجود تھی جب سرپ دیکھا
تو رسی کچھ جاتی نہین رہی رسی خود بھی موجود تھی اور سرپ بھی موجود
تھا پس بھرم کی حالت مین ایک جگہ پر دو چیز رہ سکتی ہے اور دیکھو آکاش
بیاپک ہے پر جل مین آکاش کا ابھاش پڑتا ہے اسی طرح برہم کا
ابھاش انتشکرن مین ہے درست ہے مہاراج آپ یہ کیسے
کہتے ہین شخص ہو نے مکت بیکنٹھ مین مانی ہے اور کہتے ہین کہ بغیر برہم کو

دیکھیے ہم برجھ کا ہونا کیسے مانین انکا کیا حال۔ سنو جبکی آپ آپنا پوری
ہوگئی وہ بیشک کلپت بیکنٹھ بھوگینگے جیسے جاگرت مین جس جیو
مین ادھیاس رہتا ہی وہ سپن مین پراپت ہو جاتی ہی مگر اول تو یہ ہی
کہ ان جھینے مرت لوک بشنٹ بھر جنم رکھنا پڑا دوسرے یہ کہ جب بیکنٹھ
مین رہینگے تو اسوقت مین بھی گو نہ دکھ ہی رہیگا کیونکہ اپنے اپنے درجے
موافق بیکنٹھ مین جگہ ملیگی جو جن بھگوان سے نہایت قریب ہونگے انکی
غرض وہ جو دور رہونگے ضرور کڑھینگے ہان اس جگت کے سکھونسے وہان بہت
ادھک سکھ ہونگے مگر چونکہ نشچ آنند بغیر مکت کے نہین ہو سکتا اور بیکنٹھ مین
بیدار تھ ہی ہین پس بیکنٹھی کے سر مین کا بوجھا بنا ہی رہا اور اخیر مین
ڈھکے کھائے لوگون کی سمجھ پر افسوس آتا ہی کہ اصل مطلب نہین سمجھتے
بید شاستر پران وغیرہ نے بیکنٹھ کی تعریف کی ہی مگر گیتا اور انھین بید
شاستر پرانون اور بانی مین یہ بھی تو لکھا ہی کہ جو دان سب کچھ کرو مگر
نشکام کرو اور بھگوان کو ارپن کر دو اب اسکا مطلب نہین سمجھتے اگر بیکنٹھ
دلانا منظور ہوتا تو پھر سب کرمونکا ارپن بھگوان کو اپنی طرف کرانا کیا ضرور تھا
اس سے صاف ثابت ہی کہ بھگوان اور مہاتمانکا یہ مطلب ہی کہ لوگ شبھ کرم
بیکنٹھ کے لالچ کرین اور جب مجکو ارپن کرین تو مین آسکے عوض انکے من کی
سدھتا کا پھل دون جو انکا من شدھ ہو کر گیان پاوین مکت ہو جاوین اب
لوگ بیکنٹھ ہی جانیکو مکت مانتے ہین لوہے کی بیڑی کاٹی سونے کا طوق
گلے مین ڈالا یہان انسے اچھے ہین جو بھوت پریت سیتلا مسان وغیرہ کو

پُو جگہ ہی مکت مانتے ہین اور جگت کے سکھ کو سکھ جانتے ہین غور کرو کہ کرم
سے مکت کیسے ہو سکتی ہے کرم بھی جڑ ہے اور اودیا بھی جڑ ہے کہین اندھیرا
بھی اندھیرے کو دور کر سکتا ہے یہ جگت برہم کے اگیان سے بھاستا ہے
جب برہم گیان ہووے تب جگت نہین ہے جیسے رسّی کے اگیان سے سرپ
بھاستا جب رسّی کا گیان ہوا سرپ کا ناش ہوا اور کیول برہم سجاتیہ
بجاتیہ سوگت بھید رہت ہے سجاتیہ وہ جو اسکا سا دوسرا ہووے جیسے
دو آدمی بجاتیہ یہ کہ جو اور دوسری طرح کا ہووے جیسے آدمی اور گھوڑا اور
سوگت یہ کہ جیسے کپڑے مین سوت سو نہ برہم سا کوئی دوسرا ہے نہ برہم سے
کوئی اور دوسری طرح کا ہے نہ برہم مین کوئی اور شامل ہے دیکھو سب چیزون مین
استی بھاتی پریہ (یعنی یہ کہ جو کچھ ہے معلوم ہوتا ہے اور پیارا ہے) موجود ہے
اور نام اور روپ مایاکرت ناشوان ہین استی بھاتی پریہ سب کال مین
موجود جیسے آٹا ہے معلوم ہوتا ہے پیارا ہے سفید دکھتا ہے اب جب روٹی بنی
تو نام و روپ آٹے کے جاتے رہے پر استی بھاتی پریہ روٹی مین بھی موجود
اسی طرح برہم سدا ایک اور سدا موجود اور دیکھو جب تک برہم گیان
نہین ہے تریپٹی سے گیاتا گیان گیئے تینون قایم ہین اور جب تک نسبت یعنی
چیز اور اسکا دیکھنے والا اور دیکھنا بنا ہے تب تک موکش نہین دیکھو اگر
کوئی نہایت پیارا ملتا ہے تو اُسوقت یہ خواہش ہوتی ہے کہ مین اور
وہ ایک ہو جاوُن اگر کوئی چیز بہت اچھی ہوتی ہے تو یہ چاہتا ہے کہ پیٹ
مین رکھ لیجاوے پس اصل آنند یہی ہوا کہ ایک ہو جاوے۔ اگر تم خدا کے

پاس بھی گئے تو کیا ہاتھ آیا اب خدا کا خوف سر پر رہا اور تم یہ بھی کہتے
ہو کہ خدا کی مرضی مین کسیکو دخل نہین بھلے کو برا کہے برے کو بھلا کرے
اور تم اپنے کو ہمیشہ گنہگار ہی سمجھتے ہو پس اگر خدا کے روبرو تمسے کوئی
گنہ بنگیا تو مارے گئے اگر گنہ نہ بھی بنا اور خدا کی مرضی مین ایسا آگیا
کہ دوکھ دے اب کہیے کیا مکت ہوئی اور جب تمکو یہ بھی دعوی نہین ہے کہ
نیک کردارونکو ضرور ہی بہشت ملیگی تو ایسے دھوکے مین کیا حاصل
اور اگر تم دعوی کروگے تو خدا کے گنہگار ہوگے کیونکہ تمنے اسکی مرضی مین
دخل دیا ما سوا اسکا بھید خفیہ معلوم کرنا بھی تو تمنے ناممکن سمجھا ہے اور
جو تمنے کہا کہ بنا برہم کے دیکھے برہم کیسے یقین آوے واد بیٹھے تو آپ
دیکھکر ہی آئے ہین اگر کہو بید شاستر اور بڑے بڑے لوگ کہہ گئے ہین
اس سے بہشت اور لوک کا یقین ہے تو برہم گیان بید اور شاستر مین
نہین کہا ہے اور بڑے بڑے کیا برہم گیان کو نہین کہہ گئے اور اب ذرا
غور سے دیکھو تمکو سکھ عقل وغیرہ کو تمنے دیکھا ہے اگر نہین دیکھا تو کیونکر یقین
لاتے ہو اور جو چیز دیکھنے مین نہ آوے اسکو کسطرح معلوم کرتے ہو بھائی ان
آنکھونسے برہم نہین دیکھ سکتا ہان تت پر ہوکر یہ ابھیاس کرو آپہی برہم ہوگے

دوہا

سکھ دکھ کرے شمار جیون کندن لاوے ہاتھ
بندرابن اس گیان مین جگت رہو نہین ساتھ
مایا کے سنجوگ سے جو چیتن نہچے جیو

سو چیتن نج روپ کو تیاگ کیو نہین ہیو
جل نرمل کے مانہہ جس چھایا دوسر ہوے
بندرابن جو نمب ہی نہین ہے ا وہ دوے
من پھرنا سے رہت کر کونی بدھ سے ہوے
چہو بھگت چہو دھیان کر چہو گیان سے کھوے
کر کر آپی سنکلپ نرک سورگ ٹھہراے
جیسے بالک چھانہہ کو دیو بھوت کہہ گاے
سرب ٹھور مین دیکھنا آتم اچل اسنگ
یہ پوجن اس دیو کی کہیے اٹل ابھنگ
جہ پوجا اکار کی تاکو پھل پر چھن
بندرابن اس پودھ بن پورن رہ گیو بھن
چیتن سب مین ایک ہی یہ نشچے تو جان
جو درشٹی ہے بھید کی دیہہ بھاو سے مان
اگن مانہہ جیسے نہین سیتلتا کا لیش
بندرابن تس برتھ مین ناہین دویت کلیش
گیانی رہے بیہار سم گھٹ پٹ بیاپے نانہہ
بندرابن وہ شانت کر رہے ہرتن گھٹ ماہہ
کھانا سونا بولنا گیانی کے سم جان
سبکو جانے برتھ ہی دوجا بھاو نہ مان

بُدّیا کتھنی کوڑھ ہی جو ابھیاس نہووے
بندرابن ابھیّاس بن برہم لابھ گیو کھووے
شانت برت جا پرکھ کی تا کو پھل شے آے
جیسے نرمل جل بکھے آپن روپ دکھاے
جیسا شرون ناسکا تو جا نیتر یہ جوے
انکا ساکشی آتما نشچے جانو سووے
پھر نا ہووے لین جب بھیو جگت کو ناش
بندرابن تب رہ گیو کیول برہم پرکاش
برہم بنا کچھ ہوت نہیں برہم اکتا ہووے
دھوم کا ون سنجوگ کر ریل چلاوے سووے
برہم جگت یہ نام سب جب لگ گیان نہ ہوئے
متھو ترت تا بھاؤ جب نام روپ گیو کھووے
بُدھی گرو اور شاستر ملیں یہ تینوں ساتھ
جب کچھ دیکھے ٹھور کی لبت پڑے تب ہاتھ
جیسے جگ سپنے بکھے بن ساگر ہی ہووے
بندرابن تس یہ جگت جدا کاش ہی سووے
تو اب بید شاستر بڑے بڑے مہاتماؤں کا کہنا سن کو جہا یاک تو
بید کے پہلے ہی سنا دیے ہیں بید کی شرتی سنو - اونگ شینگ گیان
ہن تنگ برہم منہ ناستی کنچنتا - سر بنگ کھل اونگ برہم بیتی -

کہیے اُتر میانسا شاستر ہے یا نہیں جو جیو برتھ کی ایکتا سِدّھ کرے ہے اور صرف برمھ گیان سے مُکت لکھے ہے یہ تو بیاس شاستر کی گواہی ہوئی اب گرو نانک شاہ کے بچن سُنو۔ دوہا

نِرا کار اکار آپ نِرگُن سرگن ایک ۔ ایکے ایک بکھان نج نانک ایک انیک

چوپائی

آپے آپ آپ آیا یہ ۔ آپے باپ آپ ہی مایو
آپی سوکھم آپی استھولا ۔ لکھی نجائے نانک یہ لیلا
جنبھ آپ رچیو پرپنچ اکار ۔ تنہ گن مین کینہو بستار
پاپ پن تہنہ بھئی کہاوت ۔ کو دوزک کو سرگ بنجاوت
آل جال مایا جنجال ۔ ہو نین موہ بھرم بھی بھار
دکھ سکھ مان اپمان ۔ انیک پرکار کیہے بھران
آپن کھیل آپ کر دیکھے ۔ کھیل سنکوچے تو نانک ایکے

کبیر صاحب نے فرمایا ہے

سادھو ہر مین ہر کو دیکھا

آپی مالی آپ بغیچہ آپی سینچن ہارا ۔ آپی کلی آپ ہی پھولا آپی سونگھن ہارا
آپی دنیا آپی دولت آپی ان خزانہ ۔ آپ ہی لوٹی اور لٹاوے ہاتھ لیوک پیالا

کہین کبیر سنو بھئی سادھو گھٹ ہی مین ٹھاکر دوارا

دوہا

کبیر برچھا پوچھن بیج کون بیج برچھ مانہ ۔ جیو جو ڈھونڈھی برمھ کو برمھ جیو کے مانہ

دوہا

کبرا دھنی سب آپ مین سکل مہ دھنی تامانہہ
جیون ترور کے بیج مین ڈار پات پھل چھانہہ

ہیرت ہیرت ہیر یار رہیو کبیر ہرائے
بوند سمانی سمدر مین سوکت ہیری جائے

کبیر بوند سمانے سمدر مین یہ مانے سب کوے
سمدر سمانا بوند مین بوجھے ورلا کوے

بلیو داس جی کے بچن شنو

جگناتھ جگدیش جگ مین بیاپ رہا

جاپر کہان مین لکھ جو راسی اور نہ کوئی جا — آپی ٹھاکر آپی سیوک کرت آپی پوجا
آپی داتا آپی منگتا آپی جوگی بھوگی — آپی شنو آپی شنبھی آپ بید آپے وگی
آپی برہما بشن مہیشر آپی سنسر مین ہو آیا — آپی برہم نرویش گاوے آپی پریت مایا
آپی کارن آپی کاج بشن رو روپ سمایا — بلیو داس شنت سب آ کے سنت کرین جہاں دایا

دوہا

ہم پیا پیا ہم ایک لکھ بیک سنتن کہی — بھی اگر رس بھیک لکھا درگ پیا ایک نہو
ہر اسکل پیارہ وار پار ہم ہی کہی — لسنت چرن کی لار آدانت تلسی بھی

بسنت

مت بھرمے رے گھر مین ہی دیدار ٹک آنکھ کھول غفلت بسار
بیا ایک سب مین اکھنڈ برہم چھاڑ بھٹک دنیا کا بھرم — جگ جگ بھرمت

کہے بچار سرت مین نت نت ست شبد ہار
بن بھلان گھر بسری باٹ ٹھگ سنگ کھیہو گھر نہ کہات ۔ دِنا چار
تن کی جنہار چھوٹت تن بھگتت ہونہار
بوجھ سمجھ گھ کھوج روج اندر مین من مارے موج ۔ ست سنگ
گرکرے نر ددھار ٹھیک بھول سب دے نکار
جن جن ست گرسرن لین تن تن پایو اگم چین ۔ اگم گلی ایک ہے
بچار توہی تو ہی تلسی وار پار ۔

دوہا

وار پار تلسی لکھو یکو تیرن کے مانہہ — جھلکو اگم رس برہمھ کو جھلکو نجیر مین مانہہ

دادو جی کا بچن

دوہا

کرتم نہین سو برہمھ ہے گھٹی بڑھی نہین جاگ
اپجے نبسے گن دھرے یہ مایا کا روپ

پورن نہچل ایک رس جگت نہ ناچے آے
دادو دو نکہیت تہر نہین کبھن جھائیں کبھن دہوپ

گسائیں تلسی داس جی نے فرمایا ہے

مین ہر سادھن کرے سچائی
سپنے نرپ کو لگیو ہیر بدھ نکل بھرا کر اُپائی
سر گہین سپے پٹل بھوداکی گھٹ ہے نہ بچاری
نج بھرم ہر بکلہ سم بھو سکرات بھرا انجاوے
تلسیداس جگت آپ سہت جگت ہر موہ انجائی

جس آپ نج بہو کیہیا کسِ کو ن دُکھ درائی
بانچ میدہ ہوست کوٹ کرے نہین شبد ہے ہو بن جاگے
بھوا چیدہ بھرل انیک کرپا رس کر مرے نہ مارے
اور کا ہت ہو ہیت نو کا جرہ کبھو نکہ پار بناوے
تب لگ کوٹ آیا ہی کرمر پیے ترپے نا ہین بہائی

دوہا

بیایک برجہہ جو برج آج اکھل انہہ ابھید
سوکہ دیہہ کدھو ہوی نر تاہ نجانت بید

چوپائی

بیایک برمھ اکھنڈ اننتا
اکھل اموک شکت بھگونتا

دوہا

جیتھا انیک روپ دھر نرت کرپونت کوی
سوئی سوئی بھاو دکھاوئی آپی ہوئہ سوئی

کوئی کہہ ست جیتے کہہ کوئی اکھل بل کر مانے
تلسیداس ہریری مین بھرم جب آپن پہچانے

داود صاحب نے فرمایا ہے

دوہا

نہین تہارے سب جہہ ایکو برج سگے
داد و ناہین ہوترہو صاحب سے لاگے

جگ جیون صاحب نے فرمایا ہے

شبد

تمہین گھٹ گوات ولت تمہین شبد کرتا
تم ہی برمھاشن تم ہی ہوتم ہی جوگ لیپا

تمہین کیعبادت پانی بیادت مین من کری بچا
تم ہی ہتن کے من مہی ہوتم نرگن نرانکار

شبہ اور اشبہ اہو سب ناہین
اور دو سرو جانون ناہین

چیندا اس جی نے فرمایا ہے

سوانس ہی سوانس چلے جب آپ ہی سو اکھنڈ ٹرے ناہین ٹارد
باہر بھیتر ہے بھر پور سو ڈھونڈھت کہاں نہین نہین نیارو
چیندا اس گورہبید دیو بھرم دور بھیو جو تہو آت بھارو

دِرشٹ اِدِشٹ جو رام کو دیکھیت رام ٹھیوین دیکھین ہاروے

ولی صاحب کا قول ہے

دریاو کی موج پر جائے دیکھو
کہان جاونا کہان آونا ہے
دریاو مین اُٹھنا ہے
پھیر دریاو مین سماونا ہے
یہان اور نہین کچھ کرنا ہے
مین تین کا بھید مٹاونا ہے
دریاو اکھنڈ اُدویت ولی
نا کچھ کھونا ہے نا کچھ پاونا ہے

غزل

حباب کی طرح اپنے تئین بناکے توڑ
طریق حق مین یہی توڑ ہے خدا سے جوڑ
بدن کے توڑے ہوا کے سوا نہ نکلیگا
خدا ہی نکلے جو یہ خودی کا بھانڈا پھوڑ
تعینات کے نقطہ سے ہے کثیر احد
ہے ہی ایک یہ فیض نقطہ ہزار لاکھ کروڑ
صنم کو پوجا ہین برہمن حرم کو یا ہین شیخ
یہ دونون ایک ہین مانو کسے کہنے دن چھوڑ
سوائے ہستی حق کے جو کچھ نظر آوے
یقین جانو کہ دیو خیال کی ہے گھوڑ
ازل سے لیکے ابد تک وہی ہے حق ہے ہی
بزنگ بحر رواں جسمین ہے نہ توڑ نہ جوڑ
عبث ہین شعر سخن کے یہ توڑ جوڑ بنیاز
بس اپنے ذکر کی او نہ فکر کی طرف منہ موڑ

سوَیّا

سوانس سوانس رات دن سوہنگ سوہنگ ہورے جاپ یہ ہی لا بار بار
ڈرھ کے وحدت ہو دیہہ پرے اندری پرے انتہ کرن پرے ایک سو
اکھنڈ جاپ تاپ کو ہرت ہو کاشٹھ رودراگش کے مال سوت پروئی
انکے پھرائے کون کارج سرت ہے سند گھٹ ایک آتما چتین

روپ آپ کو بھجن سو تو آپ ہی کرت ہو-

مہاراج آپکا گیان سچا ہوگا پر آپ بنا اور بھگت کو نہین پاسکتا اگلے مین گنیش جی کو منا کر بھگت کی مہا کہتا ہون دیکھیون آپ کیسے رد کرتے ہین

شری گنیشائے نمہ

دوہا

ہر گر سنت انگرہ دیا سادھ کی ہوے
بندہ ابن بہت سنگ سن الکھ لکھا و ہو منوے

شلوک شری مکھ

بھکتیاہ میکیا گراہ یہ شردھیا تما پر ستیام- بھکتہ تیا بت من نشٹا سوپاک نپ سمبھوان-

ارتھ

مین ایک شردھا سے بھگت ہی سے ملتا ہون- میری بھگت چنڈال ذات کو بھی پوتر کر دیتی ہے-

کپیل بھگوان نے فرمایا ہے

شلوک نینج انیا بھاتیا بھگوت کہلا تمن- تشرشو شت تیوہ نیتھ یوگ نام برہتا بتہیی- ارتھ جوگیون کو برمھ سدھ کے لیے بھگوت بھگت کے بنا برہ واسطے کلیان کے اور مارگ نہین ہے-

اور کیرتن کی مہا تو ظاہر ہی ہے اور بھگوان کے پار کھد و نے بھی کہا ہے-

شلوک- اگیانا دتھوا گیانا دوتم اشلوک نام نبا- شکیرت تم گہم ہنت دہے ذہو سیحلا نلا- ارتھ بھگوان کا نام جانکر یا بے جانے بھی کہے پاپ کو

ناش کر دیتا ہے جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا دیتی ہے۔

جمراج جی نے بھی کہا ہے

شلوک۔ اتیا وتاں گمہ نہ ہرنا ۔ پُن سام ہت کیرتم بھگو توگن کرم نام بکہ شن تیر کھوان جبہ جام بولی نارا ین ایتی ہر نیمان باسے مکتم۔

ارتھ۔ پاپ ناش کے واسطے کیول بھگوان کا کیرتن سمرتھ ہے۔ پاپی اجامل نے مرتے سمے نارا ین کا نام اسنے پُتر کو پکار کے مکت پائی۔

کانو کیول کیرتنات۔ کلجگ کیول نام ادھارا۔

اور مہاراج جو پوُرن بھگت ہوئے ہیں اُنکی مہما کیسی ظاہر ہے۔

چوپائی

بھیسے پرہلاد بھگت سب جانی ۔ تپا ہر اسس دنیا تن ٹھانی

ات پرہلاد ٹیر کھو جب ہین ۔ کھمبھ بِھیار ہر پرگھٹے تب ہین

لین بھگت کو ترت بچائی ۔ تا کی کیرت سب جگ چھائی

دُرھ آسا جن جس اُبچائی ۔ بندرا بن ہر پرگھٹے آئی

واسی شت نا رد رہے بھائی ۔ پُورب جنم کتھا اسس گائی

بھگسن کی ست سنگت پائی ۔ برہ اُٹھی بن چالے بھائی

بشن دیو کی آسا لائی ۔ لاگے دھیان کرن پُن جائی

بہت کال اُس جانو بیتا ۔ بشن دیا ندھ پرگھٹے بیتا

دھروجی بیچ منڈل مین آئی ۔ بیٹھے اٹل سما دھ لگائی

بہت کال اس دھیان لگایا ۔ گرڑ چڑھے آئے ہر رایا

راجا ایک مورڈھوج رہیا
دھرم نیت مرجاد ماہین
ایک سمے ارجن کی ناہین
مو سم بھگت نہ دوجا کوئی
ارجن سون بھگوان بکھانا
چلے کرشن ارجن دووہ سنگا
براہمن روپ دھرہ بھگوانا
دوؤ چل راجا گرہ آئے
راجا کہیو جہ اگیا ہوئی
ہر بولے اس مارگ ماہین
بھوجن کو یہ بھوکھا رہیا
مجھکو ہے ناہر تو کھائی
ناہر کہیو بدھ تن تیرا
ہین کہیو بال مورشکھدائی
ہم تم چلین مورڈھوج پاہین
ست اوبہ مجھے دوؤ کھاؤ
راجا کہا دیہ نہین کیجے
اتنے مین ست سنکے آیا
تب ست کہا دیا بہ کینھا

پریم بھگت مین پورا بھیا
واسم نرپ بھیا کوئی ناہین
بھیوا بھمان بہت من ماہین
تم تس کرشن دیوہ سوئی
بھگتن کی گت تونہین جانا
ناہر ایک ساتھ لیو چینگا
ارجن کہ بالک کر آنا
کہیو ہیت بھوجن کو دھائے
بھوجن ترت منگاؤ بیج ای
یہ ناہر موہ کھیرو آئی
تم بالک کو مارن چہیا
یہ بالک مورہ سکھدائی
کومل ماس بال بھکھ میرا
بالک کو نہین کھاؤ بھائی
واکا ست توہ دیون دوائی
کاہے کو تم بھوکھے جاؤ
رانی کہا مجھے بھکھ لیجے
پکڑ ماکہ سیس نوایا
تم دیال جو درشن دینھا

یہ تن چھن بھنگی نس جائی
میرے بھاگ بڑے ادھکائی
باگھ کہا آدھا تن کھے ہون
بالک کہا لیو تم بھائی
ناہر کہا نہیں اس کھاؤن
کہا بالک پھر کیسے کیجے
ناہر نے یہ بدھ سمجھائی
مات پتا دونو کھینچیں بھائی
جیون آرا است سر پہ دھریا
نرپ رانی دونو کھینچن چاہا
ہرجن بھئے چیت نہچ روپا
ہر بولے مانگو بر کوئی
بھوپ کہیو بر دیجے ناتھا
ہے دیال دوجا بر دیجے
بر دے کے ہر شن دیالا
ایسے بہت بھگت بھئے بھائی
شوری کے پھل جنہ جھٹے کھاوا
لوچن ودرھ بھگت کمائی
سینا نائی اور ریداسا

پھر کا ہو کے کاج نہ آئی
تمھرے کارج کایا آئی
تاتے اپنی بھوکھ بجھے ہون
جتنا جا ہو کھاؤ آئی
کیون اپنے سر پاپ چڑھاؤن
کہ کے دیا بھید کہہ دیجے
آرہ سر پر دونو دھرائی
جدا بیچ سے تن ہو جائی
ہاہاکار نگر بیچ مچیا +
ہرجی ہاتھ پکڑ لیو اٹھایا
نرپ کو درشن دیو انوپا
جو تمھرے من اچھا ہوئی
پریت رہے تم چرن ساتھا
بھگتن سے کبھی لگ لیجے
انتر دھیان بھئے تت کالا
نامدیو کی گائے جیائی
نرسی کی ہنڈی سکرادا
جسکی مہتل کری ہر آئی
انکی پورن کینھی آسا

میران بائی درشن پاوا	دھنا بھگت کا کھیت بھراوا
ہر شعبہ رکو دھرم نبھاوا	ہاتھہ پیر جے دیو جو پاوا
کہان لگ بھگت پربھتا گاؤن	ہم بدھ جھوٹ پار نہین پاؤن
آپ گیان ادویت بکھانا	بن اس گیان مکت نہین بھانا
سب کوئی مکت بھگت سے گاوے	کس بدھ مکت گیان سے پاوے
پہل مکت سالوک کہاوے	دوجی پن سامیپ ٹھہراوے
تیجی کو ساروپ بتاوا	چوتھی کو ساجج لکھاوا
سو مکتی بھگتی سے پاوے	تدھ گیان کچھ کاج نہ آوے

اور مہاراج کیتا بارتا مین جی یہی سنا ہو کہ اور جنگلون مین تپسیا دان وغیرہ کرتے تھے آگے بالمیک جی وغیرہ بڑے تپسوی ہوئے آگے جگت اور کرم بہت ہوتا تھا اور اب کلجگ مین بھگتی صرف بھگتی اور سمرن سے ہدایت ہوتی ہو — پرم ہنس جی نے کہا کہ بھائی اوپاسنا انیک پرکار کی ہو کہو کس دیوتا کی اوپاسنا سدھ دایک ہو کونسے نام کا سمرن لازم ہو دیکھو جو گنیش جی کے اوپاسک ہین وہ کہتے ہین کہ گنیش جی انادی دیو ہین ترپراسر کی لڑائی مین مہادیو جی نے انکی پوجا کی سمندر متھنے کے سمے بشن جی نے پہلے انکو پوج لیا کیونکہ گنیش جی سدھ دایک ہین بات بید اور گنیش پران سے ظاہر ہو — دوہا —

جہ سمرت سدھت سکل گن نہن پراہ بلا نہہ

منگل آروگ دھن مکت بھگت نیرانند

اور جو پُرش شکت کی اُپاسنا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ شکت سب سے بڑی ہے شکت کا مہاتم دیبی پُران مین بخوبی لکھا ہے بغیر شکت کے دیوتا اور آدمی مثل مُردہ کے ہین سب کا آدھا شکت ہے اس سے سبکو شکت کی اُپاسنا لازم ہے شکت دو طرح کی ہے ایک لکشیا دوسری الکشیا لکشیا کے تین بھید پہلے مہالکشمی جنھنے لوک سرشٹ دیکھکر تموگن سے دوسرا روپ مہاکالی کا دھارن کیا پھر ستوگن سے تیسرا مہاسرستوتی کا روپ دھارن کیا تینون مین استری پُرش کی شکت ہے مہالکشمی سے برہما اور لکشمی پیدا ہوئے اور مہاکالی سے رُدر اور سرستوتی پیدا ہوئے مہاسرستوتی سے بشن اور گوری پیدا ہوئے پھر انھین سے آئندہ سب دیوتا اور دیبی پیدا ہوئے۔ جو شخص سورج کی اُپاسنا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ دیوتا ظاہر ہے اور سب پوشیدہ ہین اُنکی اُپاسنا سبکو لازم یہ تمام جگت کی بنیاد ہین اور بید سے سورج کی مہا بطرز احسن ظاہر ہے سورج کو تیج کہتے ہین یعنی بیدیرُی اور اگن ترکی کا روپ ہین اگن کا اصل روپ گرمی ہے سو سورج کی کرنون مین ہے اور بید مین لکھا ہے اور لوک مین ظاہر ہے کہ سورج برکھا مین اپنی کرنون کی گرمی سے بارش کرتے ہین اور بارش سے درخت بیل وغیرہ اور قسم قسم کے جانور وغیرہ پیدا ہوتے ہین جل اگن سے پیدا ہے اگن کا مادہ سورج ظاہر ہے پس سورج بھگوان ہی کی اُپاسنا سب کو واجب ہے بدیہہ سورج حال اطراف اور وقت اور موسم معلوم ہوتا ہے جب سورج نارائن کھڑس کلا سے تپتے ہین تب بہلی ہوجاتی ہے

پھر اُسی جل مین ہرن مَی انڈا پیدا ہوتا ہی تب تمام جگت پیدا ہوتا ہے
سورج نارائن کے ساتھ بارہ گندھرب بارہ اَپسرا بارہ ناگ بارہ جچھ
بارہ راکشس بارہ رکھ ہر مہینہ مین یہ سب ایک ایک بدلا کرتے ہین
سورج کے آگے گندھرب گاتے ہین اپسرا ناچتی ہین رکھ بید استت
کرتے ہین جچھ رتھ کھینچتے ہین راچھس پیچھے سے ڈھکیلتے ہین ۔ چوپائی

بشن برنچ مہیش سر پیدا		نراکار نرگن گمبھیرا

جو مہادیو جی کی ارچا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ مہادیو انادیو ہین
اُنکے دہنے انگ سے بشن اور بائین انگ سے برہما اور ہردے سے
رُدر پیدا ہوئے بشن بیکنٹھ مین برہما برہم لوک مین رُدر کیلاش پربت
مین رہتے ہین اور شولوک سب سے اوپر ہی تینون دیوتا مہادیو جی کے
جسم سے پیدا ہوئے مگر چونکہ رُدر ہردے سے پیدا ہوئے اسلیے رُدر اور مہادیو مین
چندان بھید نہین ہی بشن جی نے مہادیو جی کی بڑی آرادھنا کی تب مہادیو
جی نے خوش ہوکر سدرشن چکر دیا اور شکت دی کہ بشن جی تینون لوک کا پالن
کرتے ہین اور لکشمی جی مہادیو جی کی سیوا کرکے بشن جی کی نہایت عزیز
ہوئین جبکہ ترپُراسُر نے سبکو نہایت تنگ کیا تب مہادیو جی نے اُسکو ناش
کیا جب سمندر سے زہر نکلا تو اُسکی تیزی سے دیوتا راچھس وغیرہ سب تنگ
ہوئے اور تینون لوک جلنے لگے تب مہادیو جی نے اُس زہر کو پی لیا جب
نرسنگھ جی کی اولاد کی زیادتی ہوئی تب مہادیو جی نے سربھ نام پرندہ جانور
کا روپ دھر کے سبکو ناش کیا صرف نرسنگھ جی کو چھوڑ دیا جب باراہ جی کا نسل بہت زیادہ

ہوگیا اور کل کو تکلیف ہوئی تب مہادیوجی نے ٹھلنا گتے کا روپ دھر کر سوائے باراہ جی کے سبکو ناش کیا۔ ایک وقت مین بشن جی اور برمھاجی کے آپس مین اس بات پر جھگڑا ہوا کہ بشن جی کہتے تھے کہ مین بڑا اور برمھاجی کہتے تھے مین بڑا تب مہادیوجی نے تربے لنگ پرگھٹ کیا اور اکاش بانی ہوئی کہ جو اس لنگ کا انت لے آوے وہی بڑا ہی بشن جی نیچے کو دور تک گئے مگر آخیر نہ پایا تھک کر لوٹ آئے اور برمھاجی اوپر کو گئے پر انت نہ ملا لیکن برمھاجی نے جھوٹھ آکر کہہ دیا اسی سے انکو سراپ ہوا کہ تمھاری اپاشانہ کرے بشن جی سچ بولے اس سے درجہ اعلے پایا دیکھیے صرف شوجی مہادیو کہلاتے ہین اور سب دیو۔

دوہا

شو گر شو پر دیوتا شو ہت شو جگ بندھ
شو آتما شو جیو ہین برمھ سدا نر دند
شو جل مین شو انل مین شو تھل مین شو سرب
شو اکاش شو بھوم مین شو بیج گرب

جو بشن جی کی اپاسنا کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ بشن جی انادی دیو ہین بشن جی کی نابھ سے کمل پیدا ہوا اس سے برمھا ہوئے برمھا سے رُدر ہوئے جنکو مہادیو کہتے ہین سارے جگت کے پالن کرنے والے بشن جی ہی ہین بشن جی کی مہا بیدا اور پرانون سے ظاہر ہی اور انھون نے بہت اوتار لیے اور راچھسون کو مارا پرتھی کا بھار اتارا بھگتونکو درشن دیا

مہا دیوجی برہماجی آدسب اُسکے بھگت کہلاتے ہین یہہ بھی جی وہی ہین
بیان اوتارون کا - اول برہما کے اوتار ہوا جسکو براٹ بھی کہتے ہین
تمام پرپنچ اسی روپ مین ہے - سنکادک کا روپ دھارن کرکے
لوک کے کلیان کے واسطے نہایت مشکل کمار برہمچریہ برت
دھارن کیا - باراہ کا روپ دھرکر زمین کو پاتال سے ایک بان
دھرکر اُٹھا لائے - اکوتی نام پرجاپت کی استری سے یگیہ روپ بھگوان
سوینگ کا اوتار لیکر سوائمبھو منونتر مین اندر ہوئے اور تینون لوک کی
رکشا کی - کپل دیو اوتار رکھکر اپنی ماتا دیوہوتی کو سانکھ شاستر سنایا
جس سے ماتا کی مکت ہوئی - نرناراین کا اوتار لیکر لوک کلیان کے
واسطے بدریکاشرم مین تپسیا کرتے ہین - دتاترے کا اوتار دھرکر
سہسراباہ کو جوگ مارگ اور پرہلاد کو آتم ودیا بتائی - راجا نابھ کے
رکھب دیو روپ دھرکر پرم ہنس مارگ جگت مین ظاہر کیا - راجا
پرتھک کا روپ دھرکر پرتھوی کو دوہا - جب ہرن کشیپ نے اپنے
لڑکے پرہلاد کو مارنا چاہا اُسوقت بھگوان نرسنگھ اوتار دھرکر کھمبھ پھاڑ کر
پرگٹ ہوئے اور پاپی کو مارا اور پرہلاد کی رکشا کی - بھگوان نے
کچھ روپ دھرکر اپنی پیٹھ پر زمین کو رکھا - بھگوان دھنونتر روپ
دھرکر امرت کا کلسا لیکر پرگٹ ہوئے - موہنی استری کا روپ
دھرکر امرت دیوتاؤن کو پلایا - بھگوان نے بامن روپ رکھکر راجا
بل کو چھلا - بھگوان نے متس روپ دھرا - ہیگریو روپ دھرا

ہنس[۱۸] کا روپ دھرا۔ بھوا[۱۸] وتار لیکر کمار برمھہ چرج لیا یہ دیکھ کا اٹھاسی ہزار
رکھیہ برمھہ چاری ہوئے ست سین پر[۱۹] گھٹ ہوئے۔ بھگوان[۲۰] ہار
ہوئے جب گراہ سے گجراج کو چھڑایا۔ بھگوان[۲۱] بکنیٹھ ناتھہ پرگھٹ ہوئے
اور جب درخواست لچھمی جی کے بکنیٹھ رچا۔ اجت[۲۲] پرگھٹ ہوئے۔
تریتا[۲۳] مین پرشرام جی کا اوتار دھرا۔ مہاراجا دشرتھ کی استری کوشلیاجی
کے گربھ سے شری رامچندر جی کا اوتار دھرا بشوامتر کا جگت پورا کیا اور
دھنکھ توڑ کر پرشرام جی کا ابھمان توڑا شری جانکی جی سے بواہ ہوا پھر
بن باس کو گئے بال کو مارا پھر سمندر مین پل باندھا اور راون کو مارا
بھبیکھن کو لنکا کا راج دیکر شری جانکی جی کو لیکر اجودھیاجی آئے اور بہت
دن دھرم راج کر کر سب اجودھیا سمیت اپنے لوک کو گئے۔ دوا[۲۵] پر مین
پاراشر رکھے کے بھگوان بیاس جی پرگھٹ ہوئے جنھون نے اٹھارہ
پران بنائے۔ شری[۲۶] کرشن بلدیو جی بسدیو جی کے یہان پرگھٹ ہوئے
انھون نے کنس کو مارکر ماتا پتا کو بندھن سے چھڑایا پھر دوارکا پری بسا کر
سولہ[۱۶] ہزار استریون کے ساتھ بواہ کیا بعدہ اپنا بنش ناش کرکے اپنے
لوک کو گئے۔ کلجگ[۲] مین بودھ روپ دھرا اور بید کی نندا کی کہ بہت
لوگ ناستک ہوگئے۔ کلجگ[۳] کے اخیر مین سمبھل دیس مین کلکی اوتار
لیکر ادھرمیونکا ناش کرینگے تب ست جگ ہوگا فقط۔ سیوا اور بہت سے
اوتار دھارن کیے ہین۔ مہاراج آپ نے تو بڑی اتم کتھا کنائی ہیچ دیو
کی مہا ایسی کبھی نہین سنی تھی اوتارونکا حال جو سنایا آپ دھن ہین

میرا یہ نشچے ہی کہ جو کوئی اِس کتھا کو سُنیگا اُسکی سب کامنا ایشور کی دیا سے
پورن ہونگی بھگت پراپت ہوگی دراصل عجب پدارتھ ہے بے بہا ہی ایکھو رٹتے
سے بیان مین اِستنے پرانون کا حال معلوم ہوتا ہی بس اب اور کیا کہون
پرم ہنس نے کہا کہ یہ نشچے تمہارا صحیح ہی بلاشک یہ کتھا کامنا کی پورن
کرنیوالی ہی مگر اب ہمارے سوال کا بھی جواب دوگے یا نہین مہاراج میری عقل
مین تو یہی آتا ہی کہ پانچو دیوتا کی اُپاسنا کرتا رہی پرم ہنس نے کہا سُنو تمنے
کہا ہی کہ سالوک (یعنی اپنے دیوتا کے لوک مین رہنا) سامیپ (یعنی اپنے
دیوتا کے قریب رہنا) ساروپ (یعنی اپنے دیوتا کا روپ پانا)۔ سایُج
(یعنی اپنے دیوتا مین سما جانا) مُکت اُپاسنا کرنے کے ملتی ہی اب جو پانچ دیوتا
کی اُپاسنا کریگا تو کہو کونسے دیوتا کے لوک مین جائیگا کون سے دیوتا کے
قریب جائیگا دیکھو پانچون دیوتاؤن کے مقام علیحدہ علیحدہ ہین روپ
علیحدہ علیحدہ ہین طریق علیحدہ علیحدہ ہین سوا اسکے آپسمین فساد
بھی ہو جاتا ہی اوتارون مین آپس مین فساد ہوا ہی پرشرام اور رامچندر جی
مین بحث ہوئی اور تمنے سُنا ہوگا کہ پرلے مہا پرلے مین کوئی سروپ باقی
نہ رہیگا اور اب جگت مین کوئی اوتار موجود نہین ہی اور سب شاستر مین
اور مہاتماؤنکی کی بانی مین سُنا ہوگا کہ ایک کی شرن لینے سے مکت ہوتی
ہی تو مہاراج پانچون دیو مین سے ایک کی اُپاسنا کرے پرم ہنس نے کہا کہ
تم نشچے کر کہ ہر ایک کا نام دھر دو کہ فلانے دیو کی اُپاسنا جو جگ مین ہی کیونکہ ہر ایک
کے اُپاسک نے اپنے دیو کو بڑا اور اَوروکو گھٹا کہا ہی اور یہ یاد رکھنا کہ تم

کہہ چکے ہو کہ کلجگ مین مکت صرف نام سے ہوتی ہی مہاراج میری طاقت
اب جواب دینیکی نہین ہی آپ ہی اب کرپا کرکے اسکا فیصلہ کر دیجیے
سنو تمنے ایسا کہا ہی کہ تم بھگتی کا کھنڈن کرتے ہو سو یہ تمھاری غلطی ہے
ہم بھگتی کا کھنڈن مطلق نہین کرتے بلکہ اُسکی پیروی کرتے ہین
بھگتی سادھن ہی اور گیان پھل ہی بغیر سادھن کے پھل کبھی نہین ملتا
جبکہ نشکام نرگن اُپاسنا یعنی عبادت خالص ہووے تب من صاف ہو کر
گیان پاتا ہی تب وہ مکت کہ جس سے جنم کبھی نہ دھرنا پڑے حاصل ہوتی ہی مگر
نرگن اُپاسنا بغیر انتر برتی کیے حاصل نہین ہوتی اور جب تک من نام اور
شبد مین بوجہ احسن مصروف نہوگا تب تک انتر برتی کا ہونا دشوار اور
بغیر انتر برتی جیون مکت کا سکھ نہین مل سکتا آگے کی آسا مین بندھا
رہتا ہی کہو کونسی بات بہتر ہی کہ اب حالت زندگی مین مکت کا مزہ ملجاوے
یا یہ بہتر ہی کہ صرف پیچھے کی امید مین رہنا دیکھو جنکی اب انتر برتی ہی اُنکے
کام کرودھ لوبھ وغیرہ سب کم ہو جاتے ہین بلکہ جاتے رہتے ہین بھجن مین
مصروف رہتے ہین اور جیوون کے کلیان کیواسطے دیار گھتے ہین اور جو
صرف کرم ظاہری مین مصروف ہوتے ہین اُنکی ایک بھی عادت تبدیل
نہین ہوتی پس آگے کا کیا اعتماد انسان کو چاہیے کہ اپنی تشفی کر لیوے تو
مہاراج اب کرم اور سرگن اُپاسنا کسی کام کی نہ رہی نہ کرم اور سرگن اپاسنا
واسطے حاصل ہونے نرگن اُپاسنا کے سادھن ہین مگر آدمی غلطی سے اسی
مین پھنسے رہتے ہین آگے کو قدم نہین بڑھاتے اُنکو یہ سمجھ نہین ہوتی ہی جو کرم سے

کرتے آئے ہین اُسیکو ہمیشہ کرنا چاہتے ہین اُسکے چھوڑنے مین یہ تصور کرتے ہین کہ ہمارا دھرم جاتا رہیگا یہ نہین سمجھتے کہ وقت تبدیل ہوا ایسی سمجھ سے اپنی عمر کھودیتے ہین اگر کچھ عقل ہووے تو اپنے آپاش کو سرب بیاپی سمجھکر انتر بہرتی کی تجویز کرے ایک فساد بھی نرہیگا سب دوسرے دیو وغیرہ اُسی کے آپاش کے انگ ہونگے اب جو سنت ہوا تما اُن نے سگم راستہ واسطے مکت کے حسب زمانہ یعنی کلجگ کے نشان دیا ہی اُس راہ پر جو کوئی چلیگا بیشک مکت پاویگا۔

مہاراج گیانی کیسے دیو کی نشٹھے رکھتے ہین اور کس کرم سے مکت مانتے ہین۔

چوپائی

پورن برہم گیان جب ہوئی
نج سروپ سب مین درسانا
کلپت سب جگ سین سمانا
سم درشی گیانی جو کوئی
بھگت کرے جو دیون کیری
درڑھ آسا دیون مین لاوے
پن چھین ہووے جب بھائی
نج سروپ درسے نہین جو لون
جیجیتا تک شیپ نسانا

دوجا دیو نہ مانے سوئی
ایک ہی برہم روپ سب جانا
جنم مرن بھے بھرم نسانا
تاکر آواگون نہ ہوئی +
تاکو رہے باسنا گھیری
آسا بس تا کے ڈھگ جاوے
تب وہ مرت لوک پن آئی
آواگون مٹے نہین تولون
پورن برہم گیان درسانا

سنو گرگ گیتا کا اشلوک کیا کہتا ہی۔ اشلوک۔

مانا سماسم نج پھتے نانا دیوان پر پوجیتے۔ آتم گیانگ بنا پارتھ

شُب کرم نِہار تھکنگ ۔ آچارہ کرِستیہ نیتنگ وانچھ گرہ کا نخچنگ آتم تتونگ گنجانات مکتیر باشت کدا چین ارتھ ۔ بہت سے شاستر بھی پڑھے اور بہت سے دیوتاؤن کی پوجا بھی کی مگر بغیر آتم گیان کے سب بے مطلب ہین ۔ آچار کرے دان کرے مگر بغیر آتم تتو کے جانے مکت نہین ہو سکتی ہے ۔ اور بھگوت گیتا کا بچن ستو رت گیانان نہ مکت یعنی بغیر گیان کے مکت نہوگی اب کہو آتم گیان سدھ ہوا یا نہین اور کرم اپاسنا کا حال مشرح معلوم ہوا یا ابھی کچھ شک ہے ۔

چوپائی

سوامی اک سندیہ اپارا
جگت اَست متھیا جب ہوئی
سن یا کا سندیہ مٹاؤن
درِڑھ آسا جا کی جگ ماہین
جیون بازی گر کھیل بناوین
اگیانی نر دیکھے جائی
گیان وان دیکھے جو کوئی
بالک سم اگیانی ہوئی
ایسین اگیانی بیوہارا
گیانی جگ متھیا سب جانے
متھیا جان کرے جو بھائی

گیانی کس کس کن بیوہارا
پھر بیوہار بنے نہین کوئی
تیرے بودھ ہیت سمجھاؤن
سو تا کو ست ست ورسا ہین
چھوٹے بڑے سبھی اُٹھ دھاوین
ست مان نسچے کرے بھائی
متھیا لکھے کھیل وہ سوئی
ست جان مانے تتھ سوئی
جگ کو ست مان آردھارا
مان لابھ تامین نہین مانے
تامین مان کہو کس پائی

دوہا

گرہن تیاگ دوہو تیاگ سے دویت کلپنا ناش
ایک ہی برہم پورن ہے دور بھیو ابھاش

چوپائی

کہا بجھنا ان جس ہوئی
دیکھین مین اسکے سم سوئی
دہیہ اکار دوہو کر بھائی
انکر اُتپت بیج نسائی
بھونے مین انکر نہین جامی
آگے کی اُتپت بھیو ہانی
کچے مین انکر اُپجاوے
تہہ جل ملی اُپجے نس جاوے
انکر بیج باسنا ہوئی
جگ اُپجاون ہیتو سوئی
جگ کو ست ست جن مانا
دوجے درڈھ کر اچھیا ٹھانا
اُپجے نسے سو جگ ماہین
آپی اسنیے ہاتھ نا ہین
گیانی بیج باسنا تیسے
جگ بھرم وت سوتا کو بھاشے
گیانی ایک برہم سب جانے
دوجی ورشٹ نہین من آنے
ہے سوامی اک سنشے آئی
دیا درشٹ کر کہو سمجھائی
جگ بیوہار کرت کے ماہین
کوئی گیانی تن تیاگے ناہین
کہان کو گئے کون تن پاوا
سوامی یا کہہ درساوا

دوہا

پورن برہم سمان ہی جگ ترنگ جانا نہہ
پرالبدھ بس تن تجے ہان برہم کچھ نانہہ

چوپائی

سندھ ترنگ ایک ہی جانو
پورن برمھ سندھ سم ہوئی
اسپند تا پون مین جیسے
چلتا ہی گیانی دو بدھ بھید نہین مانے
دوجے آس پاس نہین کوئی
برمھ روپ پہلے ہی بھیا

بھن بھید تا پن نہین مانو
جگ ترنگ تامین پن سوئی
جگت برمھ مین مانو تیسے
ایک برمھ جیتین سب جانے
تاتے نہین کھون جاوے سوئی
تن تیاگا جہان کا تہان رہیا

دوہا

مرگ ترشنا کو نیر جیون درسے جلے سمان
بندرابن وہ جل نہین کس ڈوبن کی ہان
آن ترگھ کی درشٹ مین جگ بیوہار لکھاے
بندرابن جب جگ نہین کون بیوہار بتاے

مہاراج نہ سندیہہ یہ ست ہی کہ جیو اور برمھ کی ایکتا مین کچھ بھید نہین ہی اگیانیون کی سمجھ مین بھید ہی یہ جگت اُنہو ابھاشی ہی جیسے سپنے مین ایک ہی کال مین باپ بیٹا پوتا اور سب سامگری بن جاتی ہی اسیطرح یہ جاگرت جگت بھی ہی سپنے مین بھی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مکان راج مزدوروں سے تیار کیا ہی اور وہ جو راج مزدور ہین آنہین آپس مین رشتہ ہی کوئی باپ ہی کوئی بیٹا ہی غرض ایک سر مین ایسا بھاش ہوتا ہی کہ اُس سے بیٹا پیدا ہوا ہی دوسرے سر مین یہ بھاش ہوتا ہی

کہ یہ فلانے کا بیٹا ہی مگر اصل مین سب رچنا ایک ہی چھین مین ہو گئی
اور جب جاگے تب ساری سپن سرشٹ لی ہو گئی سو مہاراج ست
ہی بغیر برمتھ گیان کے بندہ کی بھرانتی دور نہین ہو سکتی اور مین نے
خوب بچار کر کے دیکھ لیا کہ مین سجاتیہ بجاتیہ سوگت بھید رہت اکھنڈ
برمتھ ہون مجھے اب اسمین کوئی سنشے نہین رہی مہاراج آپ دھن ہو
دھن ہو مہاراج ایک یہ پریمی بھی آپ سے کچھ پوچھا چاہتا ہے اب
آپ اسکی سنئیے اور میری تو یہ دسا ہی۔

سورٹھ

موُل تم بھید ور		بھول بھرم جاتا رہا	
بندرابن مین پور		آپن لکھ آپے ہیو	

فصل یہ چوتھی ہوئی تمام
آنند مئی ہے اسکا نام
سرب سکھ کا ہے یہ گرام
تقہ ہی ہمگا رمتا رام

بہار بندرابن

دوہا

نادبند سے اُدہی گگن ما نہہ بھرپور
بندرابن سکھ دھام ہی باجے انہد تور

نادکے دھیانی کا پُرش مین جا ملنا یعنی مُکت ہونا

پرمی جسکا برتانت چوتھی فصل کے انت مین ایا ہی مہاراج پریم ہنس سے جنھون نے چوتھی فصل مین گیان کو سِدھ کیا ہی دنڈوت پرنام کرکے پوچھتا ہوا کہ مہاراج بہت سے مہاتماؤن نے موکش نادکے دھیان سے کہی ہی کہیے نادکے دھیانی کو مُکت کی پراپتہ ہی یا کیا اور اپ سمجھ مین اِس مارگ کی سِدھتا ہوسکتی ہی یا نہین اور کوئی پورے

دھیانی سیادھ یا گرہستھ اب ہین اگر آپ انکو جانتے ہون تو انکی کچھ
تعریف کیجیے اور مجھے انکا پتا ٹھیک بتلا دیجیے اور جو گرہستھ نوکری پیشہ
ہون تو انکی گرہستھ اور نوکری کی رہن لڑکے بالون سمیت بتلا دیجیے
جس سے مجھکو بشواش ہو کہ گرہستھ سے پرمارتھ بن سکتا ہی مگر مہاراج پہلے
دیا کرکے یہ سمجھا دیجیے کہ من جگت کے بکارون (افعال ناقص) سے
کیسے چھوٹے پرم ہنس نے کہا سنو جگت مین برا بکار اچھا (خواہش) ہی
جب انسان جگت کے پدارتھونکو دیکھتا ہی یا انکا بات سنتا ہی تو انھونکو
سکھدائی جانکر انکے ملنے کی اچھا کرتا ہی جو کداچت پراپت ہوئی تو کچھ دن
بشیکھ سکھ پاوتے ہی اور جو پراپت نہوئی تو دکھی رہتا ہی اور جو پدارتھ
ملتا ہی سو استھر نہین رہتا ہی اسکے جانیکا دکھ ستاتا ہی اور جو کداچت
کوئی پدارتھ بہت کال رہا بھی تو اسکا سکھ سمان ہو جاتا ہی پھر اور
دوسرے بشیکھ سکھ کی اچھا کرکے تپا کرتا ہی اور جو پدارتھ پاس ہی اسکا
سکھ بھول جاتا ہی اور دیکھو پرپارتھونکی پراپتی سے جو سکھ اپجتا ہی سو بجلی کی
چمک کے سمان ہی اور جو سکھ بچار کرکے پراپت ہوتا ہی وہ پورنماسی کے چاندکی
اجیالی کے برابر ہی بجلی کی چمک مین اجیالا بشیکھ پر تھر نہین چاند کا اجیالا اسمان
پر استھر ہی سو بشیکھ سکھ پدارتھون سے ملتا ہی سو ٹھہرتا نہین اس سکھ کو تم
ایسا جانو جیسے جھوٹھی موت کی جھلک اور سمان سکھ ایسا ہی جیسے سچے موتی
کی آب سو مورکھ موت کی جھلک کو دیکھکر موہت ہو جاتے ہین اور انت کو
دکھ پاتے ہین اور جو ساودھان پرکھ ہین وہ موتی کو اتم جانتے ہین

اور بھوتون کی پراپتی اور ہانی مین سکھ دکھ نہین مانین ہین اب تاتپرج
یہ نکلا کہ جگت کے پدارتھون کی اِچھا دکھ کا مول ہی سو بہت کرکے
پدارتھون کے دیکھنے یا اُنکی پرشنسا سُننے سے اُپجے ہی سو جس پرکھ مین
بیراگ ہوگا اور کوسنگی نہوگا اُس پرکھ کو بشی سکھ کی اچھا اُتپن نہوگی کیونکہ
اُسکا وقت ست سنگ دھیان بچار مین گذریگا جنکی ایسی رہن ہی اُنکو
سدا اُسکھ پراپت ہی اور آئین ہی نام روپ استھان اور وہی بیراگ سنتوکھ
کی ظاہر ہوگی اور پریم برہ سے ہر سمے جیتین ہوگا اور بھائی سب سے برا
روگ مان بڑائی کا ہی اس سے بچنا بڑے ہی سورما کا کام ہی - دوہا

کام گیا تو کرودھ نجائی کرودھ گیا تو لوبھا
لوبھ گیا تو موہ نجائی موہ گیا تو مان بڑائی بھا

کوئی سادھ تھے من مین اِچھا مان بڑائی کی تھی کسی دیس کو گئے
وہان مہاراج کی بڑی پرشنسا (تعریف) ہوئی اُس دیس کا راجا بھی آیا
اب مہاراج کو بہا آنند پراپت ہوا یہان تک کہ مہاراج دودھاہاری تھے
ایک سیر دودھ کا آہار تھا سو جسدن راجا آیا اُس دن مہاراج سے
پاؤسیر دودھ بھی نپیا گیا کیونکہ مان بڑائی کے آنند سے پیٹ بھر گیا
پھر کسی کارن سے راجا کا آنا نہوا مہاراج بڑے سوچ مین ہوگئے بھیتر کی
بھیتر آگ لگی اب مہاراج کی بھوکھ اتنی بڑھ گئی کہ سیر بھر عنون سے بھی
پیٹ نہین بھرتا سو بھائی یہ مان بڑائی برا بھاری روگ ہی مالک سے
بکھشن کرا وے ہی اہنکار بڑھاوے ہی پرانی سکو راکھتی ہی اسکا دھیان

ہے سے رکھنا چاہیے جب یہ ہوگی کوئی دکھ پاس نہ آویگا - بیت

اے گرفتارِ بہ بند نام و ننگ		شیشۂ ناموس را بشکن بسنگ
از ستایش خویشتن را گم مکن		عیب خود بین عیب بر مردم مکن

مہاراج دکھن ہوا ایک سندیہہ اور دو دو دیکھیے ایسا کہتے ہین کہ ست سنگ مین جات پانت کا بچار کچھ نکرنا چاہیے - سنو - ٹلیٹو داس جی کا بچن ہے

کنڈلیا

سرنگی سوئی نام کا رہنی سہت ببیک

رہنی سہت ببیک ایک کرسبکو جانئے		کھان پان مین جدا نہین ایکے مین سانے
لیے ہیے مرجاد تجے نہین غم اچارا		دھرم شیل تن شبہ آچرو ودُور کرے بچارا
بولے شبد اگھور او ویت انجنگی		نرمل کارج کرے سوئی پورا سرنگی
اوپر راکھے کل دھرم بھیتر راکھے ایک		سرنگی سوئی نام کا رہنی سہت ببیک

اور جو تمنے کہا سو بھی ست ہے ہزاروں بچن ویسے بھی ہین سو اسکا نرنے اپنی بدھ مین تو یہ آتا ہے کہ بچن ادھکاری پرت ہین یعنی جیسا حوصلہ رکھتا ہو - پر یہ سندیہہ ہے کہ نیم آچار اوپر کا کرم ہے اب تکو کچھ بچن بہت کرکے پارس بھاگ کے سنانے ہین - اپنا سا دکھ دوسر کا بھی سمجھو جیو کی رچھا کرو بھوکھے کا پالن کرو ناک کی یاد مین رہو -

شبد

نا بدھ پاپان دی ہٹی		عمر و نادان دی گھٹی
[illegible]		سو کھیل اونہان دی گھٹی

دھیان پوتان دے واری شاہ حسین فقیر سائین دا	کارج کر دا دی بھراگ دی چھپی پھونک کپٹ دی ٹٹی

مالکھ یہ جانتا ہی کہ مرنا ست ہی پرنت ہنسنے کھیلنے مین رچا ہوا ہی یہ جگت بناشی ہی تو بھی اُسپر عمر وسا کرتا ہی سب کام حکم کے موافق ہوئے ہین پھر گئے ہوئے کا سوچ کرتا ہی دن گذرے جاتے ہین اور جال کے بچھونے مین عمر کھو رہا ہی نرک کی اگن اتنیت کٹھور ہے (نہایت سخت ۱۲) اور پھر پاپ کرتا ہی سورگ ست ہی پرنت دھرم کے کام مین دیر کر رہا ہی کرتا ایک ہے اور اُسکا شریک کوئی نہین ہی اور پریت دوسرے کے ساتھ کرتا ہی ایسے لوگونکی دسا دیکھکر بڑا افسوس ہی اور دھکار ہی کہ سنسار کو سپنے (خواب) کی طرح دیکھتا ہی اور پھر بھولتا ہی ایسے پرشون سے مالک بچائے رہی ایک سائین کا بچن ہی کہ مین نے چار ہزار پوتھی پڑھی ہین آنمین سے چار باتین انگیکار (قبول) کی ہین پھر اُن باتون کو چار ہزار بار پڑھتا ہون وہ یہ ہین - اے من جو بندگی سائین کی کرنی ہی تو کر نہین تو اُسکا دیا رزق مت کھا - اے من جو اُسکے دیے مین راضی نہو تو دوسرا سائین ڈھونڈھ کہ وہ تجکو بہت سا دیوے - اے من جو کرم ایشور نے نکھدھ کہے ہین اُنسے بچ نہین تو اُسکے دیس سے باہر چلا جا - اے من جو تو پاپ کیا چاہے تو پہلے کوئی جگہ ڈھونڈھ لے جہان ایشور نہ دیکھے نہین تو پاپ نکر - اور ایک فقیر کا بچن ہے - جو مین بندگی کر سکتا ہون تو ایراد وہ کیسلیے کرون جو مین سچ بول سکتا ہون

تو جھوٹھا کاہے کو ہوتا ہون جو حلال کا کھانا ملے تو حرام کا کسواسطے کھاؤن
جو مین اپنے اوگنون کو دیکھ سکتا ہون تو دوسرون کے اوگن کیون
ڈھونڈھون جو مین مالک کی یاد مین ہون تو دنیا سے کیون پریت
کرون کسی پر بار تھی کتاب کا بچن ہے۔ کرتار کہتا ہے کہ ای بیٹے آدم کے تو نہین
ڈرتا میری بادشاہت سے جب تک قائم ہے کھانے کا فکر مت کر
میرا خزانہ معمور ہے جو تیرا کام اٹکے میرا دھیان کر مین تیرا کام بھلے پرکار
کردونگا مین تجکو متر سمان رکھتا ہون تو بھی میرا ہو اور مجھے دوست
رکھ اور محبت رکھ مین نے تجکو مٹی اور پانی کے بوند سے بنایا ہے
اسمین مجکو کچھ جتن کرنا نہین پڑا سو تو روٹی کے پیدا کرنے کا کیون
سوچ کرتا ہے جو کچھ پیدا کیا ہے سو تیرے لیے اور تجکو اپنی بندگی کے
لیے سو تو انکا غلام ہوا تو نے جان بوجھ کے اپنے کو مجھسے ہٹایا اب
جانور اور آدمی اپنے من کے سکھ کے ہیت مجکو ڈھونڈھتے ہین اور مین
جو تجکو چاہتا ہون تیرے بھلے کے واسطے اور تو مجھسے بھاگتا ہے تو میرے
اوپر بخاطر اپنے من کے کرودھ کرتا ہے پرنت میرے واسطے اپنے من کے
اوپر کرودھ نہین کرتا ہے تیرا کام بندگی کرنے کا ہے میرا کام بھوجن پہونچانے
کا تو بندگی بھولتا ہے پر مین بھوجن دیتے رہتا ہون توکل کے واسطے
مجھسے بھوجن مانگتا ہے پر مین تجھسے کل کے لیے کرم (خدمت) نہین مانگتا
فقیرون کے بچن ہین بدیا والون کو تین بشت گٹھن ہین۔ سنسار جب
پربار تھ مین ہان کرتا ہے۔ کال دھرم سے روکتا ہے من چنچل اشیور سے

سنکھ نہین ہونے دیتا۔ لوگ دنیا کے پیچھے لگے پھرتے ہین نہین
جانتے کہ موت اُنکے پیچھے لگی پھرتی ہے اچانک مار لیگی جو مالک کو
بھولکر پاپ کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ پاپ کا پھل دُکھ ہوگا لوگ ہنس
دیتے ہین یہ نہین جانتے کہ اسی کل سے سائین راضی ہے یا نہین جو تکھ
سائین سے بکھ ہین اور دنیا سے سنگکھ ہین جب سائین کے دربار مین
جاوینگے تب ایک بڑھیا مائی جسکا منھ کالا بلی کی سی آنکھین بڑے بڑے
دانت اُوپر کا ہونٹھ تلے لٹکا ہوا اور نیچے کا ہونٹھ اوپر کو چڑھا ہوا ہاتھ
پیر نیلے وہان کھڑی ہوگی اسوقت درگاہ سے آواز آویگی کہ اے لوگو
اِسکو پہچانتے ہو تب سب کہینگے کہ اس ہتیاری چُڑیل سے ہمکو بچائیے
ہم اسے نہین جانتے دوسری آواز ہوگی کہ یہ تمھاری پیاری دنیا ہے
جسکی تم سدا ان پر ثنا کرتے تھے اور اسکے واسطے غریبونکو دکھ دیتے رہے
دھرم کو بیچتے رہے اپنا پیٹ بھلے برکار سے پالتے رہے سائین کو سربسا
بسار دیا سو یہ وہ دُنیا ہے جو تمھاری بڑی پیاری تھی اب حکم ہوگا کہ
دنیا کو نرک مین ڈالدو اُسوقت دنیا پکاریگی کہ کہان ہین میرے
پُرانے دلی ساتھی سنگی اور میرے اگیاکاری تب حکم ہوگا سچ ہے اسکے
پیارونکو بھی نرک مین پاس دو جو دونون کو بچھوہ (جدائی) کا دُکھ نہو۔
بچن ہے کہ جو دونون لوکون کا راج (سقام) ملے تو بھی راضی نہو کیونکہ یہ سہل نہین
جو دونون لوک کا راج پراپت ہوگے اور وہ چھینا جاوے تو اُداس
نہووے تب جو دولتمند ہے دنیا کی بُرائی پاکر بھولے نہین بھولنا کام

کم ہمتون کا ہی ایک فقیر صاحب نے خوش ہوکر کسی سیوک کو آشیرباد دیا
کہ سائین تجکو ہمت دیوے کہ تو دنیا کو دوست نرکھے اور کنگالی کو
دھن کرکے جان اور دکھ کو سکھ کرکے مان اور فقیرون کی سنگت کا اود
خواری کو بڑائی جان اور جیتے کو مرنا سمجھان اور بالک کے بھر دے گذبلین گھر
بجھن ہی کہ جو جہہ استھانون مین دنیا کی بات کرے تو تین برس کی بندگی
جاتی رہے - دھرمشالا - سادھونکے مندر - مورتے کے پیچھے - سادھون کے
پاس - پچھلی رات اُٹھن کے وقت - ایک سمے خدا نے موسی پیغمبر سے
فرمایا کہ جب تیرے پاس کنگال آوے تو خوش ہو یہ نیکیون کی نشانی ہی اور
جس سمے دولتمند آوے تو جان کہ کوئی گناہ کیا ہی - دنیا مین آٹھ بات بہت
بھلی ہین عورت کو لاج - جوان کو توبہ - بڈہے دان سے بندگی - دھن اور
سے اوداریتا - مہترون مین پیار ہو - سندر سے نرباہ - فقیرون سے پیار رکھ
رہ جانے سے نیاو - یہ بھی کہا ہی کہ بنا لاج استری ایسی ہی جیسے بھوجن بنا لون کا
جوان توبہ نکرے سیپ بنا موتی - بڈہا بندگی نکرے درخت بنا پھل کا -
دولتمند آدار نہین بادل ہی بنا پانی کا - مترون مین پیار نہین جو سہہ ہی بنا جیتن
سندر ہی وفا یعنی نرباہ نہین جان کہ کمان ہی بنا چلے کی - بادشاہ مین
نیاو نہین جان کہ بادل ہو بنا جل کا - فقیر ہی بنا پیار رکھ کے نشچے جان کہ دیا
ہی بنا پرکاش کا - ایک سائین نے فرمایا ہی کہ تو اپنے دل مین ایسا سا ہی
لقمان حکیم کا بچن ہی کہ جب سمے نماز پڑھے دل پر نظر رکھ - جب سادھون کی
سنگت ہو زبان پر نگاہ رکھ - کھانے کے سمے حلق پر نگاہ رکھ جب گھر آوے

آنکھوں پر نظر رکھ۔ سائین کو مت بھول۔ موت کو یاد رکھ۔ کسی کی نیکی
کو مت بھول بچن ہی۔ دنیا سدان جوان ہی کسی فقیر نے پوچھا کہ ای
دنیا تو نے بہت سے خصم کیے پر کس کارن سے جوان بنی رہی دنیا نے
جواب دیا کہ جو مرد تھے وہ مجھسے بھاگتے رہے اور جو نامرد تھے وہ مجھپر
مرتے رہے اسلیے مین جوان بنی رہی بچن ہی۔ سائین کو سدان سنگ رکھ
جان کے ڈرتا رہ دنیا سے بھاگ تو دنیا کا پیارا ہوگا دولتمند وہ ہی جو
کسی سے کچھ نچلے ہے۔ حرام کا کھانا مت کھا تیری دعا قبول ہوگی
جو بھلا ہوا چاہتا ہی تو ماں باپ کو راضی رکھ بچن ہی جیتا عمر کو کھاتی ہی
کرنیتا اجل دھن کی ہان کرتی ہی بندا بندگی کو کھاتی ہی توبہ گناہ کو
نلش کرتا ہی پن آپدا (آفت) کو دور کرتا ہی بچن ہی کہ باتین لڑکون سے
سیکھ۔ روزی کا سوچ مت کر۔ جب دکھ ہو تو کرودھ مت کر پالک پر جو لڑائی
ہو جاوے تو جلدی دوستی کر۔ جو کوئی ڈراوے تو رو دوے۔ کچھ ذخیرہ مت رکھ
مہاراج دھن ہو دھن ہو بڑے امولک بچن سنائے مہاراج آپنے فرمایا کہ سب
جیو ون پر دیا کرے پر مہاراج جیو کا مارنا تو قرآن پران انجیل مین لکھا ہے
یہ کیا۔ سنو قرآن وغیرہ مین یہ بات کہین ایک دو جگہ لکھی ہوگی سو بھی
اسمین سندیہ ہی کہ کسی نے پیچھے لکھ دیا ہوا اور دیا اور جیو کی رچھا ہزارون
جگہ لکھی ہی اب ہزار جگہ کی بات کو ماننا چاہیے کہ ایک جگہ کی دوسرے
پوچھتے ہین کہ اور ہزارون اگیا قرآن پران مین لکھی ہین انکا بھی کوئی نباہ
کرتا ہی یا کیول گر نہیں کھانا ہی لکھا ہی بھلا جو انجیل قرآن پران مین اور نصیحت لکھی ہین

جیتا جن سبکا دھارن کرو تو اُس بہی کہا کو جا دو پاپ کا جوالا ملیکا قوت بنا
کیا ہے ارتھ جا یگا اب اسکو ہم کیا کرین سبھ باتین تو سب تیاگ دین اور
سوا دے کے کارن اسبھہ گرہین کیا اب کیا ہندو کیا مسلمان کیا اور کوئی
یہ کہتے ہین کہ ایشور کی آگیا کا نرباہ اس سمے مین نہین ہو سکتا ہے یہ جیو
ہنسا اُسکی آگیا کے اُلٹ کرنا ہی کیسے اس سمجھہ پر کیا ڈھول اُٹھین
بھائی پہلے تو جیو ہنسا کی آگیا ہی مین دُھوکا ہی دوسرے اُس سمے کے
لیے ہو تو مہو کہ جب مانگھہ بہی کپش تھے کچھ بوجہ نہ تھی ناج نہین ہوتا تھا
اور اب وہ سما نہین ہی۔ مہاراج مین نے سُنا ہی کہ جیو نہین مرتا ہی اور
دیہہ جڑ ہی۔ ست ہی پرنت جب مارنا کہا ہی تب جیو پران کو کہتے ہین
پران کا دیہہ سے بجوگ (جدائی) یہی مرنا ہی سو مہا پاپ ہی بنا پران کی
چیرکا کُہانا دوش نہین جسکو اپنے پران کی شدھ نہ ہے وہ چاہے سو کرے
اور جب اپنے پران کی گم ہی تب تک دوسرے کے پران کا بجوگ کرنا
مہا ہتیا ہی۔ مہاراج اونگ سواہنگ کا جپنا کیسا ہی واہ واہ سوارتھ
پرمارتھ دونون کا کارج بناتا ہی سب مہاتماؤن نے بڑی مہمائی ہی دیکھو
انکی مہاگیتا مین کہی ہی۔ شلوک۔ آمنی کا چم بر تھہ بیا ہرن مانس
سمرن۔ جہ پرپاتت تجین دینک ہمات پرانگتم۔ سو ہنگ لجپا ہی اسکا دھیان
کلمہ بھی مہاراج واہ گرو کا جاپ کیسا ہی واہ اتیت اُتم ہی دیکھو واہ گرو مین چار
اچھر ہین وہ گر ست جگ مین باسدیو کا جاپ تھا۔ ترتیا مین
ہر کا جاپ دواپر مین گہنہ اور کلجگ مین رام کا جاپ ہی۔ باسدیو کا

جاپ حرف وا سے ہر کا جاپ حرف ہا سے گوبند کا جاپ حرف گا سے
رام کا جاپ حرف را سے چارون جگون کا جاپ واہ گرو مین ہی دوسرے
واہ گرو کے ارتھ دھن ہین گرو پد کا ارتھ یہ ہی گو نام تم کا رو نام پرکاش کا
جو تم ارتھات اگیان کو دور کرکے پرکاش کرے گرو جو وچیا کا دینے والا
ہو اسے بھی گرو کہتے ہین اور گرو کیا ایشور کہا ہی اب دیکھو واہ گرو کہنے
مین ایشور تک کو دھن باد ہوا اور مسلمانون کی کتاب مین لکھا ہی واہ
آواز ایشور (خدا کی ہی اور آہ مین بھی شبد ہوئے ہین مہاراج چھیا باتین
کا دھیان کیا ہوتا ہی سنو پہلے دن مین اور پیچھے رات مین بھی تردری گیان
کرتے ہین سدھانت اسکا سدھی ہی موکش دا نہین مہاراج اس جگت
کا حال تو کچھ اور ہی ہی پرارتھ کو کوئی سمجھتا ہوگا پرم ہنس نے کہا کہ
ٹھیک ہی سنو جگت کا سکھ پرسدھ اور استھول ہی اور پرارتھ کا سکھ گپت
اور باریک ہی سو جس پرکھ کی بدھ سکھم کرکے نرمل ہوتی ہی اسکو پرارتھ
کے سکھ کی خبر ہوتی ہی پرنت اب جیون کی بدھ موٹی ہی اسی کارن
باریک پرارتھ مین پرویش کرنے کے جوگ نہین ہوتی ہان ہمت پرسنتن
کا ست سنگ پراپت ہو تو کارج سہج مین بن جاوے - مہاراج میرے
پہلے پرشنون کا جواب دیجیے پرم ہنس نے کہا کہ نادی آیا شابت آپ نانا د
مین اتم ہی اور رات مین ساکشات گیان کی پراپتی ہی بلکہ اسمین اتنی
خوبی ہی کہ جو انہد شبد کا دھیان کرتے ہین انکی کسی وست مین تمنا
نہین ہو سکتی اور جتنے اُپایا کی اور یا تم ہی جیسے نام کا سمرن بسا و

گرو کی سیوا بانی کا پاٹھ و یا دھرم شیل سنتو کہ آدبدھ پوربک کیا ہی
تو اُسکو نہ کوئی بھرم اُتپن ہوتا ہی نہ مَن کی چنچلتا ستاتی ہی اور تھوڑے
ہی سمے مین انہد شبد سنکر مکھ شبد ارتھات ستّ شبد مین پہونچکر
ستّ گرو کے استھان مین آنمنت ہو جاتا ہی ارتھات سُرت مایا کے پرپنچ
سے گذر کر اپنے نج سروپ مین لی ہوتی ہی اور جنسے پوری اُپاسنا نہین کی ہی
اُسکو انہد شبد بہت سے سمے مین سنائی دیتا ہی اور مَن کا تمنت سنکلپ
بکلپ اُٹھاتا ہی جیت جسنے نہین پایا پرنتُ کوئی نقصان کی صورت نہین
ہان بید انت کو بنا اُدھکار سُننے سے باچک گیانی ہو جانیکا خوف ہی کہ پھر
وہ ماگمہ کسی ارتھ کا نہین رہتا نہ گیان ہی آیا اور نہ اُپاسنا مین مَن لگتا ہی

ہولی

ہولی کا ساج کھیوری
جگ سے گلال گلال نہیں ہی
نہیں پرکاش تم چھپا تو ہی

شبد مین سرت رنگوری
کال سنے گھیر گھوری
ڈیڈون مین پانی بھوری

سکھی اندھا دھند مچوری

۲ ستّ سنگ رلبھ ہی میرے بھائی
من اپنے مین دیکھ بچارو

شبد کی ڈور گھوری
بن ابھیاس مڑوری

شبد نہ ہاتھ لگوری

۳ بستے بھوگ مین من کو لگایو
مایا کی ڈھور اُڑاون چالے

دونون نہر بیوری
مایا نے دھوکھا دیوری

پھول سنگار پھنئوری

بلھ رس بھانگ گھوٹ پین
سنت کرپال دیا جب کینھی

آپن شدھ بسر داری
بندرابن ست لکھوری

پھاگ ستہ پھاگ ملوری

ہولی

پل پل مین شبد سے رچنا ری
دو سر دھن سب وہ یہہ کے سنگی
دھیہ گئی تو نا ہین غنبی

مان میی دھن اپنا ری
ان سنگ نہ چلنا ری
جیو امر رہنا ری

آگے بھوگ بہ کرنا ری

جب لگ جیو مکت نہین پاوے
استھول گیو سوکشم مین یہ جاوے

چھوٹے نہ کرم کا پنا ری
دکھ سے بچھو نہ ترنا ری

آدر کون مین بھرنا ری

مرتیہ سے جہان آسا ہووے
جوجگ مانہہ سرت رہی باکی

وہان باسا ملنا ری
آسا بس تن دھرنا ری

گشٹ جال مین پڑنا ری

ست سنگ مین جو جیو رچیگا
بندرابن تریخ بناسا

آسا ہر چھرنا ری
سکھ ساگر ملنا ری

ہنسا ہوے رہنا ری

مہاراج ناد کے دھیانی تو یہ کہتے ہین کہ بنڈے سو برہمنڈے

اور جو کہ دیہہ اَست ہی پھر مہاراج دیہہ مین شبد کس پرکار ست ہو سکتا ہے
دوسرے شبد آکاش کا گن ہی آکاش جڑ ہی اور گن گنی مین رہتا ہی
اس سے ناد کے دھیانی کی لی آکاش مین ہونی چاہیے کیونکہ شبد کی
لی آکاش مین ہوگی ۔ پرم ہنس نے کہا سنو جیسے آکاش بیاپک ہی اور
دیہہ مین ہی ایسے ہی شبد بیاپک ہی اور دیہہ مین ہی اس سے ست شبد کا
دیہہ مین ہونا ثابت اور جو تمنے کہا کہ ناد کے دھیانی کی لی آکاش مین ہونی
چاہیے سنو جو شبد آکاش کا گن ہی وہ شبد نقلی ہی جو تمہارے پتھ مین شبد
آکاش کا گن نہین ہی پرنتو آکاش کے کریا کا کرتا ہی وہ (درحقیقت ١٢) کیونکہ بید کی شرت ہی
کہ اکو ہنگ بہو شیام ۔ جو تم کہو کہ یہ شبد آکاش کا گن ہی تو پہلے آکاش ہولی
پیچھے شبد تو شرت کھنڈن ہوتی ہی کیونکہ شرت کا مطلب یہ ہی کہ ایک ہون
انیک ہو جاؤن جو تم آکاش کو پہلے مانو تو ایک کہنا ہت ہوگا اور
سوامی کا کہنا سب پرکار سے ست ہی آکاش کی اتپت سے پہلے شرت ہوتی
مگر یہ دھیان سے پہلے سمجھنے کی بات ہی کہ اچھر بنا زبان اور آکاش کے نہین
نکل سکتا ہی اور پرش کی زبان ہونا نہین کہا جا سکتا کیونکہ وہ پارس
چھر چرم کا بنا ہوا نہین ہی علاوہ اسکے جب سوامی آپ ہی استھا تو تین
پیو پرن اور بیاپک تھا تب آکاش کہان تھا اس سے یہ سنسکرت کے اچھر
یعنی اکو ہنگ بہو شیام ۔ برہما جی کے گلہ سے نکلے ہین اور ان اچھرونکا
مول بید کی رچا ہی جسکو برہما جی نے سمجھا انہین اچھر نہین وہ من کے
سمان ہی وہ دھن اونکار سے اتپن ہوئی ہی اب ان تینون اور اونکا نکا

مول جو شبد ہی وہ ست شبد ہی وہ شبد آکاش کا گُن نہین ہی پس جسکو
ست گرکا اپدیش ہوا ہی وہ انہد شبد سے نکلکر اونکا کی دھُن مین
پہونچکر سُن مہا سُن کے پار ست شبد مین پہونچتا ہی اب وہ ست شبد اور پرکھ
ایک ہی ہین چندان بھید نہین اور جو تمنے پوچھا کہ اس سمے مین دھیان
بن سکتا ہی یا نہین سُنو اس کلجگ مین کرم ہٹ جوگ اور دیگر اپاسنا کوئی
نہین ٹھیک بن سکتی کیول ایک نام کا سمرن یا شبد کا دھیان ہی سگم ہی
اور ظاہر ہی من کی ایکاگرتا کا کارن ہی من کی انتر برتی ہوئے بنا کارج
سِدھ نہین ہو سکتا بید شاستر اور سب متون کا یہ سِدھانت ہی کہ من نشچل
(قائم) ہونا چاہیے اس سے من کا نشچل ہونا اور کریا کرم سے مشکل ہے
بلکہ من اور بھی ناہک (برگشتہ) ہو جاتا ہی اور نیتی دھوتی پرانایام اس
کلجگ مین تھوڑی اوستھا اور سُلپ پراکرم (کم طاقتی) ہونے کے کارن
نہین ہو سکتا ہی اور جو کہ من بہت ملیش (میلا) بیدانت کے شرون کا
بھی ادھکاری ہونا کٹھن ہی اس سے نام کا سمرن اور بھوکھے کو دان
اور شبد کا دھیان کلجگ کے لیے بہتر سمجھکر کہا تما اون سے ڈرھایا ہی
سو بڑے پراربدھ ہیونکو پراپت ہوگا اور جو تمنے دریافت کیا کہ کوئی اس
مارگ مین پہونچے ہوئے بھی ہین سُنو آب اس سمے مین گرہستھون مین
منشی شیو دیال سنگھ صاحب عرف سوامی جی ولد منشی دیوانی سنگھ بن
دیوان ملوک چند سیٹھ آگرہ کی پنّی گلی کے رہنے والے جنکی نیامی اور حقیقت یہی
کا حال اظہر من الشمس ہے انھون نے ہزارون روپیہ پُن کیے اور کرتے ہین

سادھو برہمن کی سیوا تن من دھن سے کرتے ہین اور بانی کا پاٹھ اور
ارتھ اس آنند کے ساتھ کہتے ہین کہ سُننے والا بمنزلہ تصویر ہوجاتا ہی انکو
نندا استت دونون برابر ہین دُبدھا مُنکھہ انکے سکھہ ہین نہین تکھہ لالہ اکرام
انسپکٹر ڈاک جین ایسا بزرگوان آگیا کاری سکھہ ہونا اس کلجگ مین عنقا
صفت ہی اور در حقیقت سوامی جی اس سمے مین شبد کے مارگ مین بڑے
کامل شاغل ہین اس کمال کا پرش دوسرا تو دکھائی نہین دیتا انکے دو
بھائی ہین ایک کا نام رائے بندرابن عرف سرکار جو ڈاک آدہ ۔۔۔ کے
ڈاکخانون کے انسپکٹر ہین اور بابا مادھو رام جی آداہی مہنت رانوپالی جی
ساکنان گروہ کے سر دیپ ہین انکی سیوا مین ست سنگ کے لیے اکثر دیکھا
دوسرا بھائی لالہ پرتاپ سنگھ اسی سرکار آگرہ مین پوسٹماسٹر جنرل بہادر کے
محکمہ مین بہت اچھی اسامی پر مقرر ہین اور یہ دونون بھائی بڑے بھائی
صاحب کی نوکری ہین تن من دھن سے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہین اور سوامی
جی بھی انپر اتنی ہی کرپا بلکہ ادھک کرتے ہین اور یہ تینون بھائی بابا میان
جی اور امین چند جی جو گرو نانک شاہ کی اولاد مین سے ہین انکے سکھہ ہین
اور ست گرو دیندیال مہاراج تلسی داس جی جنکا استھان ہاتھرس مین
ہی آت دیا کرکے شبد کے مارگ کو سب سنتون کی ساکھہ سے چھاپا اور
انکے چیلے شتور داس جی انکا نام بڑے سوامی جی جوگیان دھیان سیل سنتوکھ
مین ایک ہی ہین اور سری مہاراج کرپا سندھو گردھاری داس جی کہ جو
ایکانت شانت برتی دھیان مین اتینت پرورت تھے انھون نے

دیاکر کے شبد مارگ مین چلایا سوامی جی ارتھات شیودیال جی کے گھر کے لڑکے تک لالہ سجیت سنگھ شجان سنگھ سدرشن سنگھ اور استریان جو پت برتا اور سیل سنتوکھ وان ہین وہ پرمارتھ مین دخل رکھتی ہین اور بھگت اور گیان اس گھرانے مین سب پرکار سے تینون بھائیون کے ماتا پتا کے آشیرباد سے ہے دونون کی یہی سدا ابھلاکھا رہی کہ ہمارے سنتان شبھ کرمی اور پرمارتھی ہون اب یہ تینون بھائی اُنکے آسا روپی برچھ کے پھل ہین اِس سے اُنکا پرمارتھ اُنکی سنتان سے پرگھٹ ہے

اڑیل

ایک آس ببواس گھوکھو نام رکے گھر مین رہوا ویس کرو سب کام رے
اُر کلسی کی مال سبھگ مر سوہتا ہان رے پلٹو نام بھید جینجھ دیکھ جم روتا

دوہا

نانک ست گرِ بھیٹے جو پوری ہووے جگت
ہسندیان کھلندیان پینندیان کھاوندیان وچون ہووے مکت

مہاراج آپ دھنی ہو خوب میرے چت کو بشواست کیا اب دیا کرکے کوئی دو چار بھجن ایسے سنائیے کہ جس سے شبد کی مہما کا بہ تمامت ظاہر ہووے اچھا پریمی جی شنو—

شبد راگ ملار محلہ پہلا

گھر مین گھر دکھائے دیسو ست گر پرکھ سجان
پانچ شبد دھن کار دھن باجے شبد نیسان
دیپ لوے پاتال کھنڈ منڈل حیران
تار گھور باجنتر اجا مین سچا تخت سلطان

خسمن کے گھر راگ سن سن منڈل کو لاے — الکھ کتھا بچار سیے منا منہ سماے
الٹ کنول امرت بھریا یہ من کیتون بجاے — اجپا جاپ دیسیرے آدہ جگا دسماے
سب سکھیان بانجھ ملی گر گھر نج گھر باس — شبد کھوج یہ گھر لکھ نانک تاکا داس

شبد

جوات امین رس بھرت تال جہان شبد اٹھے آسمانی ہو

ستا اُمنڈ سیند بھر کھو نہیں کچھ جا بکھانی ہو — چاند سوج تارا گن ناہین نہین یہان این بہانی ہو
باجہ بین ستار بانسری اونکار مردبانی ہو — جوت جھلمل جوہ جھلکے بن جل برسے پانی ہو
شیو اج بشن شیش سارد انج نج مت انیانی ہو — دس اوتار ایکت ت برابر ہمت سہج سمانی ہو
کہیں کبیر بھید کی باتین برلا کوی پہچانی ہو — کر پہچان پھیر نہین آوے جم ظلمی کی کہانی ہو

شبد

محرم ہو سو جانے سادھو ایسا دیس ہمارا

بید کتیب پار نہین پاوین کہن سنن سے نیارا — جات برن کل کریا ناہین سندھیا نیم اچارا
بن جل بوند پڑا جہاں بھاری ہر نہین کھارا — تن محل جہاں بج بت باجہ گنگ پی ہین ستارا
بن بادل جہاں بجلی چمکے بنا سوج اجیارا — بنا نین جہاں موتی پوہین بن شبد اچارا
جوچل جا برمہہ جہاں ڈر سے اگے اگم اپارا — کہیں کبیر بہان ہین ہماری کوی بوجھے گرکھ پیارا

شبد

آدانت ٹھکانے باتین کیہون اپنی دیکھی ہو

راہ جان تیہہ کو پاوے ترکی گھاٹ تارا ہو — اگت نگر جا بہ جہاں ہوے نہین بار گیجنگ بچارا ہو
اے ہیں چھندت سے رچ ہین دنیے سکھمن ست سمانی ہو — سونگ سو ہنگ ستن ہین لہو بڑی شبد کی کہانی ہو

تریا بیٹھا جاگرت جوگی گگی مُنی تاری ہو
جاہر پہ بیٹھا ست گرو بولی بچیہ بولی چیلا ہو
سُن ست مت دو و سُن ہو آٹھو اچ پد نیرے بیار ہو

اِنگلا بیٹھا تہج سماجی پنگلا پون ہاری ہو
اچیا جاب چوتھی پد دو رتیا ان بھو بھیا اکیلا ہو
بلٹو یہ یکساری شکھر کو یہ کھیگا کوئی بیا یا ہو

تلانا

نت رنگ رت رنگ لولائی کنج کنول پہ باجت انہد چھت رنگ دھم دھم دھرن

دِس فسدِن سکھی من دھن لاگی جھاگ بھو سن پاپ
کرت گھور گھمن سیپیا پلک پلک لکھ ماہی

سُکھ مردنگ تھر دھن ھد جھلکت تا دیم تا دیم تم تن
تحل مَر مَندر گھر تلسی چھر جن چال حم حم حرن

شبد آرتی

یہ پد ھر آرتی رام کی کیجے
تن من چندن پریم کی مالا
گیان کا دیپک پون کی باتی
آنند منگل بھاو کی سیوا
بھکت نرنتر من طہاری

آتم انتر بار نا لیجے
انہد گھنٹا دین دیالا
دیو نرنجن پانچون باتی
منسا مندر آتم دیوا
داو دو نرجانے سیوا تمھاری

شبد

جا کے لاگ انہد تان سو نی نرباں نرگن نام کی

ذکر کرے پیکھم ہے فکر پر دارا کار کی
تدھو مرلی مدھر بجے باین کنگری سارنگی
اکتھ کی یہ کتھا نیاری سکھا نا ہین آن کی

جا کے لاگ اچیا لگن جھلکی جوت لیال کی
دھنے جو گھنٹا سنکھ باجو بجیت جھن جھنکار کی
جگمگیون برا نج دھ کی چل رہی شت نام کی

شبد

جب سے اَنہد شبد گھور سُنی — اِندری تھکت گلت مَن ہوا آسا سکل بھنی
گھومت نین سنبھل ہی کایا عمل جو سرت سَنی — رُوم رُوم آنند اُپج کر آلس سہج بھنی
متوارے جو شبد سمایا انتر بھیج گنی — کرم دھرم کے بندھن ٹوٹے بیتا سکل ہنی
آپا بسر جگت سب بسرو کت رہی پانچ جنی — لوک بھوگ سدھ ہی کوئی بھولے گیان گنی
رمن لعل لین حیران ہوا اسا کہیں سکھ دیو مُنی — ایسا دھیان بھاگ سے پائی چھرا رہی نت سکھ رانی

ترانا

مُرلیا ہمارے مَن بھاوے لو

سُرون سُنت گئی بھول سُدھ بُدھ سب سَنگیت سُرن اور تین گرام جل ہی ہی تان سُنائے لو۔ رنگ جھنگ گھونگھرو جہان نرتت مُوہر مُہچنگ بین سارنگی سُنائی گت باجت مرد نگ دھم دھکار ادھر کٹ دھر کٹ دھیت الاتا گیر گیر دھاکر کر دھا اُلٹ پلٹ لکھ اچھر تر کٹی گھٹ تانا دِر دِر تیم تلانا گائے لو پریم گھاٹ لکھ باٹ تلونگی مدھر جوت اجیاری جگمگات دھارا امین جھر جھر برسے گرجت گگن گھنانا سمکھ سدا بھرپور شو پہیا تا کے بل بل جائے لو۔

شبد

یہ اچرج کی بات کہوں کا سے کہوں سکھی ری

لکھ دن نیاسمو کے پاہن بسرت جو ہی اکاش — لگن گھور دھن گم جل گیو پھٹک بھون بھوبھاش
پُن بہت رہے سوراس مچی رنگ کھل کھیل کھات — نیاری نیاری دھن دھکارین مُرلی بہن سہات
الکھ لالک کے پاس ادرسے سَت شبد ہیات — جگمگ جوت ہوت اجیاری پن بر شبد لکھات
وا دیس کو سوُر کر پاتے دھر لوک لکھات — شبد پیارا سب سے نیارا نرکھ پرکھ سکھیات

شبد تصنیف مہاراج کرپا سندھ جگلانن سرن جی اودھ

جنکے سمپت نام ہی رمی	نیہہ نوبت جھرت تن گھر گھمھن گھہون غمی
شانت بھرانت سبھین من بچ بکہ چھپ سم چھمی	لہر لالچ لولین بسرائے بکھ رس لمی
شبد صدیر سو نفس حس سر نام منبھ مدھ جمی	جگل اہل ان جھین جھپن سیت پیا لاگی

مہاراج واہ واہ بہت اُتم استھانی شبد سنائے اب مہاراج کرپا کرکے
کہیے کہ مین شبد کا دھیان کرتا رہون یا اور کوئی مکت کا سادھن اس سے
اُتم ہے اور منتر کسے کہتے ہین پرم ہنس نے کہا سنو یہ تم شبد کا
دھیان کرتے رہو اس سے اور اُتم سادھن کوئی نہین اسمین کسی ودیا گرہ
کی ضرورت نہین کیول من کو شبد مین لگانا ہے جب من استھر ہوگا تب
یکسی نیاپتی بہت سگم ہے یہان جو استھان ہین کہ وہان سادھو کی ہدایت
ہی مکت سے چاہنے والون کو اسکے پھندے سے بچ کر نکلنا چاہیے
مہاراج کہہ دیجیے کہ شبد مین من کس پرکار لگے مین دیکھتا ہون کہ جب
دھیان کرتا ہون تو من مین ایسے ایسے سنکلپ بکلپ ہوتے ہین کہ کبھی
سادھارن مین بھی آتین نہین ہوتے سنو اسمین یہ بات ہے کہ جو مالک شبد
سننے کا ادھکاری ہوتا ہے اسکو ایسی مشکل نہین ہوتی تمکو اوچت ہے کہ
سادھونکی سیوا اچیت سے کرتے رہو نہ اکیلی نہ رہو جو کچھ کہے کو ٹالا
رہو اور اپنے ترامی کی طرف درشٹ شلیہ رہو دیکھو ایک عشق لگتا ہے مگر
کام کے شروع ہونے سے پہلے سمجھا لیا کرو ایک درشٹانت ہے سنو کہ ا
بادشاہ کے پلنگ پر بادشاہ کا غلام لیٹ رہا بادشاہ کو اسکی خبر ہوئی

اُس غلام پہ مارپیٹ بڑی ہوئی اُسوقت غلام نہہا بادشاہ نے سبب پوچھا
اُس غلام نے جواب دیا کہ مین دو چار گھڑی کو اس پلنگ پہ بیٹھا سو تو
یہ دُسا ہوئی جو اُدھک سوتا تو نجانیئے کیا دُسا ہوتی میرا اچھا بھاگ تھا جو
بیکھر نہ سونے پایا اُنکی نجانیئے کیا دُسا ہوگی جو سدا آسپر سوتے ہین اب
پریمی رجی تمکو آجیت ہی کہ اسی پرکار جگت کے سکھ اِن کو متھیا اور دُکھدائی جانکہ
شبد مین من لگاؤ کوئی نگھبن گھرا نہوگا اس مَن کی بیٹھک اَشٹ دل
کنول ہین ... جس تیر پر بیٹھتا ہی ویسا ہی سبھاؤ ہوتا ہی تمکو جوگ (لازم) ہی
دِیا بیرگ سے تو کھیل چھپا کو ہر سمے اچھا سمجھکر مین کرتے رہو کہ من بھی
اُسکے انسار اچھے تیر پر بیٹھے سب کارج سِدھ ہی اور مندرا کا حال
سنو کہ مندرا جوگ کی پانچ ہین چاچری بھوچری کھیچری اگوچری انمنی
چاچری مندرا اسکا نام ہی کہ جو نظر سے دھیان جوت کا کرے تاسکا اگوجوت
ورسے اور اپنا چہرہ بھی دیکھے بھوچری مندرا یہ ہی کہ آنکھونکے حلقے کو پھیر کر
ترکوٹی مین جوت دیکھے کھیچری یہ کہ زبان کو اُلٹ کر حلق سے لگا دے انمنی
ہے اگوچری مندرا یہ کہ ترکوٹی مین شبد سُنے انمنی یہ کہ شبد او نکار سُنے۔

	منگل	
پٹ بھیر ... ہنگ رام سنیہ کھوجتا ورسا الکھ ... شوبج اجیار جو نرس ... ہملا ... اٹے ننین دیکھ الکھ پرکاش ہی		تکمت مدا رتھ ہاتھ جو ثبت گرہ ... بسیا ستیل جل کی دھارا مین ... رس ... ہلا پی امرت متوار سبج ...